نوائے افغان جہاد

شوال ۱۴۳۵ھ
اگست 2014ء

غزہ تا وزیرستان

ایک ہی کہانی

ایک ہی کردار

ایک ہی انجام

صلیبی صیہونی اتحاد بمقابلہ مجاہدین فی سبیل اللّٰہ

خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو وصیّت

حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزمؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام بھیجنے کے لیے لشکروں کو جمع کرنے کا ارادہ فرمایا، ان کے مقرر کردہ امرا میں سب سے پہلے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ فلسطین جانے کے ارادے سے وہ ایلہ شہر سے گزریں اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کا لشکر جب مدینہ سے چلا تھا اس کی تعداد تین ہزار تھی۔ خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے اور ان کو ہدایت دیتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے:

''اے عمروؓ! اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، چاہے وہ کام چھپ کر کرو یا سب کے سامنے، اور اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا کیونکہ وہ تمہیں اور تمہارے تمام کاموں کو دیکھتا ہے اور تم دیکھ چکے ہو کہ میں نے تم کو (امیر بنا کر) ان لوگوں سے آگے کر دیا ہے جو تم سے زیادہ پرانے ہیں اور تم سے پہلے اسلام لائے ہیں اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے تم سے زیادہ مفید ہے...... تم آخرت کے لیے کام کرنے والے بنو اور تم جو کام بھی کرو اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے کرو، جو مسلمان تمہارے ساتھ جا رہے ہیں تم ان کے ساتھ والد کی طرح شفقت کا معاملہ کرنا...... لوگوں کی اندر کی باتوں کو ہرگز نہ کھولنا بلکہ ان کے ظاہری اعمال پر اکتفا کر لینا اور اپنے کام میں پوری محنت کرنا اور دشمن سے مقابلہ کے وقت جم کر لڑنا...... اور بزدل نہ بننا، مال غنیمت میں اگر خیانت ہونے لگے تو اس خیانت کو جلدی سے آگے بڑھ کر روک دینا اور اس پر سزا دینا...... جب تم اپنے ساتھیوں میں بیان کرو تو مختصر کرنا، تم اپنے آپ کو ٹھیک رکھو تو تمہارے سارے مامور تمہارے ساتھ ٹھیک چلیں گے''۔

(کنز العمال: ج ۳ ص ۱۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شوال المکرم ۱۴۳۵ھ　　اگست 2014ء

''اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح چلنا، دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں ایک کمان یا ایک چابک کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہت رہے اور اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی اہل دنیا کی جانب جھانک ہی لے تو ان کے درمیان کی ہر شے روشن اور اس کی مہک سے معطر ہو جائے اور اس کے سر کی تو اوڑھنی بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے''۔ (صحیح بخاری)

اس شمارے میں
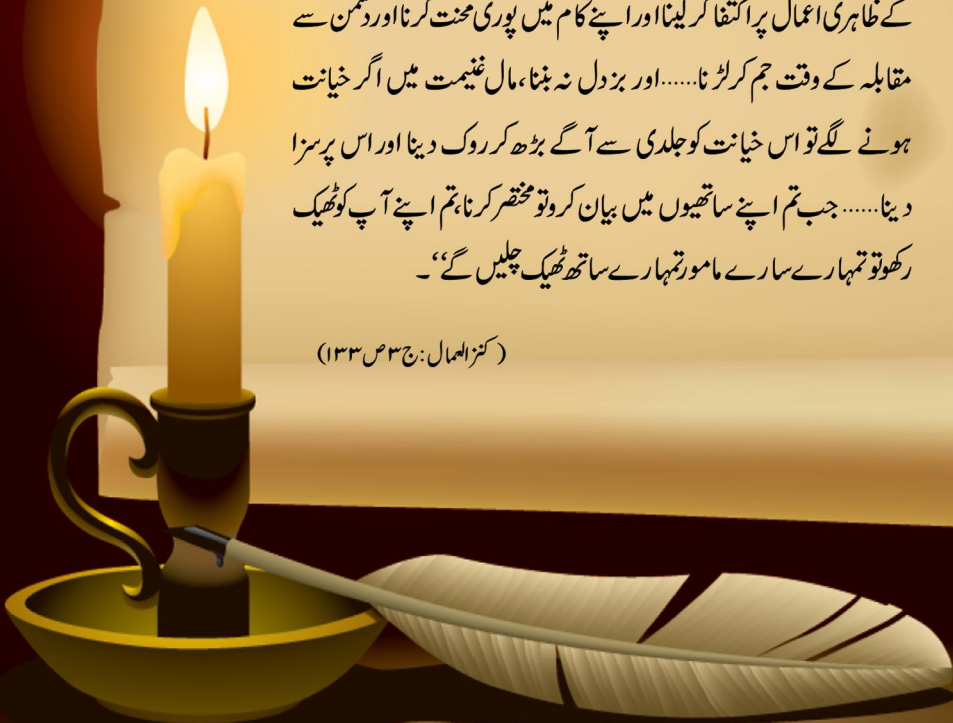
تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے،اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہادؔ ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

کہاں یہ دِین آساں ہے!

غزہ سے میران شاہ کا فاصلہ تینتیس سو میل کے لگ بھگ ہے......لیکن امت مسلمہ کے ہر صاحبِ درد کے لیے یہ فاصلے سمٹ چکے ہیں! یہود کے لگائے گئے چرکے اور صلیبی اتحادیوں کے ڈھائے گئے مظالم' دونوں ایک ہی '' جسم '' پر برس رہے ہیں......ساٹھ دہائیوں سے محبُوس و محصور فلسطینی مسلمانوں کے غم کم کیوں نہیں ہو رہے؟ وزیرستان کے مظلوموں، مقہوروں کی دردناک روداد یں کیوں بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں؟ فلسطینی مسلمانوں کے آنگنوں میں کھیلتے معصوم نونہال، غزہ کی ماؤں کے سینوں سے چمٹے لاڈلے شیر خوار' یہودِ بے بہبود کی سفاکیت کا ہدفِ اول کیوں ہیں؟ وزیرستانی اہل ایمان کے کچے گھروندوں میں بچپن کی معصومیت بھرے کھیلوں میں مشغول بچے جیٹ طیاروں کی بم باریوں کا نشانہ کیوں ہیں؟ مشہور مقولہ ہے کہ '' جب معالجین اور اطباء رو پڑیں تو سمجھو کہ تمام سرخ لائنیں عبور ہو چکی ہیں ''......غزہ کے 'الشفاء' ہسپتال سے بنوں میں مہاجرین کے لیے قائم 'ٹینٹ ہسپتالوں' تک، معالجین کی آنکھیں روح تک کو گھائل کر دینے والے زخموں کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر آنسو نہیں خون رو رہی ہیں......اخبار میں چھپی ایک تصویر اور اُس کی 'کیپشن' نے تو ضبط و تحمل کے تمام بندھن توڑ کر رکھ دیے......تصویر کی کیپشن تھی '' غزہ کا باسی محمد البکری اپنی اہلیہ سے ۳ سالہ شہید بیٹے کی 'الوداعی ملاقات' کروا رہا ہے۔شاتی کے مہاجر کیمپ پر وحشیانہ اسرائیلی بم باری سے دعا شدید زخمی جب کہ ننھا کمال اپنے لہو میں نہا گیا تھا، آنکھیں کھولنے سے قاصر ماں بچے کو ہاتھوں کے لمس سے محسوس کر رہی ہے '' ...... یہ تمام خونچکاں مناظر تھمنے میں کیوں نہیں آ رہے؟ اس کا سادہ، سہل اور سیدھا جواب یہ ہے کہ '' جنت کا سودا تو سستا نہیں ہے! ''......رب سے کی گئی بیع کھری کرنی ہو تو الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُوا کی بھٹیوں میں پگھلنا پڑتا ہے......زمانے بدلتے ہیں لیکن ابلیسی طور اطوار ایک سے رہتے ہیں، اصحاب الاخدود کی قرآنی اصطلاح کے مطابق آج غزہ تا وزیرستان آگ کی خندقیں ہی خندقیں ہیں، امیہ بن خلف کی ذریت نے غزہ کی آبادیوں اور وزیرستان کی وادیوں کو '' دہکتے کوئلوں '' سے بھر دیا ہے اور مشرکین مکہ کی طرز پر '' عالمی برادری '' ان '' غلامانِ محمد '' کی پوری کی پوری بستیوں پر '' بھاری پتھر '' رکھ کر تماشہ دیکھ رہی ہیں کہ یہ ذرا بھی ہل جُل نہ سکیں......ایسے میں بلال حبشی، خباب بن الارت، یاسر اور سمیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے روحانی فرزند بھی استقامت کے تاریخ ساز نظائر پیش کر رہے ہیں......غزہ میں کم و بیش ایک ماہ تک جاری رہنے والی اسرائیلی سربریت میں دو ہزار سے زائد اہل ایمان شہید ہوئے......ان شہدا کے غم میں '' مہذب دنیا '' کے شرق و غرب کے حکمران کے پاس طفل تسلیوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ ان مفسدین کا سردار اوباما تو اُلٹا مظلومین پر برس پڑا، اُس نے مظلوموں کے راکٹ حملوں کی مذمت جب کہ اسرائیل کی فضائی بم باریوں کو حق بجانب قرار دے ڈالا......

دوسری جانب وزیرستان کے '' آئینہ '' میں بھی '' غزہ '' کے تمام مناظر ہو بہو دیکھے جا سکتے ہیں......وہی معصوم بچوں اور خواتین کا قتل عام، آبادیوں کی مسماری، بازاروں کی بربادی اور ویرانی، مساجد کی تباہی، کھیتوں کھلیانوں کا اتلاف......مناظر ایک سے ہیں، بم باریوں کے اہداف یکساں ہیں، '' دہشت گردوں کی پشت پناہی '' کی سزا بھی مختلف نہیں، یہود و نصاریٰ سے برات کے نتیجے میں طواغیت کے چڑھ دوڑنے میں بھی کوئی فرق نہیں......ایک طرف '' کولیشن سپورٹ فنڈ '' کی مد میں صلیبی امداد ہے تو دوسری طرف اسرائیل کو مجاہدین کے راکٹوں سے محفوظ رکھنے کے لیے '' راکٹ شکن نظام '' کی توسیع کے واسطے کروڑوں ڈالر کی امداد کی منظوری!......وہاں زیر زمین سرنگوں (جن کے ذریعے مجاہدین تک پہنچتا ہے اور غزہ کے محصور مسلمانوں کو سامان زندگی کی ترسیل ہوتی ہے) کا انہدام مقصود ہے تو یہاں صلیبی لشکروں کو افغانستان میں تگنی کا ناچ نچانے والے مجاہدین کے ٹھکانوں کی تباہی مطلوب! فرق ہے تو صرف اتنا کہ یہودِ بے بہبود ڈھکے چھپے ظلم کی بجائے خم ٹھونک کر ستم ڈھاتے ہیں اور صلیبی اتحادی '' مقدس ناموں '' کی آڑ میں اہل ایمان کو روندتے ہیں! لہٰذا شمالی وزیرستان پر پاکستانی فوج کی چڑھائی پر خوش نما ناموں کی تختی لگانے، مقدس عنوانات سے سجانے اور 'عزت و تکریم' کے مصنوعی اور جھوٹے پردے ڈال لینے سے نظام پاکستان کے مجرم اور مفسد چہرے کو چھپایا جا سکتا ہے نہ ہی اسلام اور کفر، شریعت اور الحاد کے مابین بپا اس جنگ میں اہل اسلام کے خلاف کفار کے کلیدی اتحادی کے کردار کو بھلایا جا سکتا ہے......پہلے صلیبی لشکروں کی صف اول کے لیے خود کو پیش کیا گیا، رفتہ رفتہ جب اس کے خلاف مسلمانوں میں آگہی ہوئی تو '' یہ ہماری جنگ ہے '' کی پٹی پڑھائی گئی......کچھ عرصہ یہ سوانگ رچایا جاتا رہا لیکن اہل شعور '' ہماری جنگ '' کی اصلیت کو بھی جان گئے تو مجاہدین اسلام و انصاران دین کے خلاف کارروائیوں کو مقدس لبادے اوڑھا دیے گئے! ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مبارک کا نام مجاہدین کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے دوسری جانب اس صلیبی جنگ کی حقیقت اور ماہیت [جو کہ ایمان و ایقان والوں کے ہاں پہلے دن سے واضح اور غیر مبہم ہے] کو حالات و واقعات کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں......وہ تلوار' جس سے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ' اُحد کے دن اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو کاٹتے رہے......اب ایمان کو '' کولیشن سپورٹ فنڈ '' کی دیمک ایسا چاٹ چکی کہ عامۃ المسلمین کو دھوکے میں رکھنے اور اُن کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کے لیے اُسی مبارک شمشیر کے نام کو استعمال کیا جا رہا ہے، پھر تماشا یہ کہ '' عضب کذب '' کو '' صیقل '' کرنے کے لیے صلیبی '' بھٹی '' سے مسلسل '' انگارے اور شعلے '' میسر آ رہے ہیں! '' کولیشن سپورٹ فنڈ '' کی صورت میں جنگی اخراجات ہوں یا عملی کارروائیوں میں امریکہ پاکستان مشترکہ آپریشن! صلیبی افواج' پاکستانی فوج کے قدم بقدم ساتھ ہیں اور پاکستان فوج' صلیبی افواج کی اولین صفوں کی مضبوطی کا باعث! اسی لیے تو '' ضرب کذب '' پر صلیبی افواج کا سپہ سالارِ اعلیٰ اطمینان کا اظہار کر رہا ہے! ان سب کے مقابلے میں مجاہدین اسلام اپنے رب کی عطا کردہ توفیق سے ہمت ہاریں گے نہ ہی شکستہ دل ہوں گے......یہ تمام تر آزمائشوں، کٹھنائیوں کا صبر و استقامت سے سامنا کرتے ہوئے اپنے رب ہی کے حضور التجائیں کرتے ہیں! کفر کے حواریوں کو طواغیت کی حمایت، مدد اور ساتھ پر اطمینان!......اور مجاہدین اسلام کے لیے اُن کے رب کی معیت اور نصرت کا سہارا......اسی لیے اُن کی حریص نظریں '' انخلا کے بعد بھی امداد جاری '' رہنے پر گڑی ہوئیں اور مجاہدین کی آرزوئیں، امیدیں اور دعائیں رب العزت کے دربار سے منسلک! اللہ کے یہ مخلص بندے تو اپنے مالک کے چوکھٹ پر پڑے یہی استدعا کرتے ہیں: اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضُدُنَا وَأَنْتَ نَصِيرُنَا، اللَّهُمَّ بِكَ نَحُولُ، وَبِكَ نَصُولُ، وَبِكَ نُقَاتِلُ

خصائص مومن

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق رحمۃ اللہ علیہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (التوبۃ: ۷۱)

''اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانتے ہیں۔ اُن لوگوں پر ضرور اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قادر ہے حکمت والا ہے''۔

مسلمان ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں:

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مومن کی کچھ خصوصیات، کچھ پہچان اور نشانی بتلائی ہے، اصلی مومن کون ہے؟ اس کی کیا شان اور کیا حال ہونا چاہیے؟ اس کی کیا کیفیت ہونی چاہیے؟ اس کو بیان کیا گیا ہے۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

''اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں''۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا ہمدرد و خیر خواہ ہے، آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ یہ آپس میں دوستی اور تعلقات کسی دنیوی غرض اور منفعت کی وجہ سے نہیں ہوتی کیونکہ اس طرح کے جو تعلقات ہوتے ہیں، ان میں عموماً ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا معاملہ نہیں ہوتا بلکہ ہر شخص اپنے نفع اور اپنی غرض کی فکر میں رہتا ہے، دوسرے کا نفع ہو یا نہ ہو، دوسرے کا فائدہ ہو یا نہ ہو، بس ہمارا کام کسی طرح ہونا چاہیے، پھر یہ کہ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا مگر ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے ساتھ جو دوستی ہے، تعلقات ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے واسطے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے دینی دوست اور دینی خیر خواہ ہیں، اللہ واسطے دوستی اور اللہ واسطے دشمنی یہ مومن کی شان ہے...... حدیث میں ہے:

افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ

''افضل اعمال اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کسی سے دوستی رکھنا اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے بغض رکھنا ہے''۔ (جامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۴۹)

باہمی ہمدردی کا حقِ اسلامی کیا ہے؟

جب ایک دوسرے کے دوست ہوئے تو اس تعلّق اور دوستی کا حق کیا ہے اور یہ تعلّق کیسے باقی رہے گا؟ اس کو آگے بیان کیا گیا:

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

''نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں''۔

اچھائیوں کو پھیلانا اور برائیوں سے روکنا یہ دینی حق ہے اور امت مسلمہ کا مستقل فریضہ ہے۔ اس کی یہ ڈیوٹی ہے کہ خود بھی طاعات کا اہتمام کرے اور گناہوں سے بچے، اسی کے ساتھ دوسروں کو بھی اچھائیوں کی دعوت دے، برائیوں سے روک ٹوک کرے۔ آج منکرات پر روک ٹوک کے سلسلہ میں جیسی محنت اور کوشش ہونا چاہیے اس کے لیے جیسی فکر ہونا چاہیے اس میں کمی ہوتی جا رہی ہے۔ آج روک ٹوک کی کمی سے برائیاں سیلاب کی طرح پھیلتی جا رہی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں مختلف قسم کے منکرات ہو رہے ہیں مگر ہم کو اس کی اصلاح کی فکر نہیں، الا ماشاء اللہ......ایک مکھی جو چائے کی پیالی میں پڑ گئی ہو اپنی اولاد، اپنے متعلقین اور دوست احباب کو اس کو نگلنے نہ دیں گے لیکن گناہوں کے روحانی سانپ اور بچھو ان کے پیٹ میں داخل ہو جائیں سب کو گوارا ہے، یہ کیا معاملہ ہے؟

پردۂ شرعی کے اہتمام میں کمی ہو رہی ہے:

اس وقت توجہ دلانے کے لیے بتلا رہا ہوں کہ پردہ یہ معاشرت کی چیز ہے، قرآن پاک میں اس کو بڑی توضیح وتشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کے اہتمام کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن آج بے پردگی بڑھتی جا رہی ہے، اس منکر کی اصلاح کی بڑی فکر کی ضرورت ہے۔ پردہ شرعی آج کل صلحا کے گھرانوں میں بھی نہیں ہے......طاعات ماشاء اللہ ہم خوب کرتے ہیں، اشراق و اوابین پڑھتے ہیں، چاشت پڑھتے ہیں، تہجد پڑھتے ہیں، ذکر کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ گھر میں کتنی دفعہ بے پردگی ہوتی ہے؟ کتنی دفعہ گناہ کے اندر مبتلا ہوتے ہیں؟ سوچو اس کا کیا اثر ہوگا؟ احساس بھی نہیں، حالانکہ معمولات کا تو ماشاء اللہ اہتمام ہے لیکن اس کے ساتھ ایک شخص غیبت کیا کرتا ہے، ایک شخص میں ساری خوبیاں ہیں لیکن بخل کے اندر مبتلا ہے، اس کے قلب میں تکبر ہے، تو سوچو کہ اس کا کیا اثر

16 جون: صوبہ ننگرہار..................ضلع شیر زاد..................11 فوجیوں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے

ہوگا؟سب پر پانی پھر جائے گا، جنت میں نہیں جائے گا بغیر سزا بھگتے ہوئے جب تک کہ توبہ نہیں کرتا۔اگر توبہ کر لی ، سچّی توبہ تو پھر اس کا معاملہ تو الگ ہے،بعضے گناہ تو وقتی ہوتے ہیں،تھوڑی دیر کے لیے کسی کی رعایت میں گئے،کہیں شادی خانہ میں اور وہاں بے احتیاطی ہوگئی، غلطی ہوگئی، برائی ہوگئی،گانا باجا ہورہا تھا وہاں بے احتیاطی ہوگئی وقتی طور پر،لیکن بے پردگی یہ کتنی دفعہ دن میں ہوتی ہے اور کتنی دفعہ یہ گناہ ہوتا ہے مگر اس کا احساس بھی نہیں اور فکر بھی نہیں،قابل فکر چیز ہے یہ۔اس منکر کے اصلاح کی ضرورت ہے۔

طاعات کا نور گناہ سے غائب ہوجاتا ہے:

لوگ شکایت کرتے ہیں کہ صاحب ہم طاعات کرتے ہیں مگر ہم کو اس کے فائدے محسوس نہیں ہوتے......تو بھائی بات یہ ہے کہ طاعات کے ساتھ گناہ بھی کرتے رہتے ہیں تو پھر اس کے فائدے کیسے مرتب ہوں گے؟ اور میں اس کی توضیح ایک مثال سے کرتا ہوں کہ ایک ٹنکی ہے بڑی، اس میں پانی بھرا جائے رات بھر، اب جب صبح کو گئے دیکھنے کے لیے کہ ٹنکی بھر گئی ہوگی پانی سے، جا کر دیکھا تو وہ بھری ہی نہیں! ارے کیا بات ہو گئی؟ دیکھا تو نیچے اس کی ٹونٹی کھلی ہوئی ہے جتنا پانی ٹنکی میں آیا وہ اس کے ذریعہ سے نکل گیا، ایسے ہی طاعات کا جو نور ہوتا ہے وہ ٹھہرنے نہیں پاتا کہ گناہ کے ذریعے غائب ہوتا ہے۔اس لیے گناہ سے بچنے کی ضرورت ہے۔

بے پردگی کے نقصان کو باربار بتلایا جائے:

جس چیز کی اہمیّت ذہن میں ہوتی ہے اس کے لیے آدمی سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہوجاتا ہے اور اس کے لیے کرتا ہے سب کچھ......بعضے خاندانوں میں ہوتا ہے کہ مونچھیں بڑی بڑی رکھنے کا دستور، تو ایک خاندان میں یہی دستور تھا، ایک صاحب کے لڑکے نے مونچھیں نہیں رکھیں تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم تم کو موقع دیتے ہیں کہ مونچھیں بڑھا کر رکھو ورنہ میں تم کو عاق کردوں گا، گھر سے نکال دوں گا۔جی اس کہنے کے بعد اب کیا ہوا؟ وہ صاحب زادے چلنے لگ گئے اسی طریقہ سے، تو میرے عرض کرنے کا منشا یہ ہے کہ جس کی اہمیّت ذہن میں ہوتی ہے تو پھر اس کے لیے آدمی سب کچھ کرنے کے لیے تیار ہوجاتا ہے، چاہے اس میں کتنی مشقت ہو۔اس لیے ضرور ہے کہ پردہ کی اہمیّت کو اور بے پردگی کے مفاسد اور اس کے نقصان کو بار بار بتلایا جائے تاکہ ذہن میں اس کی اہمیّت بیٹھے۔

امہات المومنین سے پردہ کا حکم:

اسی سلسلہ میں ایک بات اور مختصراً عرض کردوں تاکہ اندازہ ہو کہ یہ کتنی اہم چیز ہے، ارشادِ ربانی ہے:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ (الاحزاب: ۵۳)

''جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو، یہ بات تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے''۔

اس آیت میں جن کو پردہ کا حکم دیا گیا ہے ان میں مردوں میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں اور عورتوں میں ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین ہیں۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھو، مردوں میں ان سے بڑھ کر کوئی نیک اور پاک باز نہیں ہوسکتا......اور ادھر ازرواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کی شانِ عالیہ کو دیکھو کہ جن کے دلوں کو پاک وصاف رکھنے کا ذمہ حق تعالیٰ نے خود لیا ہے، فرمایا گیا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (الاحزاب: ۳۳)

''اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے گھر والو! تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو پاک وصاف رکھے''۔

اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے پیغمبر کے گھر والو! تم سے آلودگی کو دور رکھے اور تم کو پاک وصاف رکھے، اور پھر امت کی مائیں ہیں، یہ شرف ہے ان کا۔پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو کبھی ضرورت پڑا کرے کوئی چیز لینے کی اور کوئی محرم نہیں ہے، کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے تو ایسی حالت میں کوئی چیز مانگا کرو تو پردے اور آڑ سے مانگا کرو......فرمایا کہ ہم جانتے ہیں کہ تم پاک دل ہو، صاف دل ہو لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل زیادہ پاک وصاف ہوجائیں یا رہیں، جیسے اب تک دونوں جانبین کے دل پاک ہیں، آئندہ بھی ہمیشہ کے لیے ایسے ہی رہیں۔

تو ہی ہمت ہار رہا ہے:

آپ کہیں گے کہ صاحب پردہ کیسے ہوگا؟ بڑی دقت ودشواری ہوگی، گھر چھوٹا ہے، تنگ ہے......تو بھائی اصل میں بات یہ ہے کہ تھوڑے سے اہتمام اور فکر کی ضرورت ہے۔اگر ہم پردہ کرنا چاہیں، ہمارا بھائی پردہ کرنا چاہے تو آسانی سے ہوسکتا ہے، ہمت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔انسان جب کسی چیز کا ارادہ کرلیتا ہے اور ہمت سے ہم لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی نصرت ہوتی ہے، آسانی کے لیے شکلیں اور صورتیں پیدا ہوجاتی ہیں......کمی ہماری ہے، کوتاہی ہماری طرف سے ہے ورنہ کوئی بھی دشواری نہیں۔

میں ایسے گھرانوں کو جانتا ہوں جہاں چار بھائی رہتے ہیں، چاروں کی بیویاں ہیں اور ان کے یہاں شرعی پردہ چالو ہے......شریعت نے آسانیاں دی ہیں، صورتیں بتلائی ہیں۔علما سے پوچھئے، معلوم کیجیے تو بے پردگی جو عام ہوتی جارہی ہے اور معاشرے میں یہ منکر پھیل رہا ہے اس کی اصلاح کی طرف توجہ دی جائے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16 جون: غازی آباد..............فوج اور پولیس کے مشترکہ کاروان پر حملے..............2 رینجرز گاڑیاں تباہ..............9 فوجی ہلاک اور 7 زخمی

محبت الٰہی کے حصول کے اسباب

مولانا محبّ اللہ قاسمی

اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ تعالیٰ کی سچّی اطاعت کا اصل محرک ہے، اور اسی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عبادت ٹھیک طریقے سے کی جا سکتی ہے، پس جب کہیں یہ محبت غائب ہوتی ہے عبادت اپنی درست راہ سے ہٹ جاتی ہے، کیونکہ سچّی درست اور اِن شاء اللہ مقبول عبادت' اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے لیے خشوع اور خضوع کے کمال پر مبنی ہوتی ہے، اگر ان میں سے کوئی بھی صفت مفقود ہو جائے یا کمزور ہو جائے تو عبادت مطلوبہ معیار سے اُتر گئی اور اپنے ہدف سے دُور ہو جاتی ہے، عبادت کا معیار اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت ہے اور اس کا ہدف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کا حصول ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی محبت کے بغیر اللہ تعالیٰ کی عبادت گویا کہ ایک ایسا جسم ہے جو لاشعوری حرکات کرتا رہتا ہے، ایسی حرکات جن کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ بسا اوقات نقصان ہوتا ہے، اس لیے ہر اِیمان والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اِیمان کی تکمیل کے لیے اور اپنی عبادات کا حقیقی فائدہ حاصل کرنے کے لیے، اپنی دُنیا اور آخرت کی خیر اور فلاح حاصل کرنے کے لیے اپنے دِل و جاں میں اپنے اللہ تعالیٰ کی محبت جگائے اور بڑھائے رکھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے محبت حاصل کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتا رہے، یاد رکھیے کہ محبت محض زبانی دعوے سے ثابت نہیں ہوتی، بلکہ اس دعوے کی سچّائی کے ثبوت کے طور پر واضح نشانیوں اور گواہیوں والے مستقل اعمال کا ہونا ضروری ہے جن کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہو کہ واقعتاً محبت کا دعویٰ کرنے والا زبانی جمع خرچ کرنے والوں میں سے نہیں، اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کی ایک بڑی ہی واضح نشانی خود اللہ تعالیٰ نے ہی بتا دی، بلکہ اس محبت کے ثبوت کے طور پر اس کا موجود ہونا شرط قرار دیا، اور اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (الِ عمران: ۳۱)

''(اے رسول) فرمائیے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابع فرمانی کرو، (اس کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اس کے ساتھ محبت کی موجودگی کی نشانی بتائی ہے، بلکہ اس سے اپنے لیے محبت حاصل کرنے کا طریقہ بھی بتایا ہے، اور وہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی تابع فرمانی...... اب جو کوئی خود کو یا کسی اور کو بہت ہی پکا سچّا ایمان والا اور کچھ کا کچھ سمجھتا ہو لیکن کسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی تابع فرمانی کی حدود سے باہر رہتا ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا ہونے کا، یا اللہ تعالیٰ کا محبُوب یا ولی ہونے کا خیال رکھنا درست نہیں...... پس زبانی دعوے کی کوئی حیثیت نہیں، اپنے دِل و جاں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے اور اسے برقرار رکھنے اور اس میں مستقل بڑھاوا دینے کا ایک سب سے اہم اور بنیادی ترین طریقہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں بتا دیا۔

اس کے علاوہ امام ابن قیم الجوزیہ رحمہُ اللہ نے اس کے درج ذیل دس طریقے بیان کیے ہیں:

۱۔ قران پاک کو ٹھیک سمجھ کے ساتھ پڑھنا، یعنی اللہ تعالیٰ کے فرامین کو اللہ تعالیٰ کی مراد کے مطابق سمجھا جائے، اور اس کا واحد طریقہ یہی ہے کہ قران کریم کو اللہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سُنّت مبارکہ اور صحابہ رضی اللہ عنھم اجمعین کی جماعت کے فہم کے مطابق سمجھا جائے نہ کہ اپنی عقل وفلسفے یا لغت کی قلابازیوں کے مطابق

۲۔ فرائض کی مکمل اور درست طور پر ادائیگی کے بعد سُنت مبارکہ کے عین مطابق نوافل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے محنت کرتے رہنا، کیونکہ نوافل اِیمان والے کو محبّ کے درجے سے اونچا کر کے محبُوب کے درجے میں پہنچانے والے اسباب میں سے ایک ہے۔

۳۔ دِل و دِماغ کی حاضری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ذِکر کو ہمیشگی کے ساتھ کرتے رہنا، زبانی، قلبی اور جسمانی طور پر اللہ تعالیٰ کے ذِکر میں مشغول رہنا، پس یاد رہے کہ محبّ کو اس کی محبت کے مطابق ہی محبُوب کی طرف سے محبت ملے گی۔

۴۔ جب کسی اِیمان والے پر کسی خواہش کا، کسی شوق کا غلبہ ہونے لگے تو اللہ تعالیٰ کی پسند پر اپنی پسند کو قربان کرنا، خواہ اس کے لیے کتنی ہی مُشقت برداشت کرنا پڑے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کا دِل کی حاضری کے ساتھ مطالعہ کرنا، اور قلبی، روحانی اور ذہنی طور پر ان ناموں اور صفات کی معرفت حاصل کرنا اور ان کا مشاہدہ کرتے رہنا، دِل کو اس معرفت کے باغ کی بہاروں سے معطر رکھنا، کیونکہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفات کو درست طور پر جان لیا تو یقیناً اس نے اپنے دِل و جان میں اللہ تعالیٰ کی محبت بسا لی۔ (صفحہ ۸ پر)

16 جون: صوبہ اروزگان.................. ضلع خاص اروزگان.................. فوجی چوکیوں پر حملے.................. 15 فوجی ہلاک.................. 2 گاڑیاں بھی تباہ

آزاداورخودمختاراسلامی حکومت کے قیام تک افغانستان میں جنگ جاری رہے گی!

امیرالمومنین ملامحمد عمر نصرہ اللہ کا عیدالفطر کے موقع پر امت مسلمہ کے نام پیغام

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدلله رب العلمین، ناصر ا□اهدین ومذل الجبابرة والمتكبرين, والصلاة والسلام على إمام الغر□جلين سيدنا ونبينا محمد صلى الله عليه وسلم و على آله واصحابه أجمعين.قال الله تبارک وتعالى :

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُون (سورة النحل: ۱۲۸)

و عن معاذ ابن جبل رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :رأس الأمر الإسلامُ، وعَمُوده الصلاةُ، وذِروة سَنامه الجهاد . (رواه الترمذى)

مسلمان بھائیواور مجاہد صفت عوام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عیدالفطر کے پرمسرت موقع پرخوشیوں اور برکتوں والے اس دن کی مناسبت سے آپ کو مبارک باد دیتا ہوں! اللہ تعالی ماہ رمضان کے صیام، قیام، صدقات، دعائیں، جہاد اور ہم سب کے تمام نیک اعمال اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے!

مسلمان بھائیو! مسرت اور شکر کا مقام ہے کہ عیدالفطر کا یہ مبارک دن ہمیں ایسے حالات میں ملا ہے کہ جہادی میدانوں میں ہمیں مسلسل فتوحات مل رہی ہیں۔

الحمدللہ ملک بھر میں حالات جنگی لحاظ مجاہدین کے لیے سازگار ہیں۔ پہلے اللہ تعالی کی نصرت اور پھر مجاہدین اور عوام کی بیش بہا قربانیوں کی برکت سے وسیع علاقوں سے کفر کی افواج سمٹ رہے ہیں۔ شہری علاقوں میں دشمن کے اہم مراکز مجاہدین کے کامیاب حملوں کی زد میں ہیں۔ مفتوحہ علاقوں میں امارت اسلامیہ کی حکومت اور انتظامیہ ماضی کی بنسبت زیادہ مضبوط ہے۔ مجاہدین کی صفیں پہلے کی بنسبت زیادہ منظم، فعال اور متحد ہیں۔

افسوس کا مقام یہ ہے کہ دشمن عوام کے کچھ ناسمجھ اور غافل نوجوانوں کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کر رہا ہے۔ خود میدان جنگ سے پیچھے ہٹ کر اپنی جگہ ان جوانوں کو سامنے لا رہے ہیں۔ میں پوری فوج، پولیس اور علی العموم تمام مخالفین کو دعوت دیتا ہوں کہ جارحیت پسندوں کے مفادات کی خاطر اپنے عوام سے لڑ کر خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو! آؤ اپنے عوام کے شانہ بشانہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین سے مل کر مشترکہ دشمن کے خلاف مقدس جہاد میں شریک ہو جاؤ! تاکہ دنیا و آخرت کی سعادت سے بہرہ مند ہو سکو۔

علمائے کرام، قومی رہنماؤں اور دیگر بااثر افراد سے امید رکھتا ہوں کہ ان بے خبر نوجوانوں کو جو دشمن کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں انہیں سمجھائیں۔ والدین اور رشتہ دار بھی اپنے بچوں کو دنیا و آخرت کے نقصان سے بچانے کی کوشش کریں!

جو لوگ دشمن کی صف سے الگ ہو جائیں مجاہدین امارت اسلامیہ کی پالیسی کے مطابق ان سے ہمدردانہ سلوک کریں۔ ان کا پرجوش استقبال کریں اور ان باضمیر افغانوں کی بہادری اور سرفروشی کی قدر کریں جو دشمن پر حملہ کر کے مجاہدین کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔

الحمدللہ! عوام کی جانب سے مجاہدین کے ساتھ تعاون اور ہمدردی میں اور بھی اضافہ ہوا ہے۔ میں تمام مجاہدین کی جانب سے اپنے محبّ وطن و محبّ دین عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے مخلصانہ تعاون کے بدلے اللہ تعالی سے ان کے لیے خوش حالی اور دارین کی سعادت کا طلب گار ہوں۔

میدان جنگ کی طرح دیگر شعبوں میں بھی امارت اسلامیہ کی کارکردگی ترقی اور جدت کی جانب گامزن ہے۔ تعلیم، صحت، معیشت، عدلیہ، دعوت وارشاد، ادبی وثقافتی کارکردگی، شہدا اور معذوروں کی خدمت، این جی اوز اور دیگر رفاہی اداروں کی نظم وضبط اور کنٹرول، قیدیوں کے معاملات اور عوامی نقصانات کی روک تھام ایسے تمام شعبہ جات میں بڑی خدمات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہیں۔ میں اللہ تعالی سے ان تمام ذمہ داران اور کارکنوں کے لیے اجر عظیم کا طلب گار ہوں اور ان ساتھیوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی کارکردگی میں مزید ترقی، اثرانگیزی کے لیے چستی و ہمت سے کام لیں گے۔

امارت اسلامیہ کے سیاسی دفتر کی کوششوں سے (جو ہماری ہدایات کے مطابق اقدامات کرتا ہے) عالمی اور داخلی سطح پر امارت اسلامیہ کو سیاسی وجاہت اور مقام مل گیا ہے۔ بہت سے ایسے طبقات جو اس سے قبل ہمارے مخالف تھے اب امارت اسلامیہ کو ایک حقیقت کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں امارت اسلامیہ کے سیاسی نمائندوں کی کوششوں سے امریکہ کے ساتھ قیدیوں کا تبادلہ ایک اچھی پیش رفت ہے۔

جارحیت پسندوں کے ہاتھوں منتخب انتظامیہ ہر طرف سے ناکامی کا شکار ہے۔ یہاں تک ان کے بیرونی آقاؤں اور اندرونی حامیوں کا اعتماد ان سے اٹھ رہا ہے۔ مالی کرپشن، زمینوں پر ناجائز قبضے، عوامی املاک کے لوٹ مار میں یہ انتظامیہ پہلے نمبر پر ہے۔

انتخابات کے نام پر جاری جعلی ڈرامے نے کابل انتظامیہ اور مغربی جمہوریت کو مزید رسوائی کا شکار کر دیا ہے۔ درحقیقت اس ڈرامے کا مقصد افغان عوام کو یہ تاثر دینا تھا

17 جون: صوبہ غزنی.........ضلع خوگیانی.........مجاہدین کے حملے.........1 ٹینک، 1 بکتر بند گاڑی تباہ.........6 فوجی بھی ہلاک

کہ تبدیلی آ گئی ہے۔ مگر افغان عوام شروع سے دشمن کے عزائم جان گئے تھے۔ اسی لیے عوام کی اکثریت نے اس مغربی ڈرامے کو یکسر مسترد کر دیا۔ آج سب نے دیکھ لیا ہے کہ انتخابات اور عوامی رائے کے جو نعرے لگائے گئے اس کا مقصد عوام میں قبائلی، علاقائی، لسانی اور دیگر نفرتوں کو ہوا دینا تھا۔ ساری دنیا دیکھ چکی ہے کہ ہماری پیشین گوئیوں کے مطابق گذشتہ کی طرح اس بار بھی انتخابات کے نام پر کھیلا جانے والا کھیل امریکی سلیکشن پر منتج ہو رہا ہے۔ اختیار و اقتدار اب بھی جارحیت پسندوں کے ہاتھوں میں ہے۔ ملکی اور عوامی مفادات کا خیال رکھے بغیر ان کا ہر حکم ماننا ان کے لیے لازم ہوتا ہے۔

ہم امریکہ اور ان یورپی ممالک سے، جن کی فوجیں افغانستان میں موجود ہیں اور مستقبل میں وہ یہاں سیاسی اثر ورسوخ یا فوجی اڈوں کا خواب دیکھ رہے ہیں، صاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ افغانوں کو اپنے قومی اور مذہبی تقاضوں کے مطابق ایک آزاد اسلامی حکومت بنانے دیں۔ اگر تم ان سے حکومت سازی کا یہ حق چھینو گے تو یہ نہ صرف ظلم اور انسانی حقوق کی پامالی ہوگی بلکہ اس کا انجام بھی وہی ہوگا جو گذشتہ تیرہ سالوں سے تم لوگ دیکھتے آ رہے ہیں۔ اس حقیقت سے اب تک تم بخوبی واقف ہو چکے ہو کہ افغان عوام جن کی تاریخ اسلام اور آزادی کی خاطر جنگوں سے بھری پڑی ہے کبھی بھی غیروں کی بنائی ہوئی حکومت کو تسلیم نہیں کریں گے۔

ہمارا موقف یہی ہے کہ افغانستان کی جنگ اس وقت ختم ہوگی جب تمام بیرونی جارحیت پسند افغانستان سے سے چلے جائیں اور یہاں ایک آزاد اور خود مختار اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ چاہے جس عنوان سے بھی ہو ان کے محدود فوجیوں کا یہاں رہنا جارحیت اور جنگ کو مزید طول دینے کے مترادف ہے۔ اور اپنی سرزمین پر غیر ملکی افواج کی موجودگی کسی کے لیے بھی ناقابل برداشت ہے۔

وہ لوگ جو جارحیت پسندوں سے سیکورٹی معاہدے پر دستخط کرنا چاہتے ہیں ان سے ہم کہنا چاہیں گے کہ جنگ اور جارحیت کو طول دینے کے اسباب سے دست بردار ہو جاؤ۔ ہمارے ملک میں جارحیت پسندوں کی موجودگی کسی کے مفاد میں نہیں۔ جنگ کی طوالت سے خطے اور ملک کے حالات اور بھی خراب ہو جائیں گے۔ خاص طور سے اسلامی نظام، سیاسی استقلال اور سرزمین کی آزادی معدوم ہو جائے گی۔ اور ثقافتی یلغار کو طول ملے گا جو آئندہ نسلوں کی تباہی کا باعث بنے گا۔

عالمی دنیا اور پڑوسی ممالک کو حسب سابق ایک بار پھر یہ اطمینان دلاتے ہیں کہ ہماری جنگ آزادانہ اسلامی نظام اور اپنے ملک کی آزادی کے لیے ہے۔ ہم پڑوسی، خطے اور عالمی ممالک کے معاملات میں مداخلت کا ارادہ رکھتے ہیں نہ ان کی جانب سے کوئی ضرر رساں اقدام کو برداشت کریں گے۔ اور ان سے بھی ایسے ہی موقف کی امید رکھتے ہیں۔ تمام سرحدی علاقوں میں موجود مجاہدین کو ہدایت دیتا ہوں کہ اپنے سرحدوں کی حفاظت کریں اور دوطرفہ احترام کی بنیاد پر پڑوسی ممالک سے اچھے تعلقات قائم کریں۔

مشرق وسطی کے واقعات اور تبدیلیوں کے متعلق کہنا چاہوں گا کہ عالمی قوتیں خطے کے عوام کو اپنی مرضی سے اپنے جائز خواہشات کی تکمیل کرنے دیں۔ یہ بات قابل توجیہ نہیں کہ عوامی تحریکوں پر دہشت گردی کا بے معنی الزام لگا کر ان پر بموں کی بارش کر دی جائے یا ان سے جیلیں بھر دی جائیں۔ ایسی حرکتوں سے کوئی بھی کسی بھی قوم کے ارادوں کو شکست نہیں دے سکتا۔ رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں اسرائیل کے غاصب درندوں نے سیکڑوں مظلوم فلسطینیوں کو شہید، زخمی اور بے گھر کر دیا۔ اس وحشیانہ عمل کی ہم شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں اور دنیا خصوصاً اسلامی دنیا کے ممالک کو دعوت دیتے ہیں کہ ایسی واضح ظالمانہ کارروائیوں پر خاموشی انتہائی بڑی بے انصافی ہے اور اس میں ہم سب کا نقصان ہے۔ اس طرح کے بڑے مظالم کی روک تھام کے لیے فوری عملی اقدامات اٹھانے چاہیں۔ تاکہ خطے اور دنیا کا امن مزید خراب نہ ہو۔

امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین!

یہ آپ کا دینی اور قومی فریضہ ہے کہ لوگوں کو آرام پہنچانے اور ان کی دل جوئی کی کوشش کریں۔ غرور و تکبر کے ساتھ، کسی شرعی دلیل کے بغیر طاقت اور اسلحے کا استعمال، عوام کو دھمکانا، ڈرانا اور ایذا پہنچانا، ان کے جان مال اور عزت کو نقصان پہنچانا بہت بڑا جرم ہے جس کے ارتکاب پر دنیا میں بھی اور اخرت میں بھی احتساب کا سامنا ہوگا۔ لوگوں کے ساتھ آپ کا رویہ اچھے اخلاق، تحمل، عاجزی، ایثار اور دوطرفہ احترام پر مبنی ہونا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی کے فیصلے ہماری شکل وصورت پر نہیں بلکہ ہمارے دلوں اور اعمال پر ہوتے ہیں۔

مجاہدین امارت اسلامیہ کے مفتوحہ علاقوں میں انصاف اور امن کے قیام کے لیے بھرپور مخلصانہ جدوجہد کریں۔ چوروں اور ڈاکوؤں کا خاتمہ کریں اور عوام کو سکون کی فضا مہیا کریں۔

جہادی کارروائیوں کے دوران عوام کے جان ومال کا پورا خیال رکھیں تاکہ خدا نہ کرے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔ عوامی نقصانات کی روک تھام کے لیے قائم شعبہ اپنی ذمہ داریوں پر پوری طرح توجہ دیں تاکہ عوامی نقصانات کا مکمل خاتمہ ہو سکے۔

مجاہدین کو یاد رکھنا چاہیے کہ عالمی جارحیت پسندوں کے خلاف ہماری استقامت اور کامیابی صرف اور صرف اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے میں ہے۔ مجاہدین اطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے امیروں کی اطاعت جاری رکھیں۔ نفاق، اختلاف اور تعصب سے دور رہیں۔ اتحاد، بھائی چارے اور آپس کے اعتماد کا رشتہ اور بھی مضبوط کریں۔ اور دشمن کے خلاف جہادی صف بنیان مرصوص کی طرح ناقابل تسخیر بنا دیں۔

17 جون: صوبہ ننگرہار.............. آپریشن خیبر کی عملیات.............. 10 فوجی ہلاک.............. 2 گاڑیاں بھی تباہ

مجاہد ہم وطنو!

ہمارا ملک خود مختاری اور آزادی کی منزل کے قریب ہے۔ ہمیں یقین ہے اللہ تعالیٰ جارحیت اور ظلم کے خاتمے کے ساتھ ایک پر سکون اسلامی نظام کی نعمت سے ہمیں ضرور بہرہ ور فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

افغانستان تمام افغانوں کا مشترکہ گھر ہے۔ ہر افغان کو اس کی خدمت کا حق حاصل ہے۔ امارت اسلامیہ ایسا ایک نظام قائم کرے گی جس میں افغانی معاشرے کے تمام طبقات اور تمام خطوں کو اپنی نمائندگی نظر آئے کسی کو بھی اجنبیت کا احساس نہ ہو۔ اقتصادی حوالے سے عالمی تعاون اور سرمایہ کاری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے زراعت، مویشی بانی اور معدنیات نکالنے پر توجہ مرکوز کی جائے۔

انفراسٹرکچر کی بحالی، تعمیر نو اور تیکنیکی مہارتوں پر خصوصی توجہ دیں۔ ایسا نظام قائم کیا جائے جو معاشرے کا خادم ہو اور تمام تعلیمی، تربیتی، ثقافتی، معاشرتی، عمرانی اور تعمیر نو کے شعبوں میں انصاف اور شفافیت کے ساتھ عوام اور ملک کی خدمت کرے۔

امارت اسلامیہ جس طرح اسلامی نظام کے نفاذ کو دنیا اور آخرت کی بھلائی کا ضامن سمجھتی ہے اسی طرح اسی نظام کے استقلال، پائیداری اور مضبوطی کو ملک وملت کی مضبوطی، معاشی استحکام، سائنس، ٹیکنالوجی، انسانی علوم، اور دیگر جدید مثبت کامیابیوں کے حصول اور ترویج کے لیے زندگی کا اہم جز سمجھتی ہے۔ اس حوالے سے امارت اسلامیہ کے خلاف جو پروپیگنڈا کیا جاتا ہے یا تعلیم کی مخالفت کا جو الزام لگایا جاتا ہے ہم اس کی سختی سے تردید کرتے ہیں۔ ہم علوم کے سیکھنے کو ایک دینی فریضہ سمجھتے ہیں اور حدود شریعت کے اندر رہتے ہوئے مردوں اور عورتوں کے حق میں اسلام کے دیے ہوئے اس حق کے قائل ہیں اور عملی طور پر خود کو اس کے لیے تیار پاتے ہیں۔

آخر میں ایک بار پھر سب کو عید الفطر کی مبارک باد دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ خوشیوں کہ ان ایام میں پورے اہتمام سے بے آسرا اور غم زدہ لوگوں کی دستگیری کریں۔ یتیموں کے سر پر دست شفقت رکھیں۔ شہداء، قیدیوں اور مہاجرین خاندانوں سے تعاون کریں اور قیدیوں اور زخمیوں کی عیادت، خدمت اور حوصلہ افزائی کریں۔ والسلام۔

خادم اسلام امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ

۲۵۔۷۔۲۰۱۴

☆☆☆☆☆

بقیہ: محبت الٰہی کے حصول کے اسباب

۶۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتوں اور احسانات کا قلبی وحسی مشاہدہ کرتے رہنا اور ان پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے رہنا، کیونکہ ایسا کرنا بھی اللہ کی محبت کو جگانے کا مجرب ذریعہ ہے۔

۷۔ سب سے زیادہ مزے اور فائدے والا کام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے دل ونفس کو بالکل ہی، ہر لحاظ سے مکمل طور پر ذلیل کر کے رکھنا، یہ ایسا کام ہے جس کی کیفیت اس کا عامل جان ہی سکتا ہے اِسے اِلفاظ اور عبارات میں تعبیر کرنا تقریباً ناممکن ہے۔

۸۔ رات کے آخری پہر میں اللہ تعالیٰ کے (آسمانِ زمین پر) نزول کے وقت میں اس کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا اور اس تنہائی میں اس کے ساتھ مناجات کرنا، اس کے کلام کی تلاوت کرنا، اور دِل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کے لیے ادب لیے ہوئے اپنے نفس کو اس کے سامنے ذلیل کرتے ہوئے اس کے دربار میں کھڑے ہونا، اور پھر اس حاضری کو توبہ اور استغفار کے ساتھ ختم کرنا۔

۹۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ علی آلہ وسلم سے سچّی اور خالص محبت کرنے والوں کی مجلس میں رہنا، اور ان کی باتوں پھلوں میں بہترین اور پاکیزہ ترین پھلوں کو چنتے رہنا اور اس وقت تک ان کی بات میں بولنا نہیں جب تک کہ آپ کا بولنا آپ کے لیے مزید خیر کا اور دوسروں کے فائدے کا یقینی سبب نہ ہو۔

۱۰۔ ہر ایسے فعل اور عمل سے دُور رہنا جو بندے کے دِل اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ (امام ابن القیم الجوزیہ رحمہُ اللہ کی مدارج السالکین بین المنازل إیّاک نعبدُ وإیّاک نستعین، سے ماخوذ)

یہ بھی یاد رکھیے کہ یہاں ہم نے دو طرح کی محبت کی بات کی ہے، بندے کی اپنے اللہ کے لیے محبت، جو کہ محبت کا پہلا ابتدائی درجہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے کے لیے محبت جو کہ محبت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے، پس پہلے درجے کی محبت کا حصول اعلیٰ درجے کی محبت کے حصول کے لیے لازمی ہے، اور اس کا حصول جانفشانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی مکمل اطاعت کے ذریعے ہی ممکن ہے، یہ جو اسباب بیان کیے گئے یہ سب اسی کے ضمن میں آتے ہیں، ان کو اپنے طور پر کچھ اور مفاہیم میں سمجھ کر کچھ اور اطوار میں اپنا کر اللہ کی محبت حاصل ہونے والی نہیں، نہ ہی پہلے درجے کی اور نہ ہی اعلیٰ ترین درجے کی۔ اگر آپ یا میں یا کوئی اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا دعویٰ یا خیال رکھتا ہے تو اس میں خوش ہونے یا فخر کرنے والی کوئی بات نہیں کیونکہ اصل خوشی اور فخر والی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے محبت کرے۔

☆☆☆☆☆

17 جون: صوبہ زابل.................. ضلع شہر صفا.................. مجاہدین نے ایک رینجر گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا.................. 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

القاعدہ فی البلاد المغرب کی دولۃ الاسلامیہ فی العراق کے نام ہماری نصیحت

القاعدہ فی مغرب اسلامی کا دولۃ الاسلامیہ العراق والشام کے اعلانِ خلافت کے بعد اعلامیہ

☆دولت الاسلامیہ کے نام ہماری نصیحت

یا إخوانـنـا فی الدولة الإسلامية، أين أنتم من قيادة طالبان وأميرها الملا عـمـر مـجـاهـد حـفـظـه الـلـه الـذی ضحی بدولة كاملة من أجل ثلة من الـمـهـاجـريـن مـن بيـنـهـم مؤسس الدولة الإسلامية فی العراق الشيخ أبو مـصـعب الزرقاوی رحمه الله، أين أنتم من الشيخ أيمن الظواهری، الذی لـم يـكـد يـخلو خطاب له من الإشادة ببطولاتكم فی العراق، وإن اختلفتم معه فی الفترة الأخيرة، أين أنتم من إمارة القوقاز الإسلامية، وأين أنتم من قيادات فروع القاعدة فی سائر الأقاليم، وغيرهم من المجاهدين

ہمارے الدولہ کے بھائیو! تم طالبان کی قیادت سے اور ان کے امیر ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ سے کیوں دور ہو! جنہوں نے اپنی پوری سلطنت چند مہاجرین کی حفاظت کے اوپر نچھاور کردی وہ مہاجرین جس میں الدولہ کے بانی شیخ ابو معصب الزرقاوی رحمہ اللہ بھی شامل تھے!! اور آپ شیخ الظواہری حفظہ اللہ سے کیوں دور ہو جو کے عراق میں تمہاری بہادریوں کی داستان بیان کرتے ہوئے ساکت رہ جاتے تھے...... اگر چہ تم نے بعد میں ان سے غیر متفق ہونے کا اظہار کیا...... تم چیچنیا کی اسلامی امارت سے کیوں دور ہو اور تم القاعدہ کی قیادت اور اس کی مختلف خطوں میں پائی جانے والی شاخوں سے کیوں دور ہو؟

☆علمائے حق کو نظر انداز نہ کرو!

هـذا ناهيک عن العلماء والدعاة أهل الصدق الذين ثبت لهم قدم صدق راسـخ فـی الإسـلام وفـی الـدعـوة إلـى إقـامـة الـخـلافة، ولم يركنوا إلى الـطـواغـيـت المحكمين للقوانين الوضعية الموالين لأعداء الأمة، ونخص بـالـذكـر أسـد الـتـوحـيـد الشيـخ أبا محمد المقدسی والشيخ أبـا قتادة الـفـلـسـطـيـنـی والشيـخ المجاهد أبا الوليد الغزی والشيخ المحدث سليمان الـعـلـوان الـذی تـجـرع الـسـجـن سـنين طوالا بسبب نصرته للجهاد فی العراق، فالأمر أوسع من أن تحده خلافات فقهية أو سياسية، إنها الخلافة التی يتفيأ ظلها كل المسلمين

ان علمائے کرام اور داعی حضرات کو نظر انداز نہ کرو جو اہل حق میں سے ہیں او جو دین اسلام اور خلافت کے قیام کی دعوت میں ثابت قدم ہیں اور جنہوں نے ان طواغیت سے ہاتھ نہ ملایا جو انسان کے بنائے ہوئے قوانین کے مطابق فیصلہ کرتے ہیں اور امت کے دشمنوں کے وفادار ہیں۔ ان (علما) میں سب سے خاص اسد التوحید ابو محمد المقدسی حفظہ اللہ، ابو قتادہ الفلسطینی حفظہ اللہ، مجاھد ابو ولید غازی حفظہ اللہ اور شیخ المحدث سلیمان العلوان حفظہ اللہ ہیں جنہوں نے جہادِ عراق کی حمایت میں کئی سال اسیر کاٹی...... یہ (خلافت کا) مسئلہ کسی فقہی اور سیاسی اختلاف سے بالاتر ہے...... بے شک خلافت تو مسلمانوں کے لیے رحمت کا سایہ ہے۔

☆جبهتـه الـنـصره اور دولت اسلامیه کے درمیان اختلافات کا حل

أمـام الـواقـع الـجـديـد، ندعو أولی الأمر، علماء وأمراء، ونخص بالذكر الـمـشـايـخ الفضلاء الشيخ أبا محمد المقدسی والشيخ أبا الوليد الغزی والشيـخ أبـا بـكـر البغدادی والملا محمد عمر والشيخ أيمن الظواهری والشيـخ نـاصـر الوحيشی والشيخ أبا الزبير والشيخ أبا محمد الجولانی وغـيـرهـم مـن الـعـلـمـاء العاملين وقادة المجاهدين، للاجتماع على كلمة سـواء، وإصلاح الخلل داخل البيت الواحد بعيدا عن وسائل الإعلام، من أجل حفظ بيضة الإسلام والحفاظ على وحدة المسلمين وحقن دمائهم

اس نئے مسئلے پر ہم سب سے پہلے تمام علما اور امرا کو خصوصا محترم علما ابو محمد المقدسی، شیخ ابو ولید غازی، شیخ ابو بکر البغدادی، ملا محمد عمر، شیخ ایمن الظواہری، شیخ ناصر الوحیشی، شیخ ابو زبیر اور شیخ ابو محمد جولانی حفظہم اللہ اور دیگر علما اور مجاہدین کے امرا کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ایک بات پر جمع ہو جائیں اور ان اختلافات کو میڈیا سے ہٹ کر اپنے گھر میں حل کر لیں تا کہ اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کی وحدانیت کی حفاظت رہے اور خونِ مسلم کی حرمت برقرار رہے۔

☆(نـام نهاد) خلافت کا انکار اور شیخ ایمن الظواهری حفظه الله کی بیعت کی تجدید

ؤكـد أنـنـا لـا زلـنـا على بيعتنا لشيخنا وأميرنا أيمن الظواهری، فهی بيعة شـرعـيـة ثبتـت فـی أعناقنا، ولم نر ما يوجب علينا نقضها، وهی بيعة على الـجـهـاد من أجل تحرير بـلاد الـمـسـلـمين وتحكيم الشريعة الإسلامية فيها، واسترجاع الخلافة الراشدة على منهاج النبوة

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

17 جون: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......2 گاڑی تباہ......6 فوجی ہلاک

امرائے جہاد کے نام

شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين ولا عدوان إلا على الظالمين، وصلى الله وسلم وبارك على نبينا محمد المبعوث رحمة للعالمين وعلى آله وصحابته أهلِ العزائم الطيبين الطاهرين، ومن تبعهم بإحسانٍ إلى يوم الدين.

آپ کے بھائی عطیۃ اللہ عفا اللہ عنہ کی طرف سے میرے معزز بھائیوں، امرائے مجاہدین کے نام!

معزز بھائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور نیکی اور تقویٰ کی توفیق میں ترقی کے لیے کوشاں ہوں گے۔ امابعد...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

''کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے''۔

اسی طرح فرمانِ الٰہی ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدۃ: ۲)

''اور (دیکھو) نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے''۔

اور فرمایا:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ (المائدۃ: ۶۸)

''کہو کہ اے اہل کتاب! جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو (اور کتابیں) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئی ان کو قائم نہ رکھو گے کچھ بھی راہ پر نہیں ہو سکتے''۔

میں اپنی ذات کو اور آپ بھائیوں کو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم کی تذکیر کرانا چاہتا ہوں کہ اس دور میں جب دنیا اور اس کے فتنوں نے عوام کو گھیر رکھا ہے اور ھوائے نفس اور زندہ و مردہ طواغیت کی عبادت کا غلبہ ہے، اس نے مجھے اور آپ کو اپنی اطاعت نصیب فرمائی اور ہمیں اپنے دین کی نصرت اور اپنے کلمے کی سربلندی کے لیے اپنے راستے کے مجاہدین میں شامل کیا۔ ہم اس عظیم نعمت کے لیے رب سبحانہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمت کا صحیح معنوں میں شکر ادا کرنے، اپنے ذکر اور حسنِ عبادت کی توفیق عطا فرمائے۔

میں آپ کو مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ توفیق اور نعمت اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی آزمائش اور امانت ہے...... جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلّق خبردار فرمایا ہے۔ یہ ذمہ داری یومِ قیامت بہت بڑی رسوائی اور ندامت کا باعث بن سکتی ہے الّا یہ کہ ذمہ دار اس کا پورا پورا حق ادا کرے اور اللہ کی قسم انسان اس ذمہ داری کو کما حقہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا جب تک کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کی نصرت نہ فرمائے، اسے توفیق اور رشد و ہدایت عطا کرے، اسے ظاہر و باطن میں تقویٰ وخشیتِ الٰہی اور یقین وقوت سے نہ نوازے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ایسا ممکن ہے کہ بندے کے لیے یہ رتبہ اور ذمہ داری حق سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت اور قربت کا ذریعہ بن جائے۔ یہ توفیق اللہ سبحانہ تعالیٰ کے حقِ بندگی کی ادائیگی میں پوری محنت کرنے سے ہی ملتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس ذاتِ باری کا محتاج سمجھے، اس کے سامنے انکساری کے ساتھ جھکا رہے اور حسبِ استطاعت ظاہر و باطن میں تواضع اور انکساری اور جواب دہی کے خوف کے ساتھ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی اطاعت پر ڈٹا رہے۔ جو چیزیں اس کے حصول میں ممد ومعاون ہو سکتی ہیں ان میں کثرتِ ذکر و دعا، قیام اللیل، نفلی روزوں کا اہتمام، صلحا کی صحبت ومجلس اور علمائے طیبین کا قرب شامل ہیں۔ مزید یہ کہ انسان اہلِ آخرت کو اپنا ساتھی اور رازداں بنائے اور مغرور، ریاکار، متکبر دنیادار لوگوں کی صحبت سے دور رہے۔

محترم بھائی! آپ کے لیے یہ سطور تحریر کرنے کا مقصد حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے صبر وحق بات کی تلقین، نیکی وتقویٰ میں تعاون، مسلمانوں اور ان کے امرا کو نصیحت، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کے احکامات کی تکمیل کی کوشش ہے...... اور یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے علم ومعرفت اور امور کا جو تجربہ عطا کیا ہے اس کا حق ادا ہو جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سب ایک ہی کشتی کے مسافر ہیں جیسا کہ صحیح بخاری اور سنن ترمذی میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنھما سے مروی نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے:

''اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حدود پر قائم لوگوں کی مثال اس گروہ کی مانند ہے جو ایک کشتی میں سوار ہے، کچھ لوگ اس کے اعلیٰ درجے میں سوار ہیں اور کچھ نچلے درجے میں۔ اگر نچلے درجے والے اوپر والوں سے لاتعلق ہو کر نچلے حصے میں پانی بھرتے رہیں کہ ہمارے حصے میں پانی بھرنے سے اوپر والوں کو کچھ نہیں ہو گا اور اوپر والے انھیں اسی حال میں چھوڑ دیں تو سب ڈوب جائیں گے جب کہ اگر اوپر والے نیچے والوں کو سمجھا کر روک لیں تو سب بچ جائیں گے''۔

بلاشبہ ہماری امت کا جہادی قافلہ اپنی اصلاح و درستی کے لیے ہم سے لگاتار کوشش کا متقاضی ہے کیوں کہ انحراف کی راہیں بہت زیادہ ہیں اور کوئی اس سے محفوظ نہیں رہ سکتا، جب تک مضبوطی سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ جڑا رہے اور ظاہر و باطن میں اور سری و اعلانی اس کے سہارے کو تھام کر نہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ومَن يعتصم بالله فقد هُدِيَ إلى صراطٍ مستقيم

''اور جس نے اللہ (کی ہدایت کی رسی) کو مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے راستے لگ گیا''۔

چنانچہ اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے جو انسان کو فتنوں سے محفوظ رکھ سکے......

لاَ عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّهِ إِلاَّ مَن رَّحِمَ

''آج اللہ کے امر سے پناہ دینے والا کوئی نہیں سوائے جس پر اللہ رحم فرمائے''۔

کوئی شخص اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اللہ سبحانہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آ جائے اور ہمیشہ اس کے احکامات اور حقوقِ عبودیت ادا کرتے ہوئے اس کی اور اس کے اولیا کی صف میں شامل رہے۔ یہ وہ شخص ہے جسے حقیقی نصرت و توفیق نصیب ہوئی ہے، جو اپنے انجام کے بارے میں مطمئن ہے اور جسے اپنی تجارت میں خسارے کا خدشہ نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ(آل عمران: ۱۲۶)

''اور مدد ہے صرف اللہ ہی کی طرف سے جو کہ زبردست ہے حکمت والا''۔

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ(الأنفال: ۱۰)

''اور مدد نہیں مگر اللہ کی طرف سے بے شک اللہ زور آور ہے حکمت والا''۔

اسی طرح ارشادِ باری ہے:

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ(هود: ۸۸)

''مجھے توفیق کا ملنا اللہ ہی (کے فضل) سے ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں''۔

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ تَبُورَ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ(فاطر: ۲۹، ۳۰)

''جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ اس تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی تباہ نہیں ہوگی۔ کیونکہ اللہ ان کو پورا پورا بدلہ دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دے گا وہ تو بخشنے والا (اور) قدردان ہے''۔

محترم بھائی! ہمیں ہر وقت اس بات کے بارے میں متفکر رہنا چاہیے......ہمیں اس کا کیا فائدہ ہوگا کہ اگر ہم دشمن کو تباہ کر کے، اس سے انتقام لے کر، اس پر غلبہ حاصل کر کے ایک اسلامی ریاست قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اس معرکے اور جنگ میں ہمارا اہم کردار ہو لیکن خدانخواستہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمارے ظاہری و باطنی گناہوں کی وجہ سے ہمارے سب اعمال ضائع کر دیں اور انجام کار ہم جہنّم میں داخل کر دیے جائیں (العیاذ باللہ)۔

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے:

''بے شک اللہ سبحانہ تعالیٰ فاجر شخص سے بھی اس دین کی نصرت فرمائے گا''۔

الغرض مختصر، اہم اور دائمی نصیحت اور وصیّت یہ ہے کہ ہم اپنی ذات کے اندر، ظاہر و باطن میں، کھلے اور چھپے ہر حال میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے دین، شریعت اور اس کے احکام پر کاربند رہیں۔ اسی طرح اپنے اہل و عیال، ماتحت اور زیرِ اتباع لوگوں میں بھی اس کا اہتمام کریں۔ ہم صرف اللہ ہی کے لیے دیں اور اس کے لیے ہی روکیں......ہماری دوستی، محبت و الفت صرف اللہ کے لیے ہو اور ہماری دشمنی، غضب و عداوت بھی اسی کی وجہ سے ہو۔

محترم بھائی چند اہم امور جنھیں ہمیں اپنے اوپر واجب کر لینا چاہیے:

ہم سب کو اس کام پر بھرپور توجہ مرکوز کرنی چاہیے کہ ہم اپنے ساتھیوں اور افرادِ جماعت کے اندر فقہ، صحیح علمِ نافع اور ثقافتِ اسلامیہ کی نشر و اشاعت کا اہتمام کریں۔ اس مقصد کے لیے مدارس قائم کریں، علومِ شرعیہ کے دورہ جات اور حلقہ جاتِ علم کا انعقاد کریں۔ طلبہ کو علمِ دین کے حصول کے لیے روانہ کریں تاکہ وہ مستقبل میں علما بن سکیں۔ اسی طرح اپنی مساجد اور مراکز میں دروس کا اہتمام کریں، کتابیں نشر کریں اور پڑھائی و تحصیلِ علم کا اہتمام کریں تاکہ ہمیں صالح اور مخلص اہلِ علم کا قرب حاصل ہو سکے۔ یہ ایک

18 جون: صوبہ ہرات......صدر مقام......مجاہدین کے فوجی چوکیوں پر حملے......10 فوجی ہلاک......5 گرفتار

عمومی کام ہے۔ بے شک علمِ نافع اور علما و متعلمین کی کثرت جماعت اور امت کا حفاظتی حصار ہوتے ہیں۔

اس کے بعد ہمارے لیے بالخصوص بحیثیت مجاہدین جس علم کا سیکھنا اور اپنے ساتھیوں اور افرادِ جماعت کو سکھانا انتہائی اہم اور فرض ہے وہ احکامِ جہاد (قتل وقتال) کے احکام کہ کس کا قتل ہمارے لیے جائز ہے اور کس کا نہیں، اسی طرح کس کا مال لینا ہمارے لیے جائز ہے اور کس کا نہیں...... اسی طرح ہمارے لیے جہاد میں کس قسم کے تصرفات اور تعلقات جائز ہیں۔ ہر مجاہد کو مجملاً ان اصولوں کا علم ہونا چاہیے پھر تفاصیل بعد میں علما سے پوچھ لی جائیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ عامۃ المجاہدین کے لیے تمام امور کی مکمل یا اکثر تفصیل حاصل کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

بلاشبہ جہادی تحریک جوں جوں طویل ہوتی ہے اس میں ایسے لوگ آنا شروع ہوجاتے ہیں جو مکمل طور پر جہادی سانچے میں ڈھلے ہوئے نہیں ہوتے۔ چنانچہ اصلاح و تذکیر اور محاسبے و مراقبے کی ضرورت بڑھتی جاتی ہے۔ آج ہم جس مرحلے سے گزر رہے ہیں، ہمیں مجاہدین کی طرف سے خطا اور تجاوزات کی کثرت نظر آتی ہے، اس کا سبب مجاہدین کی صفوں میں ایسے افراد یا گروہوں کی شرکت ہے جن کی صحیح اسلامی بنیادوں پر تربیت نہیں ہوئی ہے یا ان میں جہالت اور اخلاقی فساد پایا جاتا ہے۔ اہلِ علم انھیں فجار سے تعبیر کرتے ہیں لیکن وہ جہاد کررہے ہیں۔ ہمیں سب سے زیادہ اس بات کا خوف اور فکر ہونی چاہیے کہ تحریکِ جہاد انحراف وفساد یا ہلاکت کا شکار نہ ہوجائے۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے سلامتی و عافیت کے خواست گار ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ ہم اس معاملے پر خصوصی توجہ دیں اور اس کی تفصیلات پر بات کریں: وہ علم جس کی جزئیات کا سیکھنا اور اسے اپنے مجاہد ساتھیوں میں پھیلانا اور اس کی فقہ، واضح بصیرت اور کامل التزام کو ان کے مابین یقینی بنانا ہمارے اوپر واجب ہے، وہ خونِ مسلم کی حرمت وعظمت کا علم اور اس معاملے کی اہمیّت وعظمت کو دلوں میں اجاگر کرنا ہے۔ مسلمان نفس کا قتل 'اکبرالکبائر' میں سے ہے اور ادلہ شرعیہ کی روشنی میں غالبًا اللہ سبحانہ تعالیٰ کے ساتھ کفر وشرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔ کتاب وسنت میں اس بارے میں سخت ترین وعید وارد ہوئی ہے۔ جیسے اس میں مبتلا ہونے والا کبھی بھی فلاح نہیں پاسکتا...... جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومن اس وقت تک دین کے دائرے سے نہیں نکل سکتا جب تک حرام خون نہ بہائے''۔ (بخاری)

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تمام مجاہدین اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں۔ کیوں کہ افغانستان کے قبائل اور اکثر علاقوں میں اسی طرح پاکستان کے قبائلی علاقہ جات میں قتل وانتقام کی ثقافت کا غلبہ ہے...... اور دشمنی اور بدلے کے نام پر قتل اور خون بہانے کا رواج عام ہے جب کہ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلنے والے اہلِ دیانت اور حقیقی سچّی توحید پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ہم پر لازم ہے کہ ہم نشرِ علم کے تمام وسائل کو استعمال کرتے ہوئے مجاہدین کی صفوں میں عملی طور پر اس علم (یعنی خونِ مسلم اور مسلمان کے مال وعصمت کے تقدس کا علم) کو نشر کریں۔ اسی طرح بطورِ امیر یا مسئول ہمارے اوپر واجب ہے کہ اپنے زیرِ دست لوگوں کے ہاتھوں کو روک کر رکھیں اور ان کا محاسبہ کریں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے احکامات کا التزام کرتے ہوئے اس کی اطاعت میں مستقل مزاجی سے اپنے اوپر شریعت کو نافذ کریں اور جو کوئی اس کی مخالفت کرے اسے سزا بھی دیں۔

اگر ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنی اجتماعیت میں غفلت یا تساہل سے کام لیا یا ایک دوسرے کی رعائت کی یا امرا نے اپنے مامورین کے محاسبے، امر بالمعروف نہی عن المنکر اور اپنے متبعین کو اللہ کی شریعت اور اطاعت پر قائم رکھنے میں کمزوری دکھائی تو ہم یقیناً بری طرح ناکام ہوجائیں گے اور پھر ہمارا انجام ہلاکت ہی ہے (العیاذ باللہ)......

اے اللہ ہم آپ سے آپ کی ناراضی سے پناہ میں آتے ہیں۔ میں آپ کو گواہی دیتا ہوں کہ میں، میری قیادت اور میرے ساتھی ہر شریعت کی مخالفت کرنے والے فرد سے بری ہیں۔ ہم ہر اس اللہ کے ولی سے محبت رکھتے ہیں اور اس کے حمایتی اور قریب ہیں جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کا مطیع وفرماں بردار، ذاکر وشاکر اور اسی کی طرف رجوع کرنے والا ہو اور اسی طرح ہر اس شخص سے بغض اور دوری رکھتے ہیں جو اس کے متضاد ہو۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: القاعدہ فی البلاد المغرب کی دولۃ الاسلامیہ فی العراق کے نام ہماری نصیحت

ہم اس بات کو زور دے کر کہتے ہیں کہ ہم ابھی تک شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے بیعت ہیں اور یہ بالکل شرعی بیعت ہے جس کا طوق ہماری گردنوں میں ہے اور ہمیں اس بیعت کی تجدید کی بھی ضرورت نہیں ہے اور یہ بیعت جہاد کے لیے ہے اور اس امر کے لیے ہے کہ مسلم سرزمینوں کو آزاد کروایا جائے گا اور ان پر شریعت کا نفاذ کیا جائے گا اور خلافت کو علیٰ منہج النبوۃ دوبارہ قائم کیا جائے گا۔

☆ ہر کسی کے موقف اور بیانات کی تحقیق کی جائے!

نذكر المنابر الإعلامية الجهادية، أن أي إعلان أو موقف لا يصدر عن مؤسسة الأندلس الإعلامية، فهو لا يمثل تنظيم القاعدة ببلاد المغرب الإسلامي، كما ننبه على ضرورة التثبت وتحري المصداقية في النقل

ہم تمام جہادی فورمز کو یہ بات یاد کروانا چاہتے ہیں کہ کوئی بھی بیان جو مؤسسۃ الاندلس (الاندلس میڈیا) پر نشر نہ ہو وہ القاعدہ فی اسلامی مغرب کی نمائندگی نہیں کرتا اور ہم اس پر بھی زور دیتے ہیں کہ ہر خبر کی حقیقت کی تحقیق کی جائے۔

☆☆☆☆☆

19 جون: صوبہ میدان وردک...................مجاہدین نے افغان کمانڈوز کی 2 گاڑیوں اور 1 ٹینک کو تباہ کردیا...................7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

جنگ جاری رہے......

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم

تحقیق کہ ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اتاری اور میزان اتارا اور ہم نے لوہا اتارا جس میں سخت قوت ہے۔

اگر کوئی اس عدل وانصاف والے نظام کو تسلیم نہ کرے، اس کو اپنے ملک میں نافذ نہ کرے، قوت کے زور پر اس کا راستہ روکے، اللہ کی مخلوق کو اس کی برکتوں سے محروم رکھنے کی کوشش کرے، وہ صرف اس لیے نفاذِ شریعت کا مخالف ہو کہ اس کی شراب وکباب کی محفلیں ختم ہو جائیں گی، اس کی رنگ رلیاں اور حیوانی خواہشات پوری نہ ہو سکیں گی، تو ہم نے اس کتاب کے ساتھ لوہا اتارا ہے، جو ایسے ہٹ دھرم لوگوں کو راستے سے ہٹائے گا جو اس حق وانصاف والے نظام کے راستے میں رکاوٹ بنیں گے، جو اس کی مخالفت کریں گے

فِيْهِ بَاسٌ شَدِيْد

''اس لوہے میں جنگ کا سامان ہے، اس میں بڑی قوت ہے''۔

امام نسفیؒ تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں:

''اس آیت میں جن تین چیزوں کو بیان کیا ہے یعنی قرآن، میزان اور لوہا۔ ان تینوں میں مناسبت یہ ہے کہ قرآن شریعت کا قانون اور دستور ہے جو امن وانصاف کا حکم کرتا ہے اور اللہ کی بغاوت وسرکشی سے روکتا ہے، انصاف کا قیام اور ظلم سے بچنا یہ کسی آلے اور پیمانے کے ذریعے سے ہو سکتا ہے، یہ میزان ہے، اور یہ کتاب یعنی قرآن مسلمانوں کو تلوار کے استعمال پر ابھارتی ہے، جو کہ مانعین شریعت اور منکرین کے لیے اللہ کی طرف سے حجت ہے۔ یہی لوہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ''باس شدید'' سے تعبیر کیا ہے''۔

علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں:

''اس میں اشارہ ہے کہ قرآن اور میزان کو قائم کرنے کے لیے تلوار کی ضرورت ہے تاکہ امن وانصاف قائم کیا جا سکے کیونکہ ظلم بعض لوگوں کی خصلت میں شامل ہوتا ہے''۔

علامہ شنقیطیؒ اضواء البیان میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس آیت اور پچھلی آیت میں یہ بیان فرمایا ہے کہ دین کے نفاذ کا دارومدار دو باتوں پر ہے: ایک کو (وَاَنزَلْنَا مَعَهُمُ الكِتَابَ وَالمِيزَانَ) میں بیان کیا یعنی قرآن اور میزان، کیونکہ اس میں دلائل، براہین اور حجتیں ہیں، پھر جب کوئی اس کو ماننے سے انکار کرے، اس کے نفاذ کا انکار کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لوہا اتارا یعنی تلوار، نیزے اور تیر سے ان کو قتل کرنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کو یوں بیان فرمایا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَجُعِلَ رِزْقِى تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِى

سو اے ایمان والو! تم اس قوت کو تیار کر کے رکھنا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَاسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ

تاکہ تمہیں اپنے حقوق کے لیے کافروں سے بھیک نہ مانگنی پڑے، تمہیں در در کی ٹھوکریں نہ کھانی پڑیں، تمہاری عزتیں اللہ کے دشمنوں کے رحم وکرم پر نہ ہوں، کہ وہ جب چاہیں ان کو پامال کر دیں، تمہیں اس دنیا میں کافروں کی غلامی کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ اس دنیا کا امام بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اور اگر جہاد چھوڑ دیا تو پھر ذلت ہی ذلت ہے یہ ذلت اس وقت تک رہے گی جب تک کہ جہاد کی طرف دوبارہ واپس نہ لوٹ آئیں، آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالعِينَةِ وَ أَخَذْتُمْ أَذْنَابَ البَقَرِ وَ رَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الجِهَادَ سَلَّطَ اللهُ عَلَيكُمْ ذُلًّا لا يَنْزِعُهُ حَتَّىٰ تَرْجِعُوا إِلىٰ دِينِكُمْ

''جب تم عینہ کی تجارت میں لگ جاؤ گے اور گائے کی دُم پکڑ کر بیٹھ جاؤ گے اور کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اللہ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا جو تم سے اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہ آ جاؤ''۔

لیکن یہ بھی یاد رکھنا کسی کا جہاد میں نہ آنا اللہ کے دین کو نقصان نہیں پہنچائے گا، اگر قوم کے اہلِ علم نہ آئیں، اگر قوم کے مال دار نہ آئیں تو اللہ تعالیٰ کسی کے محتاج نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا، فرمایا:

إِلَّا تَنفِرُواْ يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيماً وَيَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ (التوبة : ۳۹)

اور فرمایا:

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ (محمد :۳۸)

اللہ ایسے جوان مردوں کو بھیجیں گے جو نفاذِ شریعت کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے، جانوں کے سودے کر دیں گے، موت کو خوشی خوشی گلے لگا لیا کریں گے، اس کے نظام کو

19 جون: صوبہ ننگرہار...............طورخم...............فدائی آپریشن...............47 ٹریلر...............94 ٹینک اور 73 آئل ٹینکر وکنٹینر تباہ

غالب کرنے کے لیے اس کی شریعت کو نافذ کرنے کے لیے اللہ ایسے دیوانے پیدا فرمائیں گے کہ عشقِ الٰہی ان کے سینوں میں موجیں مارتا ہوگا، اپنے رب سے ملاقات کے لیے وہ ایسے تڑپتے ہوں گے جیسے مچھلی پانی کے بغیر پھڑ پھڑایا کرتی ہے، وہ عشق وجنوں کی ایسی تاریخ رقم کریں گے کہ تاریخ بھی عش عش کر اٹھے گی۔ اہلِ عشق، عشق کے قرینے ان سے سیکھیں گے، اہلِ وفا اپنی وفا پر ندامت محسوس کیا کریں گے، یہ وہ دل والے ہوں گے جو میری محبت میں میرے دین کی محبت میں میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے قرآن کی محبت میں جسموں پر بارود سجا کر زبان سے نعرہ توحید لگا کر، اس جان کو اللہ کو بیچ دیں گے جس کو بچانے کے واسطے دنیا کے بندے اپنی آخرت بیچ رہے ہوں گے، بارود سے بھری گاڑیاں لے کر اللہ کے دشمنوں کی صفوں میں اس ناز وانداز سے گھس جایا کریں گے کہ جنت کی حوریں بھی ان پر رشک کیا کریں گی، یہ موت کے پیچھے بھاگنے والے ہوں گے جس طرح اہلِ ہوس زندگی کے پیچھے بھاگ رہے ہوں گے۔ موت اُن سے خوف کھائے گی جن سے دنیائے کفر خوف کھاتی ہوگی۔

اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب کے نظام اور اس کی شریعت کو دنیا میں نافذ کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ ہم نے یہ کتاب یوں ہی نہیں اتاری اور نہ ہی ہم نے اس دنیا کو عبث پیدا کیا ہے۔ اس کا ایک مقصد ہے، اس کتاب کو اور انبیاء کو بھیجنے کا ایک مقصد ہے کہ دنیا میں موجود ہر نظام کو مٹا دیا جائے۔ جس رب نے یہ دنیا بنائی اسی کا نظام انسانیت کی کامیابی کا ضامن ہے، اسی کی طرزِ زندگی دنیا میں چلنی چاہیے، ورنہ ہر طرف تباہی پھیل جائے گی، ہر طرف بربادی کا راج ہوگا، جب نظام ہی ظالمانہ ہوگا تو خلقِ خدا کو کیونکر انصاف مل سکے گا، ظالم حکمرانی کریں گے، کمزوروں کو کیڑے مکوڑوں کی طرح کچل دیا جائے گا، اس لیے اس دنیا میں اسی کتاب کا نظام نافذ ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن اہلِ کشمیر کو جہاد پر بلا رہا ہے۔ کشمیر کے مسلمانوں کو شہیدوں کا خون غیرت دلا رہا ہے، اس جہاد کو از سرِ نو کھڑا کرنے کے لیے، آزاد قبائل کی سرزمین سے کشمیر کی آزادی کے لیے، سرینگر کے لال چوک پر اسلام کا پرچم لہرانے کے لیے، آزاد افغانوں کی دھرتی سے مقبوضہ ہندوستان کی آزادی کے لیے......تاریخ خود کو دہرانے والی ہے۔ سرزمینِ افغان سے ہندستان کی طرف قافلے رواں دواں ہیں......کسی خفیہ اشارے پر نہیں، کسی حکومتی پالیسی کی بنیاد پر نہیں......صرف اللہ کا حکم مانتے ہوئے، صرف اسی کے بھروسے پر......غزنوی وغوری کی یاد تازہ کرنے کے لیے......اورنگ زیب وابدالی کے روندے ہوئے راستوں کو پھر سے روندنے کے لیے......دہلی میں کھڑے قطب مینار کی عظمت مسلمانوں کو واپس دلانے کے لیے......دہلی کے لال قلعہ پر اسلام کا جھنڈا پھر سے لہرانے کے لیے......اور دہلی کی جامع مسجد کے منبر پر امیر المومنین کا خطبہ پھر سے گونجنے کے لیے......نہیں، نہیں......یہ کسی شاعر کا خواب نہیں!......یہ ان اللہ والوں کا خواب ہے جنھوں نے اپنے رب کی مدد سے اس سے پہلے خوابوں کو بھی سچّی تعبیر دی ہے......افغان سرزمین پر روس جیسی سپر پاور کو ذلت کی شکست کا خواب......اس کے بعد اللہ کی سرزمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے کا خواب......عالمِ اسلام کے بچے بچے کی زبان پر امیر المومنین کا لفظ عام کرنے کا خواب......اور اس کے بعد فرعونِ وقت امریکہ کی طاقت کا گھمنڈ اسی سرزمین پر چکنا چور کر دینے کا خواب......!!!

اے کشمیر کے غیور مسلمانو! اے توّے ہزار شہیدوں کے وارثو! اے ہندوستان میں بسنے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامو! یہ دور سچّے خوابوں کا دور ہے......ان خوابوں کی سچّی تعبیر کا دور ہے......یہ اسلام کی سربلندی اور کفر کے ٹوٹ کر بکھر جانے کا دور ہے۔ سو یقین جانئے! ہم اور ہمارے ساتھی کشمیر و دہلی پر اسلام کا پرچم لہرانے کے خواب دیکھ رہے ہیں......ہندو حکمرانوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لاتا ہوا دیکھ رہے ہیں......آیئے آپ بھی ان قافلوں کے راہی بن جایئے......سرزمینِ خراسان میں ہی اپنا مسکن بنا لیجیے......کشمیر کی آزادی اور بھارت کی بربادی کا خواب، آزاد سرزمین پر رہ کر ہی سچّا ہو سکتا ہے......آزاد جہاد کے لیے آزاد سرزمین......! آیئے اس قافلے میں شامل ہو جایئے!!!

یاد رکھیے! جہاد کے بغیر اسلام آزاد نہیں ہو سکتا، کفر کی قوت توڑے بغیر اسلام کا غلبہ ممکن نہیں۔ فریادوں، قراردادوں، منتوں اور سماجتوں سے قوموں کو آزادیاں نہیں ملا کرتیں۔ قتال کا راستہ چھوڑ کر خالی مظاہروں اور دھرنوں کی وجہ سے بھلا ظالم کو کیا ضرورت کہ وہ آپ کی فریاد سنے۔ ہمارا دشمن تو مذاکرات کی بات ہی اس لیے کرتا ہے، جب اس پر جہادی ضربیں لگتی ہی، اس کی طاقت کا غرور خاک میں ملتا ہے۔ وہ یہ سمجھ جاتا ہے کہ مسلمانوں میں اتنی قوت ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکیں، لہٰذا وہ ہم سے طاقت سے لڑتے ہوئے ڈرتا ہے۔ اس کو ہماری تاریخ کا علم ہے، چنانچہ وہ مکاری وعیاری سے کام لیتا ہے، ہمیں امن کا درس دیتا ہے، جمہوری طریقوں سے اپنے مطالبات منوانے کی تلقین کرتا ہے، حالانکہ انہی جمہوری طریقوں سے تو ان ظالموں نے تمام عالمِ اسلام کو اپنا غلام بنایا ہوا ہے۔

یاد کیجیے! جموں وکشمیر کے چپے چپے کو آپ کے اور ہمارے پیاروں نے اپنی جوانی کے لہو سے گلزار بنایا ہے۔ لہٰذا اس جہاد کو جاری رکھا جائے گا......جو وعدے اپنے شہید ساتھیوں سے کیے تھے اللہ کی مدد سے ان کو پورا کیا جائے گا......وہ عہد و پیمان جو برفانی راتوں میں باندھے گئے ان کو نبھایا جائے گا......نفاذِ شریعت تک......کشمیر کے گلشن پر اسلامی نظام کی بہاریں لانے تک......شریعت یا شہادت تک......!!!

زورِ بازو آزما شکوہ نہ کر صیاد سے
آج تک کوئی قفس ٹوٹا نہیں فریاد سے

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

رجب ۵، ۱۴۳۵ھ

☆☆☆☆☆

19 جون: صوبہ ہلمند......ضلع مارجہ میں......مجاہدین کے لگا تار دو حملوں میں 7 فوجی ہلاک......6 زخمی

مدارس کے طلبہ کے نام پیغام

شیخ خالد حقانی حفظہ اللہ

اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ نے آج کے دور میں آپ کو اس دین اور جہاد کے واسطے ایک عزت عطا فرمائی ہے، اس لیے اس فریضے کو نہیں بھلانا، ہمیں اپنی نسبت اصحاب صفہ سے مضبوط کرنی چاہیے، جن کے بارے میں منقول ہے:

وکانوا یخرجون فی کل سریة بعثھا رسول اللہ

''اور ہر ایک سریہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے (اس میں) نکلتے تھے''۔

آج یہ آپ کا فریضہ ہے کہ آپ امت کو اس دلدل سے نکالیں، آج آپ کا فریضہ ہے کہ آپ اس غلام امت کو اس غلامی سے نکالیں......اس لیے کہ اس کا فارمولا آپ کے پاس ہے۔ یہ فلسفہ آپ کے پاس ہے، آزادی کا یہ فارمولا افلاطون اور سقراط کے فلسفے میں نہیں ہے۔ وہ فقط نفس کی غلامی اور خواہشات کی بندگی ہے، اس فلسفے کے علم برداران چاند پر بھی چڑھ جائیں تو بھی وہ خواہشات کے غلام ہوتے ہیں اور غلامی کا قلادہ ان کے گلے میں ہوتا ہے، وہ ایٹم بم بھی بنائیں تو ان کا ایٹم بم بھی غلام ہوتا ہے، وہ تخت پر بیٹھے غلام ہوتے ہیں جب کہ آپ فرش پر بیٹھے آزاد ہو، بھوکے سوئے آزاد ہو، آپ کے سامنے پڑی کتابیں آزادی کا فلسفہ ہے تو آپ آزادی کی علامت ہو، ایک نظریہ ہو، ایک فکر ہو۔

اس لیے میرے بھائی! جس عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ عزت بخشی ہے اس سے ادھر اُدھر عزت تلاش کرنا بے وقوفی ہوگی! لہٰذا جہاد فی سبیل اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ علم ہم پر حجت بن جائے کیونکہ اس علم سے مقصود عمل ہے اور علم پر عمل آج مفقود ہے۔

نصف دین معطل کیا گیا ہے، اجتماعی معاملات، سیاسیات اور عقوبات میں ہم مغرب کے مقلدین بن گئے ہیں اور صرف اس پر خوش ہیں کہ موجودہ جمہوری نظام میں داخل ہو کر ہم اسلامی قوانین بنانے کی ناکام کوشش کریں۔ العیاذ باللہ! قوانین بنا سکتے ہیں یہ خود ایک غیر اسلامی کلمہ اور غیر اسلامی فعل ہے۔

چودہ سو سال سے دین کا ہر ہر حکم خود ایک واجب الاطاعت قانون ہے نہ یہ کہ یہ قوانین بنائے جائیں گے، ہم تو ان احکام کی قانونیت ان کی ذاتی صفت مانتے ہیں جو کسی صورت ان احکامات سے جدا ہونے والی نہیں ہے......لیکن اسلامی جمہوریت میں یہ احکامات قوانین بنائے جاسکتے ہیں اگر دو ایوانوں کی اکثریت اس کو پاس کرے اور پھر صدر توثیق کے دستخط کر دے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس معیار پر تولنے سے پہلے اسلامی احکامات کی قانونی کوئی حیثیت نہیں ہے البتہ یہ قانونی تجاویز ہیں جس پر ایوان غور کر سکتا ہے، اور پھر تین دفعہ وطنِ عزیز میں شریعت بل پیش کیا گیا اور تین دفعہ مسترد کیا گیا۔ کیا یہ اسلامی احکامات کی کھلم کھلا توہین نہیں ہے؟ آج آپ کے سامنے پڑی فقہ اور حدیث کی کتابوں میں مندرج احکامات ہم سے یہ شکوہ کرتے ہیں کہ کیوں اس کی معرفت کے بعد بھی ہم ان کا دفاع نہیں کرتے اور ان کو نافذ کوشش نہیں کرتے۔

دوسری طرف مظلوم امت کے افراد، میرے بھائی! آپ کے انتظار میں بیٹھے ہیں! کفار کی جیلوں میں محبوس بھائیوں اور بہنوں کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں! امریکہ، کیوبا، افغانستان، پاکستان اور دنیا کے دیگر ممالک میں ہمارے اسیر بھائی اور بہنیں آپ کو بلا رہے ہیں، فقہ کی کتابوں میں یہ عبارت: **امرأة مسلمة سبیت فی المشرق وجب علیٰ اھل المغرب تخلیصھا** میں مجھے اپنی بہن عافیہ کی تصویر نظر آرہی ہے اور وہ تصویر مجھ سے مدد طلب کر رہی ہے......سبحان اللہ! میرے بھائی! **ان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر** قرآنی خطاب یاد رکھو اور اس پر عمل کرو۔

میرے پیارے بھائی! جہاد کے لیے اعداد کی ضرورت ہے، اعداد مامور بہ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **واعدوا لھم مااستطعتم من قوة** حسبِ استطاعت تیاری واجب ہے۔ تربیت اور تیاری، جہاد کی بنیاد ہے اور ایمان کی علامت ہے۔ جب کہ احادیثِ مبارکہ میں وارد اعداد اور جہاد کے فضائل سے آپ خوب واقف ہیں۔

آپ کے بھائی مجاہدین قرآنی فیصلے پر عمل پیرا ہیں۔ افغانستان و پاکستان سمیت دنیا بھر میں شریعت کی بالادستی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ امتِ مظلومہ کے دفاع کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ علمائے کرام اور مساجد و مدارس کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

آؤ ان کے شانہ بشانہ احیائے خلافت کی عظیم جدوجہد میں شریک ہو کر اپنے علم کو عملی کرو اور علمائے ربانی کا حقیقی کردار ادا کرو۔

أَتُسْبَى الْمُسْلِمَاتُ بِكُلِّ ثَغْرٍ ......وَعَيْشُ الْمُسْلِمِينَ إِذَنْ يَطِيبُ

أَمَا لِلهِ وَالإِسْلامِ حَقٌّ ......يُدَافِعُ عَنْهُ شُبَّانٌ وَشِيبُ

فَقُلْ لِذَوِى الْبَصَائِرِ حيثُ كَانُوا...... أَجِيبُوا اللهَ وَيْحَكُمُ أَجِيبُوا

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

20 جون: صوبہ ہلمند ....ضلع گریشک......................مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ......................7 افغان فوجی ہلاک

(قسط چہارم)

اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلے کرنا

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ

اسلام کے ساتھ دوسرا دین قبول نہیں:

اگر علما یہ کہتے ہیں کہ موجودہ جمہوری عدالتی نظام اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قانون پر ایمان رکھتا ہے لہٰذا ان پر کفر اکبر کا حکم نہیں لگ سکتا، تو ان علما سے درخواست ہے کہ جن مفسرین کی تفسیر پیچھے بیان کی گئی ہے اس کو دوبارہ پڑھیں اور پھر دیکھیں کہ کیا موجودہ جمہوری نظام میں وہی باتیں نہیں پائی جاتیں جن کو اسلافِ امت نے کفرِ اکبر کہا ہے؟ نیز یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ کیا صرف زبان سے قرآن کو حق تسلیم کرنے کا نام ایمان ہے؟ ایک طبقہ زبان سے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتا ہے لیکن جس چیز کو قرآن نے کفر کہا، اس کو کفر نہیں مانتا، تو کیا یہ مسلمان ہوسکتا ہے؟ کیا یہ خود اپنے قول کی تردید نہیں کررہا؟ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ قرآن کی ساری آیات پر پکا ایمان رکھتا ہے لیکن کسی خاص بت کو سجدے کرنے، اس کو مقدس ماننے، اس کی تعظیم کرنے اور اس کے لیے جینے مرنے کی قسم کھانے کو کفر تسلیم نہ کرے تو کیا دنیا کا کوئی سرکاری عالم اس کو کفر سے بچا سکتا ہے؟

کیا ایسا ممکن ہے کہ کوئی شخص زبان سے کلمۂ طیبہ بھی پڑھتا ہو اور اس کے ساتھ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو بھی مانتا ہو؟ تو کیا اس کو مسلمان کہا جائے گا؟ ہرگز نہیں۔ کوئی بھی شخص ایک وقت میں دو دینوں کا اقرار کرے، یا اسلام کے مقابلے میں کسی بھی دین کو اختیار کرے، یا دوسرے کسی بھی دین کو اچھا سمجھے، وہ مسلمان نہیں ہوسکتا اور اس کا زبان سے اقرار معتبر نہیں ہوگا۔ جب کہ یہاں تو اس جمہوریت کی محافظ قوتیں (خصوصاً پارلیمنٹ، عدلیہ، فوج اور پولیس) اس دین جمہوریت کی حفاظت و وفاداری کا حلف اٹھاتی ہے، اس کا زبان سے اقرار بھی کرتی ہے اور ان کا عمل بھی اس کی تصدیق کررہا ہے۔ جب کہ اسلام کے بارے میں ان کا عمل بغض و عناد ظاہر کررہا ہے۔ یا کم از کم اسلامی شریعت کے نفاذ میں اس کی مخالفت اور اس کے نفاذ کو روکنے کے لیے ریاستی طاقت کا استعمال اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ اس آئین کا مخالف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اور جو کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے دین کا مخالف ہے اس کا حکم علمائے حق سے پوچھا جاسکتا ہے۔

چلئے ہم اور پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور سرکاری علما ہی کی بات مان لیتے ہیں کہ اس نظام کی محافظ قوتیں نفاذِ شریعت کے بارے میں بغض و عناد نہیں رکھتیں۔ لیکن اتنا تو آپ بھی مان لیجیے کہ ان کے دلوں میں اس جمہوریت کی محبت و تعظیم اس حد تک ہے کہ انہوں نے اس جمہوریت کو اللہ کے برابر قرار دے دیا۔ جس کو حرام (غیر قانونی) کردیا جائے اس کو غیر قانونی (حرام) مان لیا جاتا ہے، جس کو حلال و قانونی کردیا جائے وہ حلال ہوجاتا ہے۔ اس کی تعظیم، اس کا احترام، اس کی وفاداری اور اس کا دائرہ کار میں رہتے ہوئے تمام کام انجام دینے کی قسمیں کھانا...... یہ بغیر محبت کے کیسے ہوسکتا ہے؟

آیئے دیکھتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں اس محبت و تعظیم کے بارے میں کیا کہا گیا ہے جو غیر اللہ کو اللہ کے برابر کردے۔

غیر اللہ کو اللہ کے برابر درجہ دینا:

قرآن کریم نے ایسا کرنے والوں کے بارے میں فرمایا:

إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (الشعراء: ۹۸)

''جب ہم تم کو رب العالمین کے برابر کرتے تھے''

یہ اہلِ جہنّم کے آپس میں جھگڑے کا بیان ہے جو وہ جہنّم میں جانے کے بعد اپنے قائدین سے کریں گے!

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

''جہنمی اپنے قائدین سے جھگڑا کریں گے اور کہیں گے، تمہارے حکم کی ہم نے اس طرح فرماں برداری کی جس طرح رب العالمین کے حکم کی فرماں برداری کی جاتی ہے، اور ہم نے رب العالمین کے ساتھ تمہاری عبادت کی''

(تفسیر ابن کثیر)

امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''عبادت میں یہ جہنمی، ان (قائدین) کا حق ثابت کیا کرتے تھے''

(بیضاوی، تفسیر آیت ھذا)

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ''مدارج السالکین'' صفحہ ۲۶۰ پر فرماتے ہیں:

فصل: وأما الشرک فھو نوعان: أکبر وأصغر۔ فالأکبر لا یغفرہ اللہ الا بالتوبۃ منہ، وھو أن یتخذ من دون اللہ ندا یحبہ کما یحب اللہ وھو الشرک الذی تضمن تسویۃ آلھۃ المشرکین برب العالمین...... الی أن قال...... فذکر الھہ ومعبودہ من دون اللہ

''شرک کی دو قسمیں ہیں: شرکِ اکبر، شرکِ اصغر

شرکِ اکبر: جس کو اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے معاف نہیں کریں گے، وہ یہ ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو شریک بنالے، اس سے ایسی محبت کرے جیسے اللہ تعالیٰ سے محبت۔ اس شرک کے ضمن میں وہ شرک آتا ہے جو مشرکین

20 جون: صوبہ کنڑ...............ضلع ناڑا...............مجاہدین کے پولیس چوکیوں پر حملے...............12 افغان فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک...............کئی زخمی

اپنے بتوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دیتے تھے، اسی لیے جہنّم میں وہ اپنے معبُودوں سے کہیں گے ﴿إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ''اللہ کی قسم! ہم صریح گمراہی میں تھے جب ہم تمہیں رب العالمین کے برابر درجہ دیتے تھے''۔ یہ (اللہ تعالیٰ کے برابر بنانا) ان کے اس اقرار کے باوجود تھا کہ اللہ تعالیٰ تنہا ہی ہر چیز کے خالق و مالک اور رب ہیں۔ اس اقرار کے باوجود کہ ان کے معبُود نہ کچھ پیدا کر سکتے ہیں، نہ کسی کو رزق دے سکتے ہیں، نہ کسی کو مار سکتے ہیں، نہ کسی کو زندہ کر سکتے ہیں۔ اپنے معبُودوں کو اللہ تعالیٰ کے برابر کرنا صرف ان معبُودوں کی محبت اور عظمت کی وجہ سے تھا......مشرکین اپنے معبُودوں سے اللہ تعالیٰ سے زیادہ محبت کرتے ہیں......اگر ان کے معبُودوں کی توہین کی جائے تو یہ بپھرے ہوئے شیر کی طرح غضب ناک ہوجاتے ہیں، لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی توہین کی جائے تو اتنا غصہ نہیں ہوتے''۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''دنیا میں اکثر مشرکین اسی قسم کے شرک میں مبتلا رہے ہیں''۔

جمہوریت دراصل اسی شرک کی دعوت دیتی ہے۔ اگر آپ کسی جرنیل یا جج سے پوچھیں کہ اس دنیا کا خالق و مالک، رب اور رازق کون ہے؟ تو یقیناً اس کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ! لیکن جب اسے کہا جائے کہ پھر اس جمہوری عدلیہ اور آئین ساز اسمبلی کو اللہ تعالیٰ کے برابر بلکہ اللہ تعالیٰ سے بڑا کیوں ثابت کرتے ہو؟ قرآن کے قانون کو اس وقت تک فیصلے کے قابل کیوں نہیں سمجھتے جب تک کہ غیر اللہ (پارلیمنٹ) کی جانب سے اس کو منظوری نہ مل جائے؟ اسی طرح فوج و پولیس سے پوچھا جائے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حدود (مثلاً کوڑے مارنا، سنگسار کرنے) کا مذاق اڑانے پر غضب ناک نہیں ہوتے، لیکن اگر جمہوری آئین کی رِٹ کو چیلنج کیا جائے تو تم بپھرے ہوئے شیر کی طرح غرّانے لگ جاتے ہو اور تمہاری ساری قوت اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوتی ہے؟ پھر تم اپنے ہی ہم وطنوں اور کلمہ گو مسلمانوں کو ڈنڈوں، آنسو گیس اور طیاروں اور توپوں سے مارنے لگ جاتے ہو!

اے علمائے حق! اگر یہ آئین ساز اور عدلیہ اب بھی شرکِ اکبر میں مبتلا نہیں تو پھر شرکِ اکبر کس کو کہتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منصف (فیصلہ کرنے والا) بنائے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّىَ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً (النساء: ۶۵)

''سو قسم ہے تیرے رب کی! وہ مومن نہ ہوں گے، یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے کے بارے میں دل میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور قبول کریں خوشی سے''۔

امام ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے کسی ایک کا رد کردے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات میں سے کسی ایک کا رد کرے، وہ اسلام سے خارج ہے، خواہ شک کی بنا پر رد کرے یا قبول نہ کرے یا قبول کرنے سے رک جائے، اور یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس مسلک کے صحیح ہونے کو ثابت کرتی ہے جس کے تحت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو مرتد قرار دے کر ان کو قتل کیا اور ان کی اولاد کو غلام بنایا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمادیا کہ جو کوئی بھی اپنے فیصلے اور قانون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد نہ کرے وہ اہلِ ایمان میں سے نہیں ہے''۔ (احکام القرآن للجصاص؛ ج:۳، ص:۱۸۱)

امام ابوبکر جصاص رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں کو بھی رد کرنے والوں کے ساتھ بیان فرمارہے ہیں جو اس کو قبول کرنے سے رک جائیں۔ سو جو ۶۵ سال سے نفاذ شریعت سے رکے ہوئے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حَکَم (فیصلہ کرنے والا) بنائے بغیر ایمان ممکن نہیں۔ یعنی منافق لوگ کیسے بے ہودہ خیال میں ہیں اور کیسے بے ہودہ حیلوں سے کام نکالنا چاہتے ہیں، ان کو خوب سمجھ لینا چاہیے۔ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جب تک یہ لوگ تم کو اے رسول! اپنے تمام چھوٹے بڑے، مالی جانی نزاعات میں منصف اور حاکم نہ جان لیں گے کہ تمہارے فیصلے اور حکم سے ان کے جی میں کچھ تنگی اور ناخوشی نہ آنے پائے اور تمہارے ہر ایک حکم کو خوشی کے ساتھ دل سے قبول کرلیں گے، اس وقت تک ان کو ہرگز ایمان نصیب نہیں ہوسکتا، اب جو کرنا ہو سوچ سمجھ کر کریں'' (تفسیر عثمانی)

کیا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف ربیع الاول کے مہینے میں نبی مانتے ہیں؟ سیرت النبی کی بڑی بڑی محفلیں، نعتیہ پروگرامات اور علمی مناظرے......لیکن جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معاملات میں حَکَم اور جج بنانے کا وقت آتا ہے تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے قانون سے فیصلے کرانے چلے جاتے ہیں اور اسی قانون کے تقدس، وفاداری اور پس داری کی قسمیں کھاتے ہیں۔ نبی پر یہ کیسا ایمان ہے؟ محسنِ انسانیت کے احسانوں کا بدلہ چکانے کا یہ کون سا انداز ہے؟ ختم نبوت پر یہ کیسا ایمان ہے؟ کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی شریعت کو عدالتوں سے نکال کر، نظام زندگی سے نکال کر، قادیانی اور اس کے آقاؤں کی عدالتوں پر ایمان ہے؟ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کا بنایا طرز زندگی دنیا میں رائج ہے؟ اے غلامانِ مصطفیٰ! سوچئے! کبھی تو سوچئے......دل پہ ہاتھ رکھ کر

21 جون: صوبہ ہلمند......ضلع نادعلی......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک نیٹو ٹینک تباہ......6 نیٹو اہل کار ہلاک

سوچیے...... یہ کیسی وفا ہے؟ یہ کیسی محبت ہے؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر میدان اور شعبہ میں نبی مانے بغیر اس امت کی کشتی منزل پر نہیں پہنچ سکتی! یہ ذلت جو اس امت پر دو سو سال سے مسلط ہے، اس وقت تک نہیں دور ہو سکتی جب تک کہ ہماری زندگیاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے لیے داؤ پر نہ لگا دی جائیں۔ نیز شریعت کے کسی بھی حکم کو تسلیم نہ کرنا، اس کی ادائیگی کو ممنوع قرار دینا، شریعت کی نظر میں دین سے پھر جانے کے زمرے میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيداً (النساء: ۶۰)

''کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے اس کتاب پر جو آپ پر نازل کی گئی اور اس پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی، وہ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے مقدمے طاغوت کے پاس لے جائیں حالانکہ ان کو یہ حکم کیا گیا ہے کہ وہ ان (طاغوتوں) کا انکار کریں، اور شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ ان کو بہت دور تک گمراہ کر کے رکھ دے''۔

اس آیت کی تفسیر میں امام ابن جریر طبری، امام قرطبی اور ابواللیث سمرقندی رحمہم اللہ نے یہ روایات نقل کی ہیں:

''شعبیؒ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک منافق اور یہودی کے مابین کوئی تنازع ہوا، تو یہودی نے اس منافق کو فیصلے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کو کہا، کیونکہ یہودی کو معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رشوت نہیں لیتے ہیں۔ اور منافق نے اس یہودی کو کہا کہ فیصلہ تمہارے حکام (یعنی یہودیوں) سے چل کر کرتے ہیں، کیونکہ اس کو علم تھا کہ یہودی حکام فیصلے کرنے میں رشوت لیتے ہیں۔ چنانچہ جب ان دونوں میں اس بات پر اختلاف ہوا تو دونوں قبیلہ جہینہ کے ایک کاہن کے فیصلہ کرانے پر متفق ہو گئے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی''۔

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک منافق جس کا نام بشر تھا اور یہودی جس کا نام زفر تھا، میں کسی بات پر تنازع ہوا، تو یہودی نے کہا کہ ہمارے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور منافق نے کہا کہ نہیں کعب بن اشرف سے چل کر فیصلہ کراتے ہیں۔ اور یہی (کعب بن اشرف) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے طاغوت کا نام دیا ہے، یعنی سرکشی کرنے والا۔ لیکن یہودی فیصلے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کہیں اور جانے پر تیار نہیں ہوا۔ جب منافق نے یہ صورت حال دیکھی تو وہ اس یہودی کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ چنانچہ (تنازع کی تفصیل سننے کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ جب یہ دونوں باہر نکلے تو منافق نے کہا کہ میں اس فیصلے پر راضی نہیں ہوں، تم میرے ساتھ ابوبکر کے پاس چلو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اس یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ جب یہ دونوں باہر نکلے تو منافق نے کہا کہ میں اس فیصلے پر راضی نہیں ہوں، اس لیے تم میرے ساتھ عمر کے پاس چلو۔ چنانچہ یہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو یہودی نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، پر یہ راضی نہیں ہوا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منافق سے دریافت کیا کہ کیا ایسا ہی ہے؟ منافق نے کہا، جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، دونوں ٹھہرو میں آتا ہوں۔ چنانچہ آپؓ اندر گئے اور تلوار لی، پھر آ کر منافق کو تلوار کے وار سے ٹھنڈا کر دیا، اور فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے پر راضی نہ ہونے والے کا اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں۔ یہودی وہاں سے بھاگ گیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم فاروق ہو۔ اور جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا بلاشبہ عمر نے حق اور باطل کو الگ الگ کر دیا ہے''۔

اس واقعہ سے واضح معلوم ہوا کہ جو شخص کلمے کا دعویٰ بھی کرتا ہو، اس کے باوجود قرآن وسنت کے فیصلے پر راضی نہ ہو تو اس کی سزا قتل ہے۔

چنانچہ قرآن وسنت کے مطابق فیصلے کرانے کے لیے جب دعوت دی جائے تو مومنین کی شان قرآن نے یہ بیان کی ہے:

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (النور: ۵۱)

''بلاشبہ مومنین کا قول، جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی جانب فیصلے کے لیے بلایا جائے، یہی ہوتا ہے کہ وہ یہ کہیں کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے مان لیا۔ اور وہی کامیاب ہیں''۔

جب کہ منافقین کی پہچان قرآن نے یہ بتائی ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْاْ إِلَى مَا أَنزَلَ اللّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُوداً (النساء: ۶۱)

''اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس (کتاب) کی جانب جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تو آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے پہلوتہی کرتے ہیں''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

21 جون: صوبہ ننگرہار .... ضلع بٹی کوٹ .... مجاہدین کے حملے .... 2 افغان اور 2 امریکی اہل کار ہلاک

سورۂ احزاب کے سائے تلے مشابہت وبشارت

شیخ خالد حقانی حفظہ اللہ، مرکزی نائب امیر تحریک طالبان پاکستان

آئندہ ہم ان پر حملے کریں گے،ان میں ہم پر حملے کی جرات نہیں ہو گی:

لشکر کفار کے بھاگ کھڑے ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مومنین کے ساتھ کیا ہوا فتح کا وعدہ پورا ہوا، کفار کے خلاف اس عظیم اور تاریخی فتح کے مبارک موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کو ایک اور عظیم خوش خبری سنا کر ان کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا فرمایا :

الئن نغزوهم ولايغزونا ونحن نسير اليهم

''اب ہم ان سے لڑیں گے اور یہ ہم سے نہیں لڑیں گے اور ہم ان سے (جنگ) کے لیے جائیں گے''۔ بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خندق وہی الاحزاب۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے عین مطابق کفار مکہ کے حوصلے ٹوٹ گئے اور آئندہ انہوں نے آگے بڑھ کر مدینہ پر حملے کی جرات کبھی نہیں کی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر متواتر حملوں کا سلسلہ جاری رکھا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ فتح ہوا، کفر کا اتحاد ٹوٹ کر بکھر گیا اور یکے بعد دیگرے کفار کے علاقے مفتوح ہوئے اور ہر طرف اسلام کا علم لہرانے لگا، فالحمد للہ رب العالمین۔ اور اب صلیبی لشکر کی شکست وفرار کی احزاب کے شکست وفرار کے ساتھ واضح مشابہت سے ہم یہ نیک فال پکڑتے ہیں کہ ان شاء اللہ اب آئندہ ہم ان کے علاقوں پر حملے کریں گے اور ان کے ملکوں میں داخل ہو جائیں گے، ان میں آئندہ ہم پر حملوں کی اور ہمارے علاقوں میں داخل ہونے کی جرات نہیں ہوگی اس لیے کہ یہ شکست صرف امریکہ نہیں بلکہ پورے عالم کفر کی بدترین شکست ہے، الحمد للہ اس شکست نے مکمل جانی و مالی خسارے کے ساتھ ان کے حوصلوں کو بھی توڑ کر رکھ دیا ہے۔

دنیا کے کونے کونے سے فدائیانِ اسلام اور شیر صفت مجاہدین کی کارروائیاں اب بانگ دہل یہ صدائیں دے رہی ہیں کہ اب کفری اتحاد نیٹو کی شکل میں ہو یا اقوام متحدہ کی شکل میں اُس کے ٹوٹ کر بکھرنے کا وقت آ پہنچا ہے اور اب ان شاء اللہ اس ملحد صیہونی ادارے کی جگہ عظیم تر اسلامی خلافت کا قیام ہوگا اور شریعت کا پاکیزہ نظام اللہ کی زمین کو امن سے بھر دے گا اور ان دجالوں کا مکر وفریب ضائع اور بے کار ہوگا :

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْط وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُO فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗطاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَام(ابراهيم ۴۶، ۴۷)

''اور انہوں نے (بڑی بڑی) تدبیریں کیں اور ان کی (سب) تدبیریں اللہ کے ہاں (لکھی ہوئی) ہیں گو وہ تدبیریں ایسی (غضب کی) تھیں کہ ان سے پہاڑ بھی ٹل جائیں تو ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا ہے اُس کے خلاف کرے گا بے شک اللہ زبردست (اور) بدلہ لینے والا ہے''۔

بنوقریظہ کا بدترین انجام:

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًاج وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًالَّمْ تَطَؤُهَاط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا(الاحزاب: ۲۶، ۲۷)

''اور اہلِ کتاب میں سے جنہوں نے اُن کی مدد کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے اتار دیا اور اُن کے دلوں میں دہشت ڈال دی تو کتنوں کو تم قتل کر دیتے تھے اور کتنوں کو قید کر لیتے تھے اور اُن کی زمین اور اُن کے گھروں اور اُن کے مال اور اُس زمین کا جس میں تم نے پاؤں بھی نہیں رکھا تھا تم کو وارث بنا دیا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

لشکر کفار کے بھاگ کھڑے ہونے کے بعد اب یہود بنوقریظہ کو اپنی عہد شکنی کا مزہ چکھنا تھا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم پر جو جبریل علیہ السلام لائے تھے بنوقریظہ یہود کا محاصرہ کیا، وہ اپنے قلعے میں تھے اور باہر نہیں آتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلایا انہوں نے ان کو حکم دیا کہ وہ قلعوں سے اتر جائیں چنانچہ وہ اتر گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا کہ وہ فیصلہ کرے سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں ایک تاریخی فیصلہ سنایا جو سیرت اور احادیث کی کتابوں میں محفوظ ہے چنانچہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نزل اهل قريظة علىٰ حكم سعد بن معاذ فارسل النبى صلى الله عليه وسلم الىٰ سعد فاتى بحمار فلما دنا المسجدقال للانصار قوموا الىٰ سيدكم او الىٰ خيركم ۔فقال هولاء نزلوا

21 جون: صوبہ کنڑ.......................ضلع وانگام.......................مجاہدین نے بڑی کارروائی.......................9 ایف سی اور پولیس اہلکار قتل

علیٰ حکمک قال تقتل مقاتلتهم وتسبی ذراریهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قضیت بحکم الله وربما قال بحکم الملک۔بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ خندق وھو الاحزاب۔

''اہل قریظہ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر اتر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد کی طرف ایک قاصد بھیجا پس وہ ایک گدھے پر سوار لائے گئے (اس لیے کہ وہ زخمی تھے)، جب وہ مسجد کے قریب پہنچ گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا کہ اپنے سردار یا تم میں سے بہترین انسان کے لیے کھڑے ہو جاؤ......پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ آپ کے امر پر اتر گئے، حضرت سعد نے فرمایا ان میں سے لڑنے کے قابل تمام لوگوں کو قتل کرو اور ان کے اہل وعیال کو گرفتار کرو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا یا یوں فرمایا تم نے بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا''۔

بالکل اسی طرح یہود کا کردار ادا کرنے والی پاکستان کی مرتد حکومت وفوج کی تباہی وبربادی کی ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ ان شاء اللہ ان کا حال بنوقریظہ سے مختلف ہرگز نہیں ہوگا......مجاہدین ان کے مضبوط قلعوں اور اڈوں میں گھس گھس کر ان کو ماریں گے اور زنجیروں میں باندھ باندھ کر ان کو گرفتار کریں گے اور (الجزاء من جنس العمل کے مطابق) جس طرح انہوں نے ہمارے علما ومجاہدین کو سڑکوں پر گھسیٹ گھسیٹ کر شہید کیا ہے ہم بھی ان کو گلیوں میں گھسیٹیں گے اور چوکوں پر لٹکا کر نشان عبرت بنائیں گے۔ان شاء اللہ

یہود کے غلاموں کا مستقبل ہمیں بہت قریب نظر آ رہا ہے، یہ بدبخت اب حیران وپریشان ہیں کہ صلیبی لشکر کے واپسی کے بعد ہمارا کیا بنے گا؟ اور مختلف طریقوں سے اس جنگ سے جان چھڑانے کی کوشش کر رہے ہیں کبھی دھمکی اور کبھی مذاکرات کی دعوت اور کبھی امن اور معافی کی پیشکش..........لیکن اب کیا کیا جائے اس کمبل کا جس کو یہ چھوڑنا چاہتے ہیں لیکن کمبل ان کو چھوڑنے کے لیے کسی طور تیار نظر نہیں آتا۔

اب وہ جنگ جو انہوں نے ڈالروں کی چمک دیکھ کر امارتِ اسلامی اور قبائل میں موجود انصار ومہاجرین پر مسلط کر دی تھی خود ان کے گھروں میں داخل ہو چکی ہے، اس کی تپش نے ان کو جھلسا کر رکھ دیا ہے اور اب الحمدللہ وہ وقت نہایت قریب ہے کہ جب خراسان وہندوستان ایک ساتھ فتح ہو جائیں......

میرے عزیز بھائیو! پاکستان میں جاری جنگ دراصل مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوہ ہند والی پیشین گوئی کی مبارک جنگ ہے، اس لیے کہ پاکستان دراصل اسلامی ہند کا ہی حصہ ہے، حدیث مبارک میں اس پورے خطے پر ہند کا اطلاق آیا ہے، لہٰذا ہم اس بات پر نہایت فرحاں وشاداں ہیں کہ ہمیں ایک ہی وقت میں خراسان وہندوستان دونوں کی مبارک جنگوں کی فضیلت حاصل ہو رہی ہے، احادیث مبارکہ میں ان جنگوں کی بڑی فضیلتیں وارد ہو چکی ہیں (ان کے ذکر سے رسالے کا اختصار مانع ہے) اس جنگ میں ان مرتدین کا کردار یہود بنوقریظہ سے بدتر تھا لہٰذا ان کا انجام بھی ان سے ان شاء اللہ بدترین ہوگا، عنقریب مجاہدین ان کو زنجیروں میں باندھ باندھ کر گرفتار کریں گے اور سڑکوں پر گھسیٹ گھسیٹ کر ان کو قتل کریں گے انشاءاللہ۔

بنوقریظہ کے تمام لوگ گرفتار ہوئے، اور سات سو سے آٹھ سو کے درمیان تمام بالغ افراد قتل ہوئے، ان کے اموال غنیمت ہوئے، اسی طرح ان غداروں کا بھی انجام ہو گا۔

اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مبارک حدیث یاد آئی جس کو امام اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما الهند فقال لیغزون جیش لکم الهند فیفتح الله علیهم حتی یاتوا بملوک السند مغلغلین فی السلاسل فیغفرالله لهم ذنوبهم فینصرفون حین ینصرفون فیجدون المسیح بن مریم بالشام۔ (مسند اسحاق بن راهویه حدیث)

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ضرور بالضرور تمہارا ایک لشکر ہندوستان سے جنگ کرے گا پھر اللہ تعالیٰ ان کو فتح نصیب فرمائیں گے یہاں تک کہ وہ سندھ (ہند) کے بادشاہوں کو زنجیروں میں جکڑ کر لائیں گے پھر اللہ تعالیٰ مجاہدین کے تمام گناہ معاف فرمائیں گے پس وہ واپس ہو جائیں جب وہ واپس ہو جائیں گے پھر وہ شام میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو پالیں گے''۔

اس حدیث پاک میں کی گئی پیشین گوئی اور بنوقریظہ کے انجام کے عین مطابق ان شاء اللہ ان غداروں کا انجام ہونے والا ہے، جنگ احزاب کے موقع پر جس طرح غربت وافلاس کے مارے مسلمانوں نے بنوقریظہ کے اموال سے سیر ہو کر کھایا اسی طرح ان مرتدین کے اموال سے یہ غریب مجاہدین ان شاء اللہ خوب سیر ہو کر کھائیں گے اور جس طرح لشکروں کے جاتے ہی بنوقریظہ انجام بد سے دوچار ہوئے اور پھر مکہ مکرمہ فتح ہوا اسی طرح صلیبی لشکر کے جاتے ہی ہم کسی کافر ملک پر حملے سے قبل ان مرتدین کو دبوچ لیں گے۔ان شاء اللہ

22 جون: صوبہ لوگر.....................ضلع محمد آغہ.....................مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.....................3 امریکی فوجی ہلاک

میرے عزیزو! یہ فقط مشابہت کے قرینے کی وجہ سے ایک بشارت ہے جب کہ حقیقت کا علم اللہ ہی جانتا ہے......ہم اللہ سے خیر کی امید رکھتے ہیں اور اس کی دعا مانگتے ہیں،

وَلَا تَـايْـئَسُـوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّه لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْن

''اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کہ اللہ کی رحمت سے بے ایمان لوگ ناامید ہوا کرتے ہیں''۔

التجا:

میرے پیارے مسلمان بھائیو! اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہچان لیں، ہم کون ہیں؟ الحمدللہ ہم اس امت کا جزو ہیں، جس امت کو خیر الامم کہا گیا ہے......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **کنتم خیر امة اخر جت للنا س تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر** اور خیر الرسل کے امتی ہیں......ایک مسلمان کے لیے اپنی قوم، قبیلہ اور وطن پر فخر کرنے سے بڑھ کر فخر کی بات یہ ہے کہ وہ ایک مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان اور اسلام کے بہترین سرمایہ سے مالا مال کیا ہے اور اس کو فخر کرنا چاہیے کہ وہ اس نبی کے امت میں پیدا ہوا ہے، جس کی امت میں پیدا ہونے کی تمنا بعض انبیاء علیہم السلام نے بھی کی ہے۔قومیت آپ کو چند لاکھ افراد سے جوڑ سکتی ہے وہ بھی پھر آ گے قبیلوں میں جا کر تقسیم ہو جاتی ہے اور وطنیت ایک مخصوص رقبہ پر موجود لوگوں سے ہی جوڑتی ہے......جب کہ الحمدللہ ایمان اور اسلام مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک مسلمانوں کو باہم ایسے جوڑتا ہے کہ وہ ایک قوم اور ایک قبیلے کی مانند نہیں بلکہ ایک بدن کے مانند ہو جاتے ہیں بخاری شریف میں روایت ہے، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے:

تری المومنین فی تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم کمثل الجسد اذاشتکی عضو تداعیٰ له سائر جسده بالسهر والحمیٰ۔

''تم مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت اور نرم برتاؤ کرنے میں ایسا پاؤ گے جیسا کہ ایک جسم جب اس کا ایک عضو دکھتا ہے تو پورا جسم اس کے ساتھ شب گیری اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے''۔

ایک وقت تھا جب ہم دنیا پر حکومت کرتے تھے تو ایک مسلمان عورت کی فریاد پر عرب سے مسلمانوں کا سپہ سالار محمد بن قاسمؒ لشکر لے کر پورے سندھ اور ہند کو فتح کر لیتا ہے لیکن ہم آج جب اپنی حیثیت بھول گئے تو جانوروں سے بدتر کفار کے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں **اولئک کا الانعام بل هم اضل**......آج کل کے سیکولر اور سوشلسٹ لوگ جو ہمارے اوپر مسلط ہیں یہ تو ڈارون کے نظریہ پر یقین رکھنے والے ہیں جس کا نظریہ یہ ہے کہ انسان کی ابتدا بندر سے ہوئی ہے......تو جو قوم اپنے آپ کو اور ہمیں بندر کی اولاد تصور کرتی ہو کیا اس سے یہ توقع ممکن ہے کہ وہ ہمیں انسانی حقوق دے گی، وہ تو انسان کو آزادی کی آڑ میں جانوروں کی صف میں کھڑا کرتے ہیں......کیا کسی انسان کو مکمل طور پر خواہشات نفسانی کے حوالے کر دینا انسانی حق ہے یا حیوانی؟ لیکن آج انسانی حقوق کے علم بردار انسان کو درندوں کی صف میں کھڑا کر کے اسے وہ سب کچھ دیتے ہیں جو انسان ہونے کے ناطے کسی انسان کو ہرگز زیب نہیں دیتا، جنسی آزادی اور ہم جنس پرستی کے قانون پاس کرنے والے ممالک اور ان کے بڑے خدا اقوام متحدہ کو اس بات پر ناز ہے کہ انہوں نے انسان کو انسانی حقوق دیے ہیں لیکن درحقیقت یہ ڈارون کے انسان ملعون بندر کے حقوق ہیں نہ کے اشرف المخلوقات انسان کے۔

کل ایک مظلوم عورت کی خاطر پورے ملک پر حملے کرنے والے آج اتنے بے غیرت کیونکر ہو گئے کہ خود اپنی بیٹی کو چند ڈالروں کے عوض غیروں کے ہاتھوں فروخت کر دیتے ہیں اور اپنے ہی بھائیوں کو گمشدہ ولا پتہ کر دیتے ہیں، کوئی جانور بھی ایسے کردار کا نہیں سوچ سکتا، ہرن جیسا کمزور جانور بھی اپنے بچوں کے دفاع میں شیر کا شکار بننا قبول کرتا ہے لیکن جیتے جی اپنے بچے شیر کے حوالے نہیں کرتا، جاہلیّت اولیٰ کے تاریک دور میں بھی ایسی مثالیں نہیں ملتی جس میں لوگ اپنے بیٹوں کا سودا کرتے ہوں......کیا اس طرح کے کردار ادا کرنے والے اس باغیرت امت کے فرد ہو سکتے ہیں؟ جن میں محمد بن قاسم اور طارق بن زیاد جیسے سپہ سالار گزرے ہیں، کیا ان لوگوں کا اس قرآن سے کوئی تعلّق ہے جو ہمیں غیرت اور حمیت کا درس دیتا ہے؟ کیا ان کا اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی رشتہ ہے؟ جن کی غیرت اگر پوری دنیا پر تقسیم کی جائے تو ان سب سے بڑھ کر ہوگی......کیا ان کا ہمارے ان اسلاف سے کوئی رشتہ ہے جو ایک عورت کی خاطر ایسے لشکر بھیجتے جن کے قدموں کے غبار سے آسمان نظروں سے غائب ہو جاتا تھا؟ اگر یہ لوگ ہم میں سے نہیں تو پھر یہ کون ہیں اور یہ کہاں سے آئے ہیں۔

خلافت اسلامیہ کا انہدام اور مغربی جمہوریت کا قیام ایک ایسا امر ہے جس نے ہم کو اندھا اور بہرہ کیا جو ہمارے اندر غیروں کو لے آیا اور ہمیں یہ باور کرایا گیا کہ یہ ہم میں سے ہیں اور یہ ہمارے لیڈر ہیں لیکن درحقیقت وہ اغیار کے آلۂ کار، ان کے وفادار اور ہمارے قاتل تھے، ہمارے اوپر تسلط حاصل کر کے ہمارے ہی دفاع کے نام پر انہوں نے وہ سیاہ کارنامے انجام دیے جو اس قوم کا رہتی دنیا تک سر شرم سے جھکا کر رکھیں گے، خلافت کا فقدان ہر برائی کی جڑ ہے، امت میں تفرقہ پیدا کرنے اور ان کو مختلف جماعتوں اور گروہوں میں تقسیم کرنے کا واحد سبب ہے......اس لیے اب جب کہ کفری اتحاد ان شاء اللہ ٹوٹنے والا ہے، احزاب کفار واپس جانے والے ہیں اور ان کے حواری اپنے انجام کو

22 جون: صوبہ غور......ضلع تیورہ......ایک چوکی پر کارروائی......10 فوجی اہلکار ہلاک......متعدد زخمی

پہنچنے والے ہیں امت کے ہر فرد پر فرض ہے کہ وہ:

۱۔ اسلامی خلافت کے قیام کے لیے مکمل طور پر کوشش کرے اور اس کوشش میں اپنا حصّہ ڈالے چاہے وہ ایک عالم ہو، یا تاجر، زمین دار ہو یا ڈاکٹر اس لیے کہ اسلامی خلافت کا قیام ایک فریضہ ہے اور اس فریضے کے قیام کے بغیر ہم سب اللہ کے دربار میں گناہگار ہوں گے۔

۲۔ اس امر کے لیے امت میں اتحاد نا گزیر ہے، الحمدللہ آج دنیا کے کونے کونے میں جو تحریکیں اس نظام کے قیام اور کفری نظام کے خاتمے کے لیے جاری ہیں ان کے درمیان ایک مضبوط رسی امارت اسلامی افغانستان ہے جس پر تمام مجاہدین کو اعتماد ہے، اللہ تعالیٰ ان کو شرعی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین! اب پوری دنیا کے مسلمانوں کو اس امر کے لیے اتحاد کا مظاہرہ کرنا ہوگا اسلام وہ نقطہ ہے جو قوم وطن کے تفرقوں کو مٹا کر ہمیں باہم جوڑتا ہے، ہمارا تعلّق مشرق سے ہو یا مغرب سے ہم سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں، (اس لیے کہ اسلامی خلافت تب ہوتی ہے جب خلافت سے پہلے اسلامی تو ہو اور اسلامی کا لفظ ہم باوجود اس کے کہ کس قوم سے کس وطن سے اور کس زبان سے تعلّق رکھتے ہیں باہم جوڑتا ہے اور اسلام ہے جو نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی بلکہ مشرق والا مسلمان مغرب والے کا بھائی ہے اور مغرب والا مشرق والے کا اب ہم ایک ہیں اور ایک ہوں گے ان شاءاللہ)۔

۳۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے جس طرح عملی حرکت کی ضرورت ہے اسی طرح پوری قوت سے علمی حرکت کی ضرورت ہے کیونکہ اسلام ایک عملی منہج ہونے کے ساتھ ایک علمی منہج بھی ہے، پس علمائے کرام کو چاہیے کہ مسلمانوں اور خصوصاً مجاہدین کو اسلامی نظام کے تنفیذ کی ضرورت و اہمیّت اور اس کا صحیح طریقہ سکھائیں اور ساتھ ساتھ عملی تحریک بھی چلائیں۔

۴۔ چونکہ باطل نے اسلام کو مٹانے کے لیے اور اس نظام کو ختم کرنے کے لیے تلوار اٹھائی ہے پرامن طریقے سے اسلام کا مطالبہ کرنے والوں پر مساجد و مدارس پر چڑھائی کر کے ان کو رکوع و سجود کی حالت میں شہید کیا لہٰذا اب ان کے خلاف تلوار اٹھانا ناگزیر ہے اور اب تلوار ہی ہے جو اس دین کا دفاع کر سکتا ہے، اس لیے اب مسلح تحریک ہی چلانی ہوگی۔

۵۔ جیسا کہ اسلام کی بنیاد ایک کلمہ لا الہ الا اللہ پر ہے، اور کوئی بھی عمل بغیر لا الہ الا اللہ کے قبول نہیں ہوتا ہے، نماز صرف اللہ کے لیے پڑھی جائے تو قبول ہوتی ہے لیکن اگر کسی دوسرے کو بھی اس میں اللہ کے ساتھ شریک کیا جائے تو وہ نماز قبول نہیں ہو پاتی بلکہ الٹا وہ نماز اس کو جہنّم کے گھڑے میں ڈالنے والا عمل ہوگا، اسی طرح زکوۃ اور دوسرے اعمال بھی لا الہ الا اللہ کے معیار پر مقبول اور مردود ہوں گے، پس اسلامی نظام بھی لا الہ الا اللہ کے معیار پر ہی اسلامی ہوگا اگر ایسا نہیں تو پھر اسلامی نہیں ہوگا، اقوام متحدہ کے نام سے قائم کی گئی یہودی حکومت جو انا ربکم الاعلیٰ کی دعوے دار ہے اور اس کی تمام حکومتوں کے اوپر حکومت مسلّم ہے اس سے بغاوت کر کے اس کے خلاف لڑنا ہوگا کیونکہ اسلامی فکر ایک اسلامی حکومت کے اوپر کسی کفری حکومت کو ہرگز تسلیم نہیں کرتی، الاسلام یعلو و لایعلیٰ۔

۶۔ اس منزل کو طے کرنے کے لیے اپنی انفرادی زندگی میں دین کو لانا ہوگا اس لیے کہ اپنے بدن پر ہماری حکومت اختیاری ہے اگر ہم اپنے اس وجود میں اسلام کو نافذ کریں تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ ہم اجتماعی سطح پر اسلامی نظام کے نفاذ میں سچّے ہیں، کیونکہ قومی انقلاب شخصی انقلاب پر موقوف ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِم

آیئے! اب اس مقصد کے حصول کے لیے ایک ہو جائیں تا کہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین پر استقامت نصیب فرمائیں۔ آمین

اللهم منزل الکتاب، سریع الحساب، اهزم الاحزاب، اللهم اهزمهم وزلزلهم

لااله الا الله وحدة اعز جندة ونصر عبدة وغلب الاحزاب وحدة فلاشئُ بعدة

☆☆☆☆☆

22 جون: صوبہ کابل.......... ضلع سروبی.......... فوجی کانوائے پر مجاہدین کے حملے.......... 2 فوجی ٹینک اور 6 ٹینکر تباہ.......... 10 اہل کار ہلاک

(قسط اول)

اسلام میں ''نُصرت'' کا مفہوم

مولانا مسعود مصطفیٰ

الحمد لله الذی جعل کمال موالاته ونصرته، فی کمال إتباعنا لسیّد أهل النصرة لله حبیبه ومصطفاه، سیّدنا ومولانا محمّد صلّی الله علیه وآله وصحبه وسلّم وعلی اله وصحبه أجمعین أما بعد!

نصرت کے بہت سے پہلو ہیں اور شریعتِ اسلامیہ میں اس کا بہت بڑا مقام ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر بندہ مومن اس کو طلب کرتا ہے اور ہر لحہ اس تلاش میں رہتا ہے کہ ''نصرت'' سے مظفر و منصور ہو۔علمِ دین سے دوری، علمائے حق کی وعظ و مجالست میں عدم شرکت اور جہالتِ جدیدہ سے واسطہ ہونے کی وجہ سے عموماً ہمارا معاشرہ نصرت کی حقیقت اور طلبِ نصرت کے ذرائع سے بے بہرہ ہے۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت مسلمان جن مسائل سے دوچار ہیں، ان کا حل بجائے شریعت میں ڈھونڈنے کے'جو کہ اللہ تعالیٰ کی ''نصرت'' کے حصول کا سبب ہے' ایسے باطل طریقوں میں تلاش کرتے پھرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال ہونے کے بجائے اس کی نصرت سے دوری پیدا کرتے ہے۔یہی وجہ ہے کہ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق ہماری دعائیں اور اللہ کے راستے سے ہٹی ہوئی کوششیں مفید ہونے کی بجائے رائیگاں ثابت ہوتی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ اس مختصر سی تحریر میں ''نصرت'' کے ان معانی و مفاہیم کا ذکر کریں جو اللہ پاک کی نصرت کے نزول کا ذریعہ اور ظالم کی نصرت سے بچنے کا وسیلہ ہیں۔

نصرت کے معانی:

نصرت کا ایک معنی اللہ تعالیٰ کے دین اطاعت کرنا ہے، یعنی اوامر پر عمل کرنا اور نواہی سے بچنا ہے :

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ أَقْدَامَکُمْ (محمد:۷)

''اگر تم اللہ (اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ذریعے) مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا''۔

نصرت کا معنی غلبہ اور برتری بھی ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُونَ (آل عمران:۱۲۳)

''اور یہ (بات) محقق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو (جنگ) بدر میں غلبہ اور برتری عطا فرمائی حالانکہ تم بے سروسامان تھے۔اور اللہ سے ڈرو تاکہ شکر گذار بندے ہوجاؤ''۔

لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللَّهُ فِی مَوَاطِنَ کَثِیرَةٍ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا (سورة التوبة:۱۲۳)

''تم کو اللہ تعالیٰ نے (لڑائی کے) بہت مواقع میں (کفار پر) غلبہ دیا اور حنین کے دن بھی جب کہ تم کو اپنے مجمع کی کثرت سے مغرور ہوگئے تھے پھر وہ کثرت تمہارے لیے کچھ کارآمد نہ ہوئی''۔

نصرت کا معنی مدد کرنا بھی وارد ہوا ہے:

فَالَّذِینَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِی أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (سورة الأعراف:۱۵۷)

''(سو جو لوگ اس نبی موصوف) پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں''۔

نصرت کا معنی ظلم کا روکنا اور اس کو دور کرنا ہے:

أمرنا بعیادة المریض ونصرة المظلوم (سنن نسائی، کتاب الجنائز)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مریض کی عیادت اور مظلوم کی مدد (یعنی اس سے ظالم کا ظلم دور کرنے کا) حکم دیا''۔

نصرت کا شرعی مفہوم:

نصرت کی دو اقسام ہیں۔(۱) بندہ مومن کی اللہ تعالیٰ کی نصرت کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی بندہ مومن کی نصرت کرنا

بندہ مومن کی اللہ تعالیٰ کی نصرت کرنا:

وَلَیَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ یَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِیٌّ عَزِیزٌ (سورة الحج:۴۰)

''اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا بے شک اللہ زبردست غالب ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کی نصرت کرنا:

ونصر الله تعالی للعبد أن یقویه علی أعدائه حتی یکون هو

22 جون: صوبہ ہلمند .... ضلع سنگین .... مجاہدین کے حملے .... 21 فوجی ہلاک .... 12 زخمی .... 2 ٹینک تباہ

الظافر ويكون قائماً بإيضاح الأدلة والبينات ، ويكون بالإعانة على المعارف والطاعات ،وفيه ترغيب في الجهاد من حيث وعدهم النصر(تفسير الفخر الرازي / سورة الحج)

''(اس کی صورت یہ ہے کہ)اللہ تعالیٰ دشمنوں پر اتنی قوت عطا کریں گے کہ وہ بندہ (دشمن پر) کامیابی پانے والا اور واضح و مضبوط دلائل قائم کرنے والا ہوگا اور اچھائی و نیکی کے کاموں پر معاونت کرے گا''۔

اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندہ مومن کی مدد نہیں کرتا جب تک کہ بندہ خود اللہ تعالیٰ کی مدد نہ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (سورة محمد:۷)

''اگر تم اللہ (اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ذریعے) مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا''۔

هذا أمر منه تعالى للمؤمنين، أن ينصروا الله بالقيام بدينه، والدعوة إليه، وجهاد أعدائه، والقصد بذلك وجه الله، فإنهم إذا فعلوا ذلك، نصرهم الله وثبت أقدامهم، أي :يربط على قلوبهم بالصبر والطمأنينة والثبات، ويصبر أجسامهم على ذلك، ويعينهم على أعدائهم، فهذا وعد من كريم صادق الوعد، أن الذي ينصره بالأقوال والأفعال سينصره مولاه، وييسر له أسباب النصر، من الثبات وغيره (تيسير الكريم الرحمٰن في تفسير كلام المنان،سوره محمد)

''اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو حکم دیا ہے کہ وہ دین کو قائم کرکے، اس کی طرف دعوت دے کر اور کفار کے خلاف جہاد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی نصرت کریں اور اس سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ جب مومنین اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے گا اور ان کے قدم جمادے گا یعنی ان کے دل صبر، اطمینان اور ثابت قدمی کے ذریعے مضبوط کریں گے اور ان کے جسموں کو صبر عطا فرمائیں گے اور ان کی دشمن کے خلاف مدد کریں گے پس یہ ایک کریم ذات اور وعدوں کو سچ کردینے والے کی طرف سے وعدہ ہے۔ بے شک جو اللہ تعالیٰ کی نصرت اقوال اور افعال سے کرے گا تو ضرور ان کا مولیٰ ان کی مدد کرے گا اور ان کے لیے نصرت کے اسباب آسان فرمائے گا یعنی ثابت قدمی وغیرہ''۔

(يأيها الذين آمنوا)بمحمد عليه الصلاة والسلام و القرآن (إِن تَنصُرُواْ الله يَنصُرْكُمْ) إن تنصروا نبي الله محمداً عليه الصلاة والسلام بالقتال مع العدو ينصركم الله بالغلبة على العدو (وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ) في الحرب لكي لا تزول (تفسير ابن العباس،سوره محمد)

''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر ایمان لانے والو! اگر تم دشمن سے قتال کے وقت اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرو گے تو اللہ تعالیٰ دشمن پر غلبہ دے کر تمہاری نصرت فرمائے گا اور لڑائی میں تمہارے قدم جمادے گا تاکہ تم ثابت قدم رہو''۔

(إِن تنصُروا اللهَ)أي :تنصُروا دينه ورسوله (ينصُرْكم)على عدوِّكم(ويثبِّتْ أقدامكم) عند القتال (تفسير زاد المسير،سوره محمد)

''یعنی تم اللہ کے دین اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کرو گے تو وہ تمہاری نصرت تمہارے دشمنوں پر کرے گا اور قتال کے وقت تمہارے قدم جمادے گا''۔

اس پُر فتن دور میں اللہ تعالی کی نصرت کیسے ممکن ہے؟

اللہ تعالیٰ کی نصرت اہل اللہ کی نصرت کے نتیجے میں ہی ظہور پذیر ہوتی ہے، آج کل مسلمانوں میں دین کے نام پر بے دینی اور گمراہ کن عقائد پھیلائے جانے اور علمائے حق اور مجاہدین سے لوگوں کو متنفر کرنے کا ایک بڑا نقصان یہ ہوا ہے کہ اکثر لوگ دینِ اسلام کی نصرت کے بجائے جانتے بوجھتے ہوئے مخالفین اور دشمنانِ دین کی معاونت میں لگے ہوئے ہیں، اسی کے نتیجے میں جگہ جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا، عورتوں کی عزتیں سرعام پامال کی گئیں، املاک نیلام ہوئیں اور ایک نہ ختم ہونے والی قتل و غارت گری کا سلسلہ چل نکلا۔ لوگ مفسد کو مصلح اور مصلح کو مفلس جاننے لگے، سچ جھوٹ نظر آنے لگا اور جھوٹ حق کہلانے لگا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بعض ایسے بندوں کو دین حق پر قائم نہ رکھتا جنھوں نے اس کی راہ میں اپنی جانوں کی قربانیاں دے کر دین کو اپنی اصل شکل میں قائم و دائم رکھا اور ضائع ہونے سے بچایا، تو یقیناً ہم ایسی گمراہی اور فتنے میں جا پڑتے جس کا نتیجہ یقیناً کفر پر ہی منتج ہوتا۔

جب مسلمانوں کی زندگی میں ایسا وقت آجائے کہ دین میں غلط تشریحات عام ہو جائیں اور حق و باطل کو خلط ملط کرنے کی کوشش کی جانے لگے تو انہیں چاہیے کہ حق سے چمٹے رہیں، ایسے وقت میں مجاہدین اور علمائے حق کی نصرت کرنا اور ان کی کہی بات پر عمل کرنا واجب ہے، جب تک وہ شرعی حکم سے روگردانی نہ کریں، اور یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کہلاتی ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۹ پر)

23 جون: صوبہ ہلمند.........ضلع سنگین.........مجاہدین کے حملے.........26 فوجی ہلاک اور کئی زخمی.........مجاہدین کا 14 چوکیوں پر قبضہ

عصبیتوں میں گندھا ''یوم آزادی''

علی خان لغاری

لاٹھی کی ضرب سے کعبے میں بت ایک ایک کر کے منہ کے بل گر رہے تھے۔ صدیوں سے چھایا ابلیسی طلسم ٹوٹ رہا تھا۔ لات، منات، عزیٰ فہرست چلتی چلی جاتی ہے۔ پتھروں اور لکڑیوں سے تراشیدہ معبود، ایک کے بعد ایک، صفحۂ ہستی سے مٹ رہے تھے۔ دِلوں میں چھپے عصبیتوں کے اصنام پاش پاش ہو رہے تھے۔ حق کی روشنی سے نفرتوں کی دیواریں، نسلیت کی باڑیں اور قومیتوں کی سرحدیں مٹتی چلی جارہی تھیں۔ ایک نئے عالم کی پیدائش ہو رہی تھی۔ کون ہو؟...... کہاں سے ہو؟...... کس خاندان سے ہو؟ کی بنیاد پر محبتوں کے لائق اور نفرتوں کے مستحق گرداننے کا دور جا چکا تھا۔ اولادِ آدم کے لیے اپنے ربّ کے حضور سجدہ شکر بجا لانا ہی وجہ عزّ و شرف ٹھہرایا جا رہا تھا۔ اس منظر سے یہ سوال جنم لیتا ہے کہ آخر اللہ نے اپنے نبی کے لیے یہ کیوں لازم کر دیا کہ وہ قوم اور وطن پرستی کی جڑ کاٹنے پر اپنی قوتیں صرف کرے! اس کے معمولی سے بھی اظہار کو ''جاہلیّت کے بدبودار جملے'' کہے! اس بنیاد پر عزّ و شرف کے بیان کو ''اپنے پیروں کے نیچے'' بتا کر ذلیل کرے!

اس کی سیدھی سادی وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ وطن اور قوم پرستی امّت میں تفرقہ ڈالتی ہے۔ اس تفرقے کے نتیجے میں نیکی اور بدی کا تصور یکسر بدل جاتا ہے۔ برے اور بھلے کی جو تمیز ہر بشر میں رکھ دی گئی ہے اور جس کی وجہ سے سب انسان بھلائیوں کو جانتے ہیں اور غلط کاری کے وقت انھیں اندرونی طور پر اس کا خوب احساس ہوتا ہے کہ وہ غلط کام کر رہے ہیں؛ یہ نیکی اور بدی کا فہم قومیت کے فلسفے کو مانتے ساتھ ہی بدل جاتا ہے۔ یہ ایسے ہوتا ہے کہ وہ تمام چیزیں جو خلقِ خدا کی بھلائی سے متعلّق تھیں وہ ایکا ایکی قومی بھلائی National Interest میں محدود کر دی جاتی ہیں۔ یعنی اس فلسفے کو درست ماننے اور اپنانے سے قبل جسے نیکی اور بھلائی کہا کرتے تھے، وہ یک دم غداری کہلائی جانے لگتی ہے اور جو شے بے حمیّتی گردانی جاتی تھی، وہ اچانک عین دانش مندی تصور کی جانے لگتی ہے! اسے یوں سمجھیں کہ کسی کمزور قوم کو، بلا اشتعال، لوٹ مار کا نشانہ بنانا سبھی انسانوں کے نزدیک ناجائز اور ناروا جانا جاتا ہے لیکن اگر یہ عمل ایک طاقت ور قوم کے حق میں (In National Interest) جاتا ہو تو قومیت کا یہ فلسفہ اسے جائز ہونے (Legitimate) کی سند اس طاقت ور قوم کے جمہور کی مرضی سے (Democratically) فراہم کر دیتا ہے۔ اسی طرح کسی کمزور قوم پر ہونے والے ظلم و ستم اور دست درازی پر دم سادھے بیٹھے رہنا اور ''ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم'' کی تصویر ہو جانا فقط اس لیے جائز اور درست مانا جاتا ہے، کیونکہ مظلوم کی حمایت کے نتیجے میں ظالم کے ظلم و جور کا نشانہ خود کو بھی بننا پڑ جاتا ہے اور یہ قومی مفاد (National Interest) کے عین خلاف ہے۔ سپر پاور سے محض اس بنیاد پر لڑائی چھیڑ لینا کہ وہ ان معدنی وسائل پر اپنا حق جتلاتی ہے جو اس کی ملکی حدود سے بہت دور کسی کمزور قوم کے پاس ہیں کہاں کی ہوش مندی کہلائے گی۔ محض سچ، صداقت، حق اور دیانت دنیا چلانے کے لیے کافی نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ سچ، صداقت، حق اور دیانت اگر قومی مفاد (National Interest) میں ہے تو اس کے راگ ٹی وی چینلوں پر بھی الاپے جائیں گے لیکن اگر اس سچ کی قیمت پتھر کے دور میں دھکیلے جانے کی دھمکیوں کی شکل میں ادا کرنی پڑے تو پھر ایسی باتیں بچوں کی کہانیوں میں بیان کی جاتی ہیں قوموں کی زندگیوں میں البتہ منافقت، خود غرضی، بوالہوسی، طوطا چشمی، جھوٹ اور ابن الوقتی سے بڑھ کر کار آمد اور فائدہ بخش شے کوئی اور نہیں ہے۔ لہٰذا کسی جابر کے جبر اور کسی قاہر کے قہر کا نشانہ بننے والوں کی مدد اور نصرت سے دست کش ہونا اس فلسفہ قومیت کی روشنی میں عین دانش مندی اور کمالِ ذہانت کہلائے گی۔ ہاں! اس پرائے پھڈے میں ٹانگ اڑا بیٹھنا نری سفاہت اور حماقت ہوگی۔

یہ ہے وہ فساد جو ابلیسِ لعین زمین میں برپا کرنا چاہتا ہے۔ وطن پرستی کے خوش نما نعروں، جیوے جیوے کی صداؤں اور قومی ترانوں کی بجتی دُھنوں کے شور میں بلکتی، سسکتی انسانیت کی آہیں دب جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا کہ وہ اس مکروہ ذہنیت اور اس کے مظاہر کو کبھی تو ''جاہلیّت کے بدبودار جملے'' کہے اور کبھی اسے اپنے ''پیروں تلے'' ہونے کو بتا کر ذلیل کرے! اس فلسفے کے مقابلے میں ایک اور قوم اور ایک اور برادری تشکیل دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برادری کو خدا کے حقِ خدائی تسلیم کرنے کی بنیاد پر اٹھایا، پھر اسے خدا کے اس حقِ خدائی سے انکار پر کھڑی ایک دوسری برادری سے بھڑوا دیا۔ اس امّت کو یہ خوب خوب باور کرایا گیا کہ دیکھو! جھنڈوں کی کثرت اور نسلوں کا تفاوت تمہیں یہ دھوکا نہ دے کہ اس امّت کے مقابلے میں کئی ساری اُمم ہیں! کبھی اس فریب میں مت آ جانا کہ تیکھی ناک والے تو دشمن ہوئے، البتہ پھینی ناک والوں سے خدا کی اجازت سے تم خوب خوب یارانہ رکھ سکتے ہو اور ان کی محبتوں اور الفتوں کے گیت صبح و شام گا سکتے ہو! جس طرح تم خدا کے بھیجے ہوئے اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرنے کی وجہ سے ایک امّت ہو اور جغرافیائی سرحدیں تمہارے لیے کچھ معنی نہیں رکھتیں اسی طرح اس رسول کی رسالت پر ایمان نہ لانے والے بھی ایک اُمت ہیں! چاہے ان کے رنگ مختلف ہوں۔ چاہے ان کی زبانیں مختلف ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

23 جون: صوبہ ننگرہار.................. ضلع غنی خیل.................. بارودی سرنگ دھماکہ.................. 7 افغان فوجی اہل کار ہلاک.................. ایک فوجی گاڑی تباہ

وزیرستان سے فلسطین......ایک کہانی، ایک عنوان

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی امام المجاھدین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد:

ماہِ رمضان اپنے آخری عشرے میں داخل ہو چکا ہے، یہ قرآن کا مہینہ ہے، رحمت، مغفرت، دعاؤں کی قبولیت اور نصرتِ الٰہی کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ کی برکات سے مستفید فرمائے اور پوری امت مسلمہ کے لیے اسے رحمت و نصرت کا مہینہ ثابت کرے، آمین

میری محبوب امت کے عزیز مسلمانو! یوں تو شام و عراق سے لے کر افغانستان و شیشان تک امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک امتحان سے گزر رہی ہے، حق و باطل کے معرکے کو سر بھی کر رہی ہے، مگر رمضان کے اس مبارک مہینے میں فلسطین اور وزیرستان کے مکین آج شدید آزمائش سے دوچار ہیں۔ امت مسلمہ کے دلوں کی دھڑکن، عالم کفر کے ساتھ معرکے کا مرکز اور قبلۂ اول کی سرزمین فلسطین پر یہودیوں کا قبضہ عرصہ دراز سے مسلمانوں کی غیرتِ ایمانی کو للکار رہا ہے۔ مسجد اقصیٰ کی یہ سرزمین آج رمضان کے اس مبارک مہینے میں بھی لہو رنگ ہے، یہاں کے مکینوں پر خوف کے بادل چھائے ہوئے ہیں، یہودیوں کی بد ترین بم باری کی زد میں ہیں۔ گھر، سکون و آرام کی جگہ ہوتے ہیں، مگر یہاں نشانہ لے لے کر ان گھروں پر بم برسائے جا رہے ہیں، مائیں اپنے بچوں کی لاشیں اٹھا رہی ہیں اور بچوں کے سامنے ان کے ماں باپ کی خون میں ڈوبی لاشیں بکھری پڑی ہیں۔ ظلم کی انتہا ہے کہ صرف ایک دن میں پچھتر (۷۵) اور پانچ دنوں میں دو سو (۲۰۰) سے زیادہ شہادتیں ہوئیں، جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔

دوسری طرف انصار و مہاجرین کی سرزمین، وزیرستان بھی یہودیوں کے آلہ کاروں کے محاصرے اور بم باریوں کی زد میں ہے۔ پاکستانی فوج نے امریکہ کے ساتھ مل کر مشترکہ آپریشن شروع کیا، اپنی پوری قوت جھونک کر اس علاقے کا محاصرہ کیا اور پھر پاکستانی جنگی طیارے، ہیلی کاپٹر، توپ خانے اور ساتھ ساتھ امریکی جیٹ طیارے اور ڈرون بم باری کر رہے ہیں۔ روز یہاں کے بے گناہ مسلمان اپنے بچوں، ماؤں، بہنوں اور بھائیوں کی لاشیں اٹھا اٹھا کر دفن کر رہے ہیں۔ صرف ۱۵ رمضان کی رات ایک چھوٹے سے گاؤں میں کل ۳۸ بے گناہ مسلمان بم باری سے شہید کیے گئے، ان میں ۲۵ خواتین تھیں اور باقی بچے اور بوڑھے تھے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ رمضان ہے، سخت گرمی ہے، مگر اس حالت میں لاکھوں مسلمانوں کو در بدری پر مجبور کیا گیا۔ دین سے محبت کرنے والے وہ عوام، جو اپنے گھروں کے دروازے مہاجرین اور مہمانوں کے لیے ہر وقت کھلے رکھتے تھے، اپنے دستر خوان ہر وقت بچھائے رکھتے تھے، آج وہ شہروں میں بے آسرا، ایک جوڑا کپڑوں میں آنکھیں آسمان پر لگائے اللہ تعالیٰ سے فریاد کناں ہیں۔ قربان جاؤں ان کی عظمت اور خودداری پر، کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کی خاطر سب ظلم و ستم قبول کر لیا مگر ظالم کے آگے جھکنا، ظالم کے سامنے ہاتھ پھیلانا اور اس کی امداد لینا گوارا نہ کیا۔

جرم ایک ہے! میرے بھائیو! فلسطینی مسلمانوں کا گناہ اور وزیرستان میں محصور مہاجرین کا جرم ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننا اور امریکہ و یہود کی ربوبیت سے انکار ان کا گناہ ہے! فلسطین کے یہ مظلوم مسلمان یہود کی غلامی پر راضی نہیں اور وزیرستان میں بسنے والے مہاجرین وانصار یہودی ریاست کے کفیل امریکہ کی حاکمیت سے انکاری ہیں۔ فلسطین کی ارضِ مقدس پر غاصب یہودیوں کے سامنے سر نہ جھکانا ان فلسطینیوں کا جرم ہے، تو وزیرستان میں محصور امریکی بم باری کا نشانہ بننے والے ان معتوبین کا گناہ ان کا قافلۂ قدس ہونا ہے، کہ ان کا شعار ہے کہ نقاتل فی خراسان و عیوننا علی القدس...... ''ہم لڑ تو خراساں میں رہے ہیں مگر ہماری نظریں بیت المقدس پر ہیں''...... آخر اس کے علاوہ ان کا قصور کیا ہے کہ یہ یہود کے عالمی کفریہ نظام کے خلاف بغاوت اور خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے داعی ہیں۔

> تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ مسلمانوں کو لہولہان کر کے تم اپنا یہ ''پاکستان'' محفوظ بنا لو گے؟ رب کعبہ کی قسم! تمہاری خواہشوں کا یہ پاکستان اس طرح ہرگز محفوظ نہ رہ سکے گا! مسلمانانِ پاکستان کے پاکستان کو آباد کرنے، اسے خوش حال اور محفوظ کرنے کے لیے، جرنیلوں اور تم جیسے اللہ کے باغی حکمرانوں کو ذبح کرنا ضروری ہے۔ چوراہوں اور بازاروں پر ان جرنیلوں اور حکمرانوں کو پھانسی لگانی ہوگی، ان کے امن کو بدامنی اور ان کے تحفظ اور عدمِ تحفظ میں تبدیل کرنا ہوگا، اس لیے کہ میرے رب کا فیصلہ ہے کہ امن، خوش حالی، سکون صرف ان کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور غیر اللہ سے انکار کرتے ہیں!

23 جون: صوبہ بلمند......ضلع سنگین......مجاہدین کا راکٹ حملہ......ایک ٹینک تباہ......ٹینک میں سوار فوجی اہلکار ہلاک

سوال یہ ہے کہ پاکستان کے نظام سے یہاں کے مسلمانوں کا جھگڑا کیا ہے؟ یہاں کے مسلمان، فوج اور حکومت کے عتاب کا شکار کیوں ہیں؟ بار بار آپریشنوں کے ذریعے ان پر کیوں یہ ظلم وستم مسلط کیا جاتا ہے؟ پاکستان بھر میں جاری اس جنگ کا ایک ہی سبب ہے، مسلمانانِ پاکستان کا یہاں کی فوج اور حکمرانوں سے ایک ہی مطالبہ رہا ہے، اور وہ ہے لا الہ الا اللہ کے تقاضے پورا کرنا۔ یہ کشمکش اللہ تعالیٰ کی حاکمیت تسلیم کرنے یا نہ کرنے کی کشمکش ہے۔ مسلمانانِ پاکستان کا مطالبہ ہے کہ امریکہ کی ربوبیت سے انکار او راللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا علمی اقرار کرو! غاصب یہود اور ظالم صلیبیوں کی طرف بڑھنے والے مجاہدین کے رستے میں رکاوٹ نہ بنو! امارتِ اسلامی افغانستان کی پشت پر وار کرنے، اس کے ساتھ دھوکہ دہی اور غداری کا سلسلہ بند کر دو! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس خیر خواہانہ مطالبے پر لبیک کہا جاتا، امریکہ کے سامنے لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند کیا جاتا، ظلم وستم پر مبنی جابرانہ نظام سے یہاں کے مظلوم عوام کو خلاصی دی جاتی، نظمِ اجتماعی میں شریعت کی تنفیذ کی جاتی، مگر افسوس کہ یہاں کی فوج نے اللہ تعالیٰ سے بغاوت کا رستہ اپنایا اور امریکی غلامی میں دھنس کر شریعت کے راستے میں حائل ہوگئی۔ یہ فوج اسلام اور مجاہدین سے ۱۳ سال کی مسلسل جنگ کے بعد آج پھر سے امارتِ اسلامی افغانستان کی پشت پر وار کرنے اور امریکیوں کے احکامات کی بجا آوری کے لیے شمالی وزیرستان میں آپریشن کر رہی ہے، جو اصل میں امریکی آپریشن ہے۔

امریکہ کی نظر میں مجرمین، امت کے شہ سوار اور قافلہ القدس کے چند مجاہدین ۲۰۰۴ء میں، جب پہلی دفعہ وزیرستان کے علاقہ برمل میں داخل ہوئے تو امریکی آقاؤں کی طرف سے پاکستانی فوج کو ان ''مجرمین'' سے زمین صاف کرنے کا آرڈر آ گیا۔ احمق جرنیلوں نے ملک میں دودھ اور شہد کی نہریں بہانے کے بہانے ان اولیا اللہ پر ہاتھ ڈالا اور یہ سوچ کر آپریشن شروع کیا کہ خاموشی کے ساتھ چند افراد قتل کر کے ڈالر وصول کر لیں گے، معاملہ یہاں رک جائے گا اور ان کی وردیاں، جانیں اور عیاشیاں محفوظ رہیں گی۔ برمل آپریشن مکمل ہوا، شیخ عبدالرحمٰن کینیڈی اور شیخ ابو محمد ترکستانی رحمہما اللہ سمیت کئی مجاہدین کو شہید کیا گیا اور فوج نے فتح کا جھنڈا گاڑ دیا۔ مگر کیا یہ آپریشن آخری ثابت ہوا؟ تھوڑے ہی عرصے میں شکئی میں آپریشن کرنا پڑا، یہاں بھی ان مجاہدین کو ختم کرنے اور علاقہ ان کے خالی کرنے کا اعلان ہوا، پر کیا جہاد اور مجاہدین ختم ہوگئے؟...... وہ تو پھیلتے ہی چلے گئے...... فوج آپریشن کے بعد آپریشن کرتی گئی، جہاد اور مجاہدین پورے پاکستان میں پھیلتے گئے...... لاکھوں کی فوج، امریکی وسائل، آگ برساتے جیٹ طیارے، ڈرون کی تباہ کن بم باریاں، گرفتاریاں، مظالم کی طویل داستان...... مگر پھر بھی قافلۂ جہاد رکا نہیں، تھما نہیں، سست نہیں پڑا، بلکہ آگے بڑھتا گیا، یہاں تک کہ کراچی اور پنجاب میں بھی آپریشن کی باتیں ہونے لگیں...... کیا اس ملک کے جرنیلوں، حکمرانوں، سیاست دانوں اور دانش وروں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ یہ جہاد اور مجاہدین کیوں ختم نہیں ہو رہے؟ ان ٹوٹی پھوٹی بندوقوں والوں کے مقابلے میں ان کے بہترین منصوبے اور اعلیٰ سے اعلیٰ وسائل کیوں بے کار ثابت ہو رہے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی فوج اور حکمران ان بے سروسامان مجاہدین کے خلاف نہیں، بلکہ اپنے رب کے خلاف میدانِ جنگ میں اترے ہیں۔ یہ حکومت اور فوج اللہ رب ذوالجلال کے دین کے خلاف صف آرا ہیں...... وہ اللہ جو پاکستانی فوج اور اس کے آقا امریکہ کا مالک ہے۔ کیا ان کا یہ گمان ہے کہ یہ امریکہ کو رب مان کر اس کی حاکمیت نافذ کریں گے، امریکہ جہاں روکے وہاں سے آگے نہیں بڑھیں گے، جہاں مارنے کا حکم دے اُدھر خون کی ندیاں بہائیں گے اور جواب میں اللہ تعالیٰ کے لشکر، اللہ تعالیٰ کو اپنا رب ماننے والوں کی طرف سے کوئی آہٹ بھی نہیں سنیں گے؟ کیا ان کا یہ خیال ہے کہ یہ یہاں کے مسلمانوں کو لادینیت، کفر وارتداد، بدکاری اور بے حیائی کی طرف دھکیلیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بندے ان کے رستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے؟ کیا ان کی یہ خوش فہمی ہے، کہ یہ مسلمانانِ پاکستان پر ظلم وجبر کے پہاڑ توڑیں گے، نیک سیرت جوانوں کو پکڑ پکڑ کو جیلوں میں ڈالیں گے، ان کی تشدد زدہ اور مسخ شدہ لاشیں گرائیں گے، قوم کی بیٹیوں کو بیچیں گے، ملک میں آگ و بارود کی بارش برسائیں گے، اور اللہ ذوانتقام کی طرف سے ان کا ہاتھ روکنے کے لیے کوئی آگے نہیں بڑھے گا؟؟؟ اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا! یہ اللہ تعالیٰ کی سنت نہیں!!!

وَلَوْلاَ دَفْعُ اللّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الأَرْضُ وَلَـكِنَّ اللّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ (البقرۃ: ۲۵۱)

''اگر اللہ بعض کو بعض کے ذریعے دفع نہ کرتا تو زمین میں ضرور فساد پھیل جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہاں پر فضل فرمانے والا ہے''۔

یہی اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، ولن تجد لسنت اللہ تبدیلا۔

وزیرستان میں آپریشن کرنے اور کروانے والو! اہل ایمان پر آگ و بارود کی بارش برسانے والو! یاد رکھو! تم یہاں بھی اپنی نام نہاد فتح کے جھنڈے گاڑ دو، اِدھر میں ایسا ہی فتح کا اعلان کر دو جیسا کہ تم نے برمل میں کیا تھا...... پریس کانفرنسیں بلوا لو! جیسی تم سوات، محسود، اورکزئی، خیبر اور اُن دوسری جگہوں پر منعقد کرتے رہے ہو، جہاں تم نے آپریشن کر کے، اپنے جوانوں کو مردار کروا کے امریکہ سے کیری لوگر بل کی طرح رقوم بٹوریں۔ اللہ کی قسم! تم شمالی وزیرستان میں اپنی نام نہاد فتح کے دعوے خوب کر لو، مگر جلد یا بدیر تمہیں ملک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں آپریشن کی ضرورت محسوس ہونے لگے گی، گلی گلی میں تمہیں اپنے اجرتی قاتلوں کو اتارنا پڑے گا اور کوچے کوچے میں اپنے کرائے کے قاتلوں کی لاشیں تمہیں اٹھانی ہوں گی، ان شاء اللہ۔ 'اِدھر ڈوبے، اُدھر نکلے، اُدھر ڈوبے، اِدھر نکلے' کے مصداق یہ تمہاری طرح پیٹ اور شہوت کے پجاری نہیں، تنخواہ کے غلام

23 جون: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک ٹینک تباہ......سوار 8 فوجی ہلاک

نہیں، یہ مجاہدین تو اللہ تعالیٰ کے دین کے پاسبان ہیں۔ان کی جنگ حق اور باطل کی جنگ ہے۔ یہ معرکہ اسلام اور لادینیت کا معرکہ ہے،اللہ تعالیٰ کے غلاموں اور امریکہ کے کارندوں کا مقابلہ ہے،مظلوموں اور ظالم نظام کی کشمکش ہے، دجل وفریب اور سچّائی کی لڑائی ہے۔ یادرکھو!اس امر کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو!تمہاری جنگ بے آسرا اور کمزور مجاہدین سے نہیں، بلکہ تمہارا مقابلہ اُن کے رب کے ساتھ ہے، اُس رب قدیر کے ساتھ ہے جس نے اپنے دین کے غلبہ کا وعدہ کیا ہے۔ یہ مجاہدین نہ رہے تو اللہ کی قسم!اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں کو اٹھائے گا، ایسے گروہ کو تمہارے اوپر مسلط فرمائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمہیں مار مار کر مسلمانانِ پاکستان کو تمہارے ظلم اور تمہارے مسلط کردہ اس جنگی نظام سے چھٹکارا دلائے گا اور انہیں شریعت کی بہاریں دکھلائے گا!!!

ہمیں یقین ہے کہ شمالی وزیرستان آپریشن مجاہدین کی فتح کی تمہید ہے۔اے اللہ کے دشمنو!تم نے اپنے ہاتھوں اپنی قبر کھود لی ہے،تمہیں جو کرنا تھا کر چکے،اب نفاذ شریعت کے خلاف، امارتِ اسلامی افغانستان کی توسیع واستحکام کے خلاف تمہارا کوئی حربہ نہیں چلے گا۔تم نے اللہ والوں پر فوجی آپریشن کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور غلبۂ دین کی فرضیت پر یقین رکھنے والے ہر مسلمان کے ساتھ جنگ مول لی ہے۔ جنگ کی یہ آگ تم نے خود بھڑکا دی ہے، خود ہی پھیلا دی ہے، اب تم اس کو کبھی سمیٹ نہیں پاؤ گے، روک نہیں پاؤ گے۔ان شاءاللہ وہ دن دور نہیں جب قندھار سے کراچی اور کابل سے دہلی تک کلمۂ توحید کا پرچم لہرا رہا ہوگا۔اور یادرکھو!تمہارے اس ظالمانہ اور کفریہ نظام سے بغاوت کی دعوت، اس کے خلاف کھڑے ہونے اور اس کے لیے مارنے اور مرنے کی دعوت،حق کی دعوت ہے، ادائیگی فرض کی دعوت ہے۔ جہاد کی اس دعوت کو روک سکتے ہو تو روکو، کہ یہ روکنا تمہارے بس میں نہیں،کفر کے خلاف کھڑا ہونے،ظالمانہ نظام سے ٹکرانے،شریعت کے نفاذ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قیام کی دعوت روکنا چاہتے ہو تو روک کر دکھاؤ۔ اللہ کی قسم!یہ دعوت تو تمہارا آقا امریکہ تک ختم نہیں کر سکا،اس سے پہلے برطانیہ اور پھر روس بھی اس کے خلاف بند نہیں باندھ سکے۔تم بھی لاکھ سر ٹکراؤ، ناکامی اور نامرادی ہی تمہارا مقدر ہوگی......اس لیے کہ جہاد کی یہ دعوت، کتاب اللہ کی دعوت ہے، رب کریم کی دعوت ہے، اُس کتاب کی دعوت ہے جو گھر گھر میں موجود ہے، جو لاکھوں کروڑوں حفاظ کرام کے سینوں میں محفوظ ہے، بلکہ تمہاری چھاؤنیوں میں بھی موجود ہے،کوئی بھی دل کی آنکھوں سے کتاب اللہ کو پڑھے گا، وہ نصال حسن بن کر تمہارے اور تمہارے آقاؤں کے خلاف تمہاری ہی دی ہوئی بندوق اٹھالے گا اور امن وآشتی اور عالم گیر رحمت والے دین کے نفاذ کے لیے تم سے ٹکرا جائے گا، ان شاءاللہ!

اسلام اور جہاد کے دشمن، ڈالر اور روپوں کے پجاری، دجل ونفاق کی علامت نواز شریف اور اس کا مجرم ٹولہ بھی سن لے!تحفظ پاکستان کا بل، تم نے پاکستانی قوم کے تحفظ کی خاطر نہیں بلکہ اپنے مجرم ٹولے کے تحفظ کی خاطر بنایا ہے۔لاکھ قوانین بھی چاہے بنوالو!یہ نہ بھولو کہ ظلم وجبر، کفر ولادینیت کاشت کرنے والے کبھی خواب میں بھی تحفظ نہ دیکھ سکیں گے۔مسلمانانِ پاکستان کا تحفظ اسلام اور جہاد کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔مسلمانانِ پاکستان کے دین وعزت اور جان ومال کے تمہارے جیسے مجرمین سے تحفظ کے لیے ہی تو مجاہدین تم سے جنگ میں کودے ہیں۔ڈالروں کے پجاری جرنیلوں اور حکمرانوں سے مسلمانانِ پاکستان کو تحفظ فراہم کرنے والے تو مجاہدین ہی ہیں۔ یہ رات کو بستر پر لیٹتے ہیں تو اس تڑپ سے سو نہیں پاتے کہ ان کی قوم کیسے کیسے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے، کیسے کیسے مظالم کا شکار ہے،اس درد میں ان کی نیندیں غارت ہو جاتی ہیں، راتیں کروٹوں میں کٹتی ہیں، وہ اپنی قوم کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مزید تڑپ تڑپ کر مانگتے ہیں،صبح دم وہ ایک عزمِ مصمّم سے سارے عالم سے ٹکرانے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں کہ چاہے ان کے خون کی آخری بوند بھی بہہ جائے، چاہے قید خانوں میں ان پر تشدد کے پہاڑ بھی توڑ ڈالے جائیں، چاہے ان کے گھر بار اجاڑ دیے جائیں وہ اس ظلم کے انجام تک، اس کافرانہ نظام کی بربادی تک اور ظالموں اور جابروں کے لشکروں کے خاتمے تک لڑتے رہیں گے،قربان ہوتے رہے گے، یا اس راہ میں کٹ مر کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ٹھہریں گے، یا اللہ تعالیٰ کے حکم سے فتح پا کر اپنی پیاری قوم کو شریعت کی ٹھنڈی بہاریں دکھلائیں گے!مگر جس پاکستان کی بات تم کرتے ہو، یہ جرنیلوں اور لادین سیاست دانوں کی عیاشیوں کا ''نام نہاد پاکستان'' ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے بغاوت اور عوام سے دھوکہ دہی پر قائم ہے۔تم اُس پاکستان کا تحفظ چاہتے ہو جو مسلمانانِ پاکستان کے خون پسینے پر پلتا ہے، جو امریکی ڈالر لے کر مسلمانوں کے قتل عام کے ذریعے آباد ہوتا ہے۔تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ مسلمانوں کو لہولہان کر کے تم اپنا یہ ''پاکستان'' محفوظ بنالو گے؟ رب کعبہ کی قسم!تمہاری خواہشوں کا یہ پاکستان اس طرح ہرگز محفوظ نہ رہ سکے گا!مسلمانانِ پاکستان کے پاکستان کو آباد کرنے، اسے خوش حال اور محفوظ کرنے کے لیے، جرنیلوں اور تم جیسے اللہ کے باغی حکمرانوں کو ذبح کرنا ضروری ہے۔ چوراہوں اور بازاروں پر ان جرنیلوں اور حکمرانوں کو پھانسی لگانی ہوگی، ان کے امن کو بدامنی اور ان کے تحفظ کو عدمِ تحفظ میں تبدیل کرنا ہوگا، اس لیے کہ میرے رب کا فیصلہ ہے کہ امن، خوش حالی، سکون صرف ان کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور غیر اللہ سے انکار کرتے ہیں!

الَّذِينَ آمَنُوا۟ وَلَمْ يَلْبِسُوا۟ إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُو۟لَـٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ (الانعام: ۸۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمانوں کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور یہی ہدیت یافتہ ہیں''۔

یادرکھو!اللہ کے دشمنو!جرنیلو اور حکمرانو!یادرکھو!اسلام اور مسلمانوں کے

24جون:صوبہ پکتیکا......................صدر مقام گردیز......................ایک افغان فوجی کی امریکی فوجیوں پر فائرنگ......................2امریکی فوجی ہلاک

خلاف جو جنگ تم نے بھڑکائی ہے، یہ جنگ اب تمہارے گھروں تک پہنچے گی، تم کنٹونمنٹ کی گلیوں میں اس کی دھمک سنو گے! تم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ ہماری ماؤں، بہنوں، بچوں اور بوڑھوں کو شہید کر کے تم اپنے بنگلوں میں محفوظ رہ سکو گے، نہیں! اللہ کی قسم ہر گز نہیں! تمہیں ایک ایک بم باری کا حساب دینا ہوگا، لہو کے ایک ایک قطرے کا حساب دینا ہوگا!

اور اے میرے مجاہد بھائیو! آگے بڑھیے! اللہ پر توکل کر کے ان ظالموں پر ٹوٹ پڑیے! کہ ان کی رسوائی اللہ تعالیٰ نے ان شاء اللہ، آپ کے ہاتھ لکھی ہے، ان کے ناپاک وجود سے اس زمین کو صاف کرنے کے لیے ایک لمبی چھاپہ مار جنگ کی تیاری رکھیے۔ ثابت قدم رہیے اور اللہ تعالیٰ سے ثبات اور استقامت مانگیے...... آپ اس دین کی مدد کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی نصرت کا وعدہ فرمایا ہے:

إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد:۷)

''اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم ثابت رکھے گا''۔

اپنے اور پرائیوں کی ملامت کی کوئی پرواہ مت کیجیے! کہ اس راستے کے راہیوں کی صفت ہی لایخافون لامۃ لائم ہے۔ اور آپ کو مبارک ہو، کہ جس رستے پر نکلنے کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی ہے اس میں ناکامی کا سوال ہی نہیں ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخلص رہیں۔ یقین جانیے! ہمیں دشمن سے نہیں رب کی معصیت سے ڈرنا چاہیے، دشمن کی تعداد اور قوت سے نہیں، آپس کے اختلاف سے ڈرنا چاہیے، اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال:۴۶)

''اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو، ورنہ تم ناکام ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی''۔

تو اے میرے مجاہد بھائیو! اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور جہاد فی سبیل اللہ کی عبادت پر ثابت قدم رہیے، اختلاف سے بچیے! غیبت، تہمت، قیل وقال اور بدگمانی جیسے ان گناہوں سے دور رہیے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور اختلاف وافتراق کے باعث بنتے ہوں۔ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ کفار پر سختی اور آپس میں نرمی کے پیکر بنئے۔ یقین جانئے! ہم نے اگر اپنے رب کو راضی کر لیا، اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کے حقوق میں بھی کوئی کوتاہی نہیں دکھائی تو فتح یا شہادت، دو محبوب منزلوں میں سے ایک إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ سے اللہ تعالیٰ ضرور سرفراز فرمائیں گے، اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلاَّ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُواْ إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ (التوبۃ:۵۲)

''کہہ دیجیے! تم ہمارے بارے میں دو خیروں میں سے ایک ہی خیر کا انتظار کرتے ہو اور ہم تمہارے بارے میں انتظار کرتے ہیں کہ اللہ تم پر اپنی جانب سے عذاب بھیج دے یا ہمارے ذریعے سے سو تم انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں''۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

لا تزال عصابة من أمتي يقاتلون على أمر الله قاهرين لعدوهم لا يضرهم من خالفهم حتى تأتيهم الساعة وهم على ذلك (مسلم)

''میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہ کر اللہ کے دشمنوں سے لڑتی رہے گی۔ وہ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے ان کے مخالفین انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے وہ اسی حال پر تاقیامت ڈٹے رہیں گے''۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس گروہ میں شمار فرمائے، آمین۔

آخر میں ہم امتِ مسلمہ کو بالعموم اور فلسطین و پاکستان کے مسلمانوں کو بالخصوص یہ یقین دہانی کرنا چاہتے ہیں کہ ظلم کی یہ رات طویل نہیں! یہ جلد ختم ہونے والی ہے، یہ آزمائش، یہ زخم، یہ دکھ درد، امت مسلمہ میں جذبۂ جہاد پیدا کرنے کا ایندھن ہیں۔ یہ مظالم ہی امت کو جگانے، اس کے جوانوں کو اٹھ کھڑے ہونے، باطل سے ٹکرانے اور عزت وتکریم کے سفر پر گامزن کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ ان واقعات سے مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو جلا ملتی ہے۔ سوائے میرے محبوب امت کے عزیز مسلمانو! وزیرستان سے فلسطین تک پھیلی یہ جنگ آپ کی جنگ ہے۔ ایک طرف امریکہ کی قیادت میں عالم کفر، آپ کو مسلط اس کے آلہ کار حکمران اور مرتد جرنیل ہیں تو دوسری طرف آپ اور آپ کے فرزند مجاہدین ہیں۔ آپ کے یہ فرزند آپ کی مدد اور دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ خراسان اور دنیا کے دوسرے گوشوں سے آگے بڑھتے یہ جہادی قافلے، رستے میں حائل عالمی ظالمانہ نظام کفر اور اس کے چوکیداروں کو روندتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور بہت جلد مسجد اقصیٰ تک پہنچ کر توحید کا پرچم لہرائیں گے، ان شاء اللہ۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

یہ عرب اسرائیل مسئلہ نہیں، بلکہ امتِ مسلمہ اور مللِ کفر کی کشمکش ہے

یوسف علی ہاشمی

سب سے پہلے امت مسلمہ کی توجہ اِس نکتے پر مبذول کروانا ضروری ہے، جو اسرائیل کے قیام سے لے کر اب تک اور اسرائیل کے حالیہ حملے کے دوران خصوصیّت سے میڈیا پر زیرِ بحث لایا گیا اور وہ یہ کہ یہ دراصل عرب اسرائیل مسئلہ ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پچھلی ایک صدی کی غلامی نے مسلمانوں کے اذہان کو اس حد تک پراگندہ کر دیا ہے کہ وہ مغرب کے تمام نظریات پر ایمان لانا شروع ہو گئے ہیں۔ انھی میں سے ایک نظریہ جغرافیائی حدود کے تحت جدید قومیت کا نظریہ ہے۔ اسی بنیاد پر مسئلۂ فلسطین کو عرب اسرائیل مسئلہ بنا دیا گیا۔ پس میری یہاں یہی کوشش ہے کہ مسلمانوں کے اذہان سے مغربی نظریات کے خول کو ہٹا پھینکوں۔ آیئے! تاریخ کے آئینے میں اس معاملے کی تنقیح کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل حضرت یوشع بن نونؑ کے دور میں سرزمینِ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو یہاں اقتدار عطا فرمایا۔ آپؑ کے بعد حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے حکومت عطا فرمائی۔ آپؑ نے بیت المقدس کو اپنا مرکز بنایا اور یہاں اسلام کی عظیم عبادت گاہ تعمیر کروائی جسے ہم مسلمان مسجدِ اقصیٰ کے نام سے جانتے ہیں، جب کہ یہود اس عبادت گاہ کو اپنا ہیکلِ سلیمانی کہتے ہیں۔ آپؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے اپنی سرکشی جاری رکھی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں غرق رہے۔ اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر بخت نصر کو ان پر مسلط کر دیا۔ بخت نصر نے انھیں بیت المقدس سے نکال کر غلام بنا لیا اور بابل لے آیا، اور ہیکلِ سلیمانی کو بھی ڈھا دیا۔ تاہم اس کے بعد حضرت دانیالؑ نے ان کے حق میں دعا کی کہ

(۱) یہ دوبارہ بیت المقدس میں جا بسیں

(۲) ہیکلِ سلیمانی دوبارہ تعمیر ہو جائے، اور

(۳) انہیں حضرت سلیمانؑ والی سلطنت مل جائے۔

یہی دعائے دانیالؑ آج کے یہودیوں کا مقصدِ عظمیٰ ہے۔ یہ دعا قبول ہوئی اور اس کے نتیجے میں بنی اسرائیل جن کا نام اس وقت تک یہود پڑ چکا تھا، واپس بیت المقدس میں جا بسے اور ہیکل دوبارہ تعمیر ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ کے نبی ان میں آتے رہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی سرکشی پر اڑے رہے، اپنے نبیوں کی تکذیب کی اور انھیں ناحق قتل کیا۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ کے قتل کی سازش کی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے عذاب کے طور پر حضرت عیسیٰؑ کی سازشِ قتل کے پچاس سال بعد رومی بادشاہ کو ان پر مسلط کر دیا۔ اس نے انہیں دوبارہ بیت المقدس سے بے دخل کر دیا، یوں بیت المقدس یہودیوں سے عیسائیوں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اس کے بعد سے انیسویں صدی تک عیسایئوں نے یہودیوں کو کہیں چین سے رہنے نہیں دیا۔ بیت المقدس عیسائیوں کے ہاتھوں میں جانے کے قریباً ۵۶۰ سال بعد اللہ تعالیٰ نے حجاز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کو کامل صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر دینِ اسلام کی تکمیل فرما دی۔ لہٰذا اسلام کے دورِ آغاز میں اسلام کی عظیم عبادت گاہ یعنی مسجدِ اقصیٰ ہی مسلمانوں کا قبلہ تھا، جو ہجرتِ مدینہ کے بعد تبدیل ہو کر مسجدِ حرام بن گیا۔ اب دنیا کی امامت مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گئی۔ بیت المقدس چونکہ انبیاء کی سرزمین تھی، اس لیے بیت المقدس کی وراثت بھی مسلمانوں کو دے دی گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مسجدِ اقصیٰ میں ہی تمام انبیاء کی امامت کی تھی، لہٰذا اس وراثت کو وصول کرنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں خود فلسطین گئے۔ یوں بیت المقدس عیسائیوں سے مسلمانوں نے حاصل کر لیا اور خلافتِ اسلامیہ کا حصّہ بن گیا۔

امید ہے کہ یہاں تک تاریخ کے تذکرے سے بیت المقدس اور مسجدِ اقصیٰ کی اہمیّت واضح ہو گئی ہو گی۔ اسی تناظر کی وجہ سے عیسائی اور یہودی بیت المقدس (موجودہ فلسطین) پر اپنا حق جتاتے ہیں۔ اس تناظر کو سمجھتے ہوئے بعد کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فلسطین خلافت کا حصّہ بن چکا تھا اور پھر ۳۵۰ سال تک مسلمانوں کے پاس رہا۔ اس کے بعد عیسائیوں کے پوپ اربن دوم نے پوری عیسائی دنیا میں مذہب کی آگ بھڑکائی اور اس آگ کی حرارت سے صلیبیوں کو مسلمانوں کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ یوں صلیبی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور عیسائیوں نے فلسطین مسلمانوں سے چھین لیا۔ تاہم اس وقت کے مسلمان جانتے تھے کہ فلسطین ہمارے انبیاء کی سرزمین ہے اور مسجدِ اقصیٰ ہمارا قبلۂ اول ہے۔ اس دور کے مسلمانوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ عربوں کا مسئلہ ہے لہٰذا عرب جانیں اور عیسائی جانیں۔ نہیں، بلکہ وہ جانتے تھے کہ یہ پوری امتِ مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ لہٰذا کرد نسل کے ایک سپہ سالار اٹھے اور صلیبیوں کو شکست دیتے ہوئے بیت المقدس اور مسجدِ اقصیٰ کو واپس حاصل کر لیا اور وہاں دوبارہ اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا۔ اس سپہ سالار کو دنیا سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے نام سے جانتی

24 جون: صوبہ ہلمند .... ضلع مارجہ .... بارودی سرنگ دھماکہ .... ایک ٹینک تباہ .... سوار 5 فوجی ہلاک

ہے، اور رہتی دنیا تک مسلمان اور کافر سب ان کے نام سے واقف رہیں گے، ان شاء اللہ۔ اس کے بعد برابر نو صدیوں تک فلسطین پر اسلام کا جھنڈا لہراتا رہا۔ لیکن بیسویں صدی عیسوی میں صلیبی اور صیہونی پھر اٹھے اور آپس میں صلیبی صیہونی اتحاد قائم کیا، اور امتِ مسلمہ کی جانب پیش قدمی شروع کی۔ سلطنتِ عثمانیہ کا خاتمہ ہوا، امتِ مسلمہ ٹکڑوں میں بٹ گئی تاہم افسوس کہ مسلمان ان حالات میں بے خبر اور غافل سوتے رہے۔ اس کے بعد برطانیہ کی مدد سے یہودی فلسطین میں داخل ہوگئے، وہاں سے مسلمانوں کو بے دخل کر دیا گیا اور جدید اسرائیل کی ریاست قائم کر دی گئی۔ نہایت افسوس ناک امر ہے کہ صلیبی و صیہونی تو جانتے ہیں کہ وہ یہ سب کچھ مذہب کی بنیاد پر کر رہے ہیں، جس کا اظہار وہ کئی بار کر بھی چکے ہیں، لیکن مسلمان ابھی تک یہ سب سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ۶۰ سال سے فلسطین کے مسلمان، یہود کے مظالم اکیلے سہہ رہے ہیں، بیت المقدس پر ان کا قبضہ ہے۔ وہ اپنے مقصدِ عظمیٰ کے حصول میں مشغول ہیں۔ فلسطین میں دوبارہ آبادکاری وہ کر چکے ہیں، ہیکلِ سلیمانی کی تعمیر بھی جاری ہے اور گریٹر اسرائیل کا نقشہ بھی ان کی پارلیمنٹ کے دروازے پر چسپاں ہے۔ اسرائیل کا غزہ پر حالیہ حملہ اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ شریعت تو ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اگر مسلمانوں کی چپہ بھر زمین بھی کفار کے قبضے میں چلی جائے تو اسے واپس حاصل کرنے کے لیے امتِ مسلمہ کے ہر فرد پر جہاد فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ ابھی تو ہمارا قبلہِ اول بھی اخبث الکفار یہود کے ہاتھوں میں ہے اور مسلمان اپنی زندگیوں میں مگن اور اس کی آلائشوں میں محو ہیں۔ قران مجید ہمیں پکارتا ہے:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا (النساء: ۷۵)

''اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو فریاد کر رہے ہیں کہ: اے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے''۔

ہم یہ پکار تو سن لیتے ہیں لیکن اپنے گھر میں بیٹھ کر تمنا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ کوئی صلاح الدین ایوبیؒ آ جائے۔ لیکن افسوس! ہم یہ سوچتے ہی نہیں کہ صلاح الدین ایوبیؒ آسمان سے تو نہیں اتریں گے بلکہ ہم میں سے ہی کسی کو صلاح الدین ایوبیؒ بننا ہے۔

مجھے تو امت کی ماؤں سے شکایت ہے کہ ان کی مہد میں وہ بچے ہی نہیں جو صلاح الدین ایوبیؒ بنیں۔ ہر ماں دوسروں کے بچوں میں صلاح الدین ایوبیؒ تلاش کرتی ہے اور اپنے بچوں کو اپنے سینے سے لگا کر رکھتی ہے۔ وہ انہیں تیغ و تفنگ اور دشنہ و خنجر کے کھلونے کیوں نہیں دیتی اور ان میں صلاح الدین ایوبیؒ کے کردار کی جھلک کیوں پیدا نہیں کرتی! پھر بھی یہ تمنا ہے کہ امت کی بقا کی جنگ لڑنے اور مسجدِ اقصیٰ کو صیہونیوں سے چھڑانے کی خاطر کوئی صلاح الدین ایوبیؒ آ جائے۔

مجھے امت کی بہنوں سے بھی گلہ ہے کہ کیا وہ حضرت صفیہؓ کے کردار سے واقف نہیں۔ کیوں وہ اپنے بھائیوں کو مجبور نہیں کرتیں کہ وہ گھروں سے نکلیں، صلیبی اور صیہونی کفار کے خلاف برسرِ پیکار ہوں اور فلسطین سمیت تمام مقبوضہ علاقوں پر دوبارہ اسلام کا جھنڈا گاڑیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو انہیں خنجر کیوں نہیں دکھاتیں!

مجھے اپنے بھائیوں اور بزرگوں سے بھی شکوہ ہے کہ وہ امتِ مسلمہ کے تمام حالات دیکھ کر بھی اس سے نظریں چراتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ آنسو بہاتے ہیں اور جلوس نکالتے ہیں۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو سسکتا، بلکتا دیکھ کر بھی ان میں دینی حمیت کیوں جوش نہیں مارتی؟ وہ اپنے اسلاف کے کردار سے اس قدر بعید ہو گئے ہیں کہ فلسطین کی مائیں اپنے شہید بچوں کو دیکھ کر چیختی، چلاتی، روتی ہیں مگر ان کے اندر کچھ حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ فلسطین کی بہنوں کی ردائیں چھنتی ہیں، عصمتیں لٹتی ہیں اور ان میں کچھ ایمانی حرارت پیدا نہیں ہوتی۔ فلسطین کے نوجوان پتھروں کے ساتھ اکیلے یہودیوں سے لڑتے ہیں اور ان میں غیرت پیدا نہیں ہوتی کہ ان کی مدد کو پہنچیں۔ اس سب کے باوجود وہ مطمئن بیٹھے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کو کچھ جواب نہیں دینا؟ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت یونہی مل جائے گی؟ کیا جنت اسی طرح ان کا مقدر بن جائے گی؟

نہ خوئے مسلم ہے کچھ بھی باقی، نہ حسِ ایماں کا کچھ پتہ ہے
ہیں چلتی پھرتی ہوئی یہ لاشیں کہ جن پہ انسان کا گماں ہے
جہاں میں جیسے بھی کوئی تڑپے، انھیں مگر اس سے غرض کیا ہے
رگوں میں ان کے لہو نہیں ہے، اور حد سے اب بڑھ گیا زیاں ہے

خدارا! اب تو مسلمان بیدار ہو جائیں۔ دینی غیرت و حمیت کو جوش میں لائیں اور اپنے اندر ایمانی رمق پیدا کریں۔ جمہوری راستوں، مظاہروں کو ترک کریں اور جہادِ فی سبیل اللہ میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے پیش کر دیں۔ یہاں تک کہ صلیبی و صیہونی دشمن مسلمان علاقوں سے دفع ہو جائیں، قبلہَ اول مسلمانوں کے پاس دوبارہ آ جائے اور دنیا میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

24 جون: کجہ کی.................. مجاہدین کا 2 فوجی چوکیوں پر قبضہ.................. 44 فوجیوں اور پولیس اہل کار ہلاک.................. 12 زخمی کر دیا

بربریت کا بازار اور شیخ اسامہ بن لادنؒ کی للکار

عبدالحفیظ امیرپوری

اسرائیل کے سابق وزیراعظم منانم بیگن کی کتاب انقلاب میں یہ الفاظ درج ہیں:

’’اے اسرائیلیو! تم پر ضروری ہے کہ اپنے دشمنوں کو قتل کرنے میں کبھی نرم نہ پڑو اور ان پر ترس نہ کھاو، تاکہ ہم عربی کلچر نام کی چیز ختم کردیں اور اس کے کھنڈروں پر اپنی تہذیب کھڑی کریں، فلسطینی محض کیڑے ہیں، جن کو ختم کر دینا چاہیے‘‘۔

اسی سوچ کی وجہ سے اسرائیل نام کا وحشی درندہ وقفے وقفے سے مظلوم فلسطینیوں پر انسانیت سوز مظالم اور بربریت کا سلسلہ تیز کر دیتا ہے، جو کہ ایک عرصے سے جاری ہے۔

سرزمین انبیاء فلسطین میں اسرائیل گزشتہ ٦٦ برسوں سے خون کی ندیاں بہا رہا ہے، لیکن عالمی طاقتوں نے مجرمانہ خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ عالمی سامراجی طاقتوں کے جہاں کہیں مفادات ہوتے ہیں وہاں تو جنگ سے لے کر مذاکرات اور کانفرنسوں سمیت ہر قسم کے اقدامات عمل میں لائے جاتے ہیں، لیکن یہاں زبانیں گنگ ہیں۔

اس حالیہ دہشت گردانہ کارروائی کو بند کرانے کے لیے، مصری خونی صدر سیسی نے کاغذ کے چند ٹکڑوں پر اپنے آقا اسرائیل کی مرضی کے مطابق کچھ الفاظ تحریر کر کے اراکین حماس کو اسرائیل کے خلاف دفاعی کارروائی بند کرنے کی اپیل کی تاکہ سیسی کو اسلام اور مسلمانوں کے حامی و مددگار ہونے کا سرٹیفکیٹ (Certificate) مل جائے۔ منصوبے کے مطابق اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے اس تجویز کو فوراً قبول کر لیا اور کچھ گھنٹوں کے لیے دہشت گردی بند بھی کر دی لیکن قربان جایئے حماس کے جیالوں پر جنہوں نے اس تجویز کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ:

’’مصری حکومت کی جانب سے فائر بندی کی جو تجویز پیش کی گئی ہے وہ شکست خوردہ اور بزدلانہ ذہنیت کی پیداوار ہے، جسے غیور فلسطینی عوام کسی صورت میں قبول نہیں کر سکتے‘‘۔

حماس کے جنگ بندی کو قبول نہ کرنے سے اسرائیل کو اب اپنی جارحیت جاری رکھنے کا نیا بہانہ مل گیا ہے۔ جب یہ انکار سامنے نہیں آیا تھا تو اس وقت یہ جواز تھا چونکہ حماس کی جانب سے راکٹ پھینکے جارہے ہیں اس لئے وہ مجبور ہے۔ جب راکٹ نہیں پھینکے جارہے تھے تو یہ بنیاد تھی کہ حماس کے لوگوں نے تین یہودیوں کا قتل کر دیا ہے اس لئے تمام فلسطینیوں کو اجتماعی سزا دینے کا حق اسے حاصل ہو گیا ہے۔ جب یہودی قتل نہیں ہوئے تھے اس وقت فلسطینی نوجوانوں کو شہید کرنے کیلئے نقبہ کے دن پر امن احتجاج میں شریک ہونا وجہ جواز تھا۔ جب وہ احتجاج نہیں ہوا تھا اس وقت محمود عباس کے ساتھ امن معاہدے پر گفتگو ترک کرنے کے لیے یہ دلیل پیش کی گئی کہ عباس نے حماس کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنالی ہے جب کہ اس اتحاد سے پیش تر محمود عباس کو عار دلائی جاتی تھی کہ وہ سارے فلسطینیوں کی نمائندگی نہیں کرتے، حماس اس کی رہ نمائی تسلیم نہیں کرتی اس لیے اس سے بات چیت بے سود ہے۔ گویا بہانے، دلائل اور جواز بدلتے رہے لیکن بربریت کا بازار بہرصورت گرم رہا۔ گویا جبر و استبداد کو جاری رکھنا بنیادی مقصد ہے اس کے لیے بوقتِ ضرورت مختلف قسم کے حیلے بہانے تراش کر لیے جاتے رہے۔

اس میں شک نہیں کہ اسرائیل کی فوجی طاقت کے مقابلے حماس کے وسائل نہایت محدود ہیں لیکن یہ بھی ایک حقیقت کہ حماس کے قوت ایمانی، شجاعت و جرئت مندی اور صبر و استقامت صیہونیوں کو خوفزدہ کر دیتا ہے۔ اس لئے وقفہ وقفہ سے اس طاقت کو کچلنے کی مذموم کوشش اسرائیل کرتا رہا ہے۔ غزہ پر صیہونی یلغار پر عالمی برادری کی خاموشی سوالیہ نشان ہے۔ غاصب اسرائیل ایک درندہ بن چکا ہے۔ عالمی برادی اور عالم مغرب نے بالخصوص صیہونی درندے اسرائیل کو کھلی آزادی دے رکھی ہے جس کے نتیجے میں وہ جب چاہتا ہے فلسطین کے معصوم انسانوں کا قتل عام کرتا ہے اور ان کے خون سے ہولی کھیلتا ہے۔

آج ہمیں شدت سے محسن امت شیخ اسامہ بن لادنؒ کی للکار یاد آرہی ہے جسے سن کر سینہ ٹھنڈا ہوتا تھا۔ انہیں للکاروں سے صلیبیوں اور صیہونیوں کی نیندیں حرام تھیں۔

القاعدہ کے ابتدائی دنوں میں افغانستان میں مجاہدین کے سامنے فلسطین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے فرمایا:

’’فلسطین میں اپنے بھائیوں سے ہم کہتے ہیں، تمہارے بچوں کا خون ہمارے بچوں کا بھی خون ہے اور تمہارا خون ہمارا خون ہے۔ یہ خون بھی ایک ہے اور یہ ٹوٹنے والی تباہی بھی ایک ہے۔ ہم اللہ کو گواہ بناتے ہیں کہ تمہیں اکیلا نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ فتح مل جائے یا ہم بھی وہی چکھ لیں جو حمزہؓ عبدالمطلب نے چکھا تھا (یعنی شہادت)‘‘۔

ان شاء اللہ یہی وہ لشکر ہوگا جو سرحدوں سے ماوراپوری دنیا میں مسلمانوں کی دادرسی کرے گا۔ اپنے الفاظ کو عملی جامہ پہنائے گا اور سرخرو ہوگا اپنے رب کے آگے۔

24جون: صوبہ ہلمند .... ضلع نوزاد............ مجاہدین کا ایک چوکی پر حملہ............12فوجی ہلاک............2زخمی

ایک ضرب عضب مصری فوج نے بھی شروع کررکھا ہے

مصر کا فلسطینیوں کے خلاف ایک اور شرمناک اقدام

28جولائی 2014 (22:47)

قاہرہ (نیوز ڈیسک) مصری فوج کا کہنا ہے کہ غزہ کو جزیرہ نما سینائی سے منسلک کرنے والی 13 سرنگوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اسرائیل کا الزام ہے کہ حماس ان سرنگوں کے ذریعے غزہ میں ہتھیار، خوراک اور رقم لاتی ہے اور اسرائیل پر حملوں کیلئے بھی ان سرنگوں کو استعمال کرتی ہے۔ دوسری جانب مصر کا بھی کہنا ہے کہ اپنے صحرائی علاقے سنائی اور سرحد کے دوسری جانب واقع غزہ کے درمیان موجود سرنگیں اس کے اندرونی امن کیلئے خطرہ ہیں۔ مصر ایک عرصے سے ان سرنگوں کے خلاف آپریشن جاری رکھے ہوئے ہے اور خصوصاً غزہ پر حالیہ اسرائیلی جارحیت کے بعد یہ سلسلہ تیز کر دیا گیا ہے اور اب تک مبینہ طور پر کل 1639 سرنگیں تباہ کی جا چکی ہیں۔ واضح رہے کہ مصر میں جنرل السیسی کی حکومت قائم ہونے کے بعد حماس کے خلاف مصری رویہ بہت سخت ہو گیا ہے کیونکہ اسے سابق صدر محمد مورسی کی حمایتی تنظیم اور مصر میں بدامنی کا سبب سمجھا جاتا ہے۔
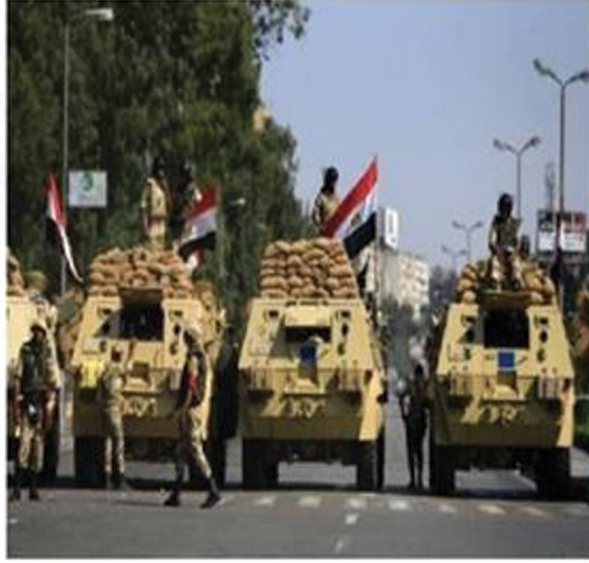
آپریشن ”ضرب عضب“ میں پاکستانی فوج کے ہاتھ آنے والا ”مالِ غنیمت“

۲۶ مئی ۲۰۱۴ء۔قندوز میں ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بننے والی افغان پولیس کی گاڑی

۲۹ مئی کو قندھار میں مجاہدین کے حملے میں تباہ ہونے والی افغان فوجی گاڑی

قندھار میں افغان فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے بعد کا منظر

امریکی فوجی مرکز پر مجاہدین کے میزائل حملے کے مراحل

۲۶ مئی کو کابل میں مجاہدین نے افغان فوجیوں کو لے جانے والی بس کو نشانہ بنایا

۱۲ مئی ۲۰۱۴ء۔جلال آباد شہر میں جسٹس ڈیپارٹمنٹ کی عمارت، مجاہدین کے حملے کے بعد

۵ جولائی کو کابل میں نیٹو سپلائی کمپاؤنڈ پر مجاہدین کے حملے کے بعد چند مناظر

۲ جولائی ۲۰۱۴ء۔ کابل میں افغان ائیر فورس کے افسران کی بس پر فدائی حملہ۔ ۸ افسران ہلاک

۳ جولائی ۲۰۱۴ء۔ کابل ائیر پورٹ پر راکٹ حملے کے بعد دھواں اٹھ رہا ہے

۵ جولائی ۲۰۱۴ء۔ ضلع لغمان میں نیٹو سپلائی کمپاؤنڈ پر مجاہدین نے حملہ کر کے ۴۰۰ آئل ٹینکر جلا دیے

۲۲ جولائی ۲۰۱۴ء۔ کابل میں افغان انٹیلی جنس مرکز پر حملے میں ۵ غیر ملکی ہلاک ہوئے

16 جون 2014ء تا 15 جولائی 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	2 عملیات میں 4 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	51
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	66	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	119
ٹینک، بکتر بند تباہ:	56	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	22
کمین:	18	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	656	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	628	صلیبی فوجی مردار:	68
سپلائی لائن پر حملے:	15		

ایک اور موقع پر اپنی ایک ویڈیو کے ذریعہ پیغام دیا:

''میں بلند و برتر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں، جس نے آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند فرمایا کہ نہ امریکہ اور نہ اس میں بسنے والے کفار کبھی سکون اور امن سے رہنے کا خواب بھی دیکھ سکیں گے، جب تک کے امن فلسطین میں ایک حقیقت نہ بن جائے اور جب تک کہ کفار کے لشکر سرزمین نبوت اور دیگر مسلم علاقوں کو چھوڑ نہ جائیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور طاقت اور عزت اسلام کے ساتھ ہے''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت شیخ اسامہ بن لادنؒ کو اپنی شایان شان اجر عظیم عطا فرمائے، انہوں نے اپنے عمل اور قابل رشک زندگی سے مسلمانوں خصوصاً اہل عرب کے لیے بہت سے اسباق چھوڑے ہیں۔ مسلمانوں اور خصوصاً اہل عرب کی مجرمانہ خاموشی پر حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے وہ تاریخی اشعار نذر قارئین ہیں جو ایسے مواقع پر ہماری آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہیں، شاید ان اشعار کو پڑھ کر کسی مسلمان کو فلسفہ جہاد سمجھ آجائے۔

محمد بن ابراہیمؒ فرماتے ہیں کہ ۱۷۷ھ میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے مجھے طرسوس کے محاذ پر کچھ اشعار لکھوائے اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ اشعار مکہ پہنچ کر حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کروں۔ وہ اشعار یہ ہیں۔

یا عابد الحرمین لو ابصرتنا

لعلمت انک فی العبادة تلعب

اے حرمین شریفین کے عابد اگر آپ ہم مجاہدین کو دیکھ لیں، تو آپ جان لیں گے کہ آپ تو عبادت کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔

من کان یخضب خده بدموعه

فنحورنا بدمائنا تتخضب

اگر آپ کے آنسو آپ کے رخساروں کو تر کرتے ہیں، تو ہماری گردنیں ہمارے خون سے رنگین ہوتی ہیں۔

او کان یتعب خیلهم فی باطل

فخیولنا یوم الصبیح تتعب

اور لوگوں کے گھوڑے فضول کاموں میں تھکتے ہیں، مگر ہمارے گھوڑے تو حملے کے دن تھکتے ہیں۔

ریح العبیر لکم ونحن عبیرنا

رهج السنابک والغبار الاطیب

عنبر و زعفران کی خوشبو آپ کو مبارک ہو جب کہ ہماری خوشبو تو، گھوڑے کے کھروں سے اڑنے والی مٹی اور اللہ تعالیٰ کے راستے کا پاک غبار ہے۔

ولقد اتانا من مقال نبینا

قول صحیح صادق لایکذب

ہم آپ کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان سناتے ہیں، ایسا فرمان جو بلاشبہ درست اور سچا ہے۔

لا یستوی وغبار خیل الله فی

انف امری ودخان نار تلهب

جمع نہیں ہو سکتی اللہ کے راستے کی مٹی، اور دوزخ کی بھڑکتی آگ کسی شخص کی ناک میں۔

هذا کتاب الله ینطق بیننا

لیس الشهید بمیت لایکذب

یہ اللہ کی کتاب ہمارے درمیان اعلان فرما رہی ہے کہ، شہید مردہ نہیں ہوتا یہ فرمان بلاشبہ سچا ہے۔

محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ خط حضرت فضیل رحمہ اللہ کو پہنچا دیا، انہوں نے جب پڑھا تو رونے لگے اور فرمایا، ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مبارک) نے بالکل سچ بات فرمائی اور مجھے نصیحت کی۔

☆☆☆☆☆

کیا وجہ ہے؟

''کیا وجہ ہے کہ ہم تاریخ کی ہر صلیبی جنگ کو تو صلیبی جنگ کہہ رہتے ہیں اور اس میں شریک اپنے اسلاف کے کارناموں پر فخر بھی کرتے ہیں، لیکن جب تاریخ کا پہیہ گھوم کر ہم سے، اپنے سامنے صلیبی جنگ میں اپنا کردار مانگتا ہے تو زبانیں گنگ، قلم ساکت، جوانیاں لاتعلق اور بزرگیاں تجاہل عارفانہ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ تاریخ کی کتابوں میں تو ہمیں بطل نظر آتے ہیں، لیکن نہ جانے آج وہ ہوتے تو ہم اُنہیں کیا مقام دیتے؟ آج اس دنیا میں کفر و اسلام کا جو معرکہ جاری ہے...... باوجود یکہ وہ تاریخ اسلام کی ہمہ گیر ترین اور بھیانک ترین صلیبی جنگ ہے، مسلمانوں سے بڑھ کر خود اسلام کے خلاف ہے۔ ہماری اور ہماری اولادوں کا دین، اتباعِ شرع کا جذبہ، معاشرتی اقدار، تعلیمی روایات، ملی حمیت اور اس سے بڑھ کر شعائرِ اسلام کی حرمت و عزت؛ غرض سبھی کچھ اہل کفر کے ہاتھوں داؤ پر لگا ہے......لیکن ایسے میں بھی ہماری اکثریت کی فکری صلاحیتیں، وقت، پیسہ اور جانیں، سبھی کچھ موجِ حوادث سے دور ہے اور ہم ساحل ہی سے طوفاں کا نظارہ کر رہے ہیں۔ ایسے میں آخر کب تک ہمارا دین محفوظ رہے گا؟ ہماری نسلوں کے ایمان کا کیا بنے گا؟ کیا تاریخ ہمیں معاف کرے گی؟ کیا تاریخ نے ہسپانیہ، بخارا، کاشغر والوں سے صرفِ نظر کیا تھا جو اَب کرے گی؟ وجوب شرعی کچھ ہے کہ نہیں؟''

انجینئر احسن عزیز شہید رحمہ اللہ

25 جون: صوبہ ہلمند...... ضلع نادعلی...... مجاہدین اور نیٹو فوج کے مابین شدید جھڑپیں...... 21 نیٹو فوجی ہلاک...... 6 بکتر بند گاڑیاں تباہ

وزیرستان تا غزہ

خذیفہ خالد

ہم اس امت کی سادگی کو کیوں نہ روئیں جو ایک ہی نظریے اور ایک ہی عفریت کے ہاتھوں قتل ہورہی ہے اس کے باوجود اپنے قاتلوں کو پہچاننے سے قاصر ہے...... چہروں اور حلیوں کا فرق تو ایسا فرق نہیں جو ان یک جان دو قالب بھیڑیوں کی اصلیت کو ڈھانپیں رکھیں جب کہ دونوں کی بولی ایک، اہداف ایک، نظریات وعقائد ایک......

غزہ میں خون مسلم کا ارزاں ہونا کوئی آج کی بات نہیں اور نہ ہی وزیرستان کے بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کا بے آسرا و بے آبرو ہونا کوئی پہلا واقعہ ہے...... فرق صرف اتنا ہے کہ میڈیا کی پھیلائی گئی دھند ہماری نظروں بلکہ دل ودماغ اور یادداشت تک کو مفلوج کیے ہوئے ہے...... نہ ہم تاریخ سے سبق سیکھنے کو تیار ہیں نہ حالات وواقعات کو انصاف پسندی کے ساتھ اور قوم پرستی کی عینک اتار کے دیکھنا چاہتے ہیں......

وزیرستان میں پہلا بڑا آپریشن ۲۱۔۱۹۲۰ کے دوران کیا گیا جب برٹش انڈین آرمی کا سامنا ان ۳۵۰۰۰ وزیر ومحسود قبائل کے افراد سے تھا جو برٹش انڈیا آرمی کے لیے ہندوستان میں دردسر بنے ہوئے تھے بارہ مہینوں تک قبائلیوں نے مزاحمت جاری رکھی بالاخر زمینی جنگ میں ناکامی کے بعد برطانوی حکومت نے فضائی حملے کر کے بستیوں کو ملیامیٹ کردیا......

دوسرا بڑا آپریشن ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۹ء تک کیا گیا جب برٹش انڈین آرمی کے ساٹھ ہزار کے لشکر کا سامنا وزیرستان میں فقیر ایپی رحمہ اللہ اور ان کے چار ہزار خاک نشینوں سے تھا جو برصغیر میں برطانوی سامراج کے خلاف مسلح مزاحمت میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کررہے تھے...... آپریشن کے نتائج برٹش انڈیا آرمی کے لیے بھیانک تھے کیونکہ فقیر ایپی رحمہ اللہ کی حمایت میں نمایاں اضافہ ہوا حتیٰ کہ افغانوں نے بھی فقیر ایپی رحمہ اللہ کی حمایت شروع کردی...... اس دفعہ بھی مزاحمتی علاقوں پر بھرپور بم باری کی گئی......

اس جنگ میں برٹش انڈیا کمپنی کی طرف سے سکندر مرزا بھی لڑا...... جی ہاں! وہی سکندر مرزا جو تاریخی غداری کرنے والے میر جعفر کا پوتا تھا، برطانوی راج کے لیے نسل درنسل وفاداری کا عہد نبھانے کی خدمت کے عوض اسے قیام پاکستان کے وقت سیکریٹری دفاع بنایا گیا، پاکستانی افواج کے اعلیٰ ترین عہدے تک پہنچا، پھر صدارت کی کرسی پر بھی قابض ہوگیا...... اپنی زندگی کے آخری ایام برطانیہ میں گزارے اور وہیں موت واقع ہوئی......

اسی طرح فیلڈ مارشل ایوب خان بھی برطانوی سامراج کے لشکر میں شامل ہوکر دوسری جنگ عظیم میں برما کے محاذ پر خدمات سرانجام دے چکا تھا اور وزیرستان آپریشن میں بھی شامل رہا...... قیام پاکستان کے وقت مشرقی بنگال کا چیف ملٹری کمانڈر بنایا گیا...... یہ بھی صدارت کی کرسی پر قابض رہا......سابقہ حکومتوں کی طرح برطانیہ اور امریکہ کی حکومتوں کو پاکستان کے ملٹری بیس استعمال کرنے کی اجازت بدستور قائم رکھی......

اسی طرح جنرل یحییٰ خان جس نے برٹش انڈین آرمی کے آفیسر کی حیثیت سے دوسری جنگ عظیم میں برطانیہ کے لیے خدمات سرانجام دی تھیں، اس کا ستارہ چمکا اور جنرل ایوب کے بعد یہ حکومت پر قابض ہوا...... اس عیاش صفت انسان سمیت پاکستان کے ابتدائی ادوار میں پاکستان پر قابض ہونے والے ان تمام جرنیلوں کی اصلیت جاننا مطلوب ہو تو قدرت اللہ شہاب کی کتاب شہاب نامہ پڑھ لیجیے جو ان افراد کا سیکریٹری رہے اور مختلف عہدوں پر فائز رہا......

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان جرنیلوں کے ہاتھوں سے مسلم اور خاص کر وزیرستان کے مسلمانوں کا خون بہنا، شاید باطل کے ایوانوں میں وفا اور باطل پر ایمان کے معیار کا پیمانہ تھا کہ جو جرنیل یہ کرگزرتا وہ ان کی آنکھ کا تارا قرار پاتا اور فوج کے اعلیٰ عہدوں سمیت حکومت پر قابض ہونا بھی اس کے لیے آسان ٹھہرتا......

اس پورے عرصے میں جب حکومت برطانیہ نے، برٹش انڈین آرمی کے ذریعے توحید کے متوالوں اور ہندوستان میں آزادی کی شمع جلانے والے وزیرستان کے قبائلیوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا تھا یہی حکومت برطانیہ دوسری طرف اسی عرصے میں اسرائیل کی صیہونی ریاست کے قیام کے لیے بھی کوشاں رہی اور برٹش انڈین آرمی کے دستوں جن میں ''کلمہ گو مسلمان'' بھی تھے، کو استعمال کیا......

پہلی جنگ عظیم کے دوران جہاں پوری دنیا میں برطانوی حکومت نے برٹش انڈین آرمی کے دستوں کو استعمال کیا وہاں فلسطین بھی ان کا اہم ترین ہدف تھا اور اسی فوج کو یہ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کے قیام تک فلسطین کے محاذ پر مسلمانوں کے مقابل لڑاتے رہے......

ستمبر ۱۹۱۸ء میں فلسطین کے اہم ترین شہر حیفہ کے قبضے کی لڑائی میں بھی انہی ہندوستانی سپاہیوں کی بدولت برطانوی حکومت فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی......

اسرائیلی حکومت آج بھی برٹش انڈین آرمی کے ان سپاہیوں کی جاں بازی کو سراہتی ہے جنہوں نے عثمانی خلافت سے حیفہ کو آزاد کراتے ہوئے جانیں قربان کیں...... حیفہ (جو موجودہ اسرائیل میں شامل ہے) میں نوسو کے قریب برٹش انڈین آرمی کے مردود فوجی دفن ہوئے......

کیسا حسن اتفاق ہے کہ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۹ء تک وزیرستان کے قبائلیوں پر برطانوی حکومت برٹش انڈین آرمی کے سکہ ہندو اور ''کلمہ گو'' سپاہیوں کو استعمال کرتے ہوئے فوج کشی کرتی رہی، ٹھیک اسی عرصے کے دوران میں ان سپاہیوں کو فلسطین کے محاذ پر بھیج کر فلسطینی مسلمانوں کے خون سے ان کے ہاتھ رنگے جاتے رہے...... وکی پیڈیا کے مطابق اس جنگ کے دوران ۵۰۰۰ سے زائد عرب مسلمانوں کو شہید کیا گیا، ۱۵۰۰۰ سے زائد زخمی ہوئے، ۱۰۸ مسلمانوں کو پھانسیاں دی گئیں اور ۱۲۰۰۰ سے زائد کو قیدی بنایا گیا...... اس جنگ میں مسلمانوں کی شکست نے فلسطین پر صیہونی قبضے کے مکمل ہونے میں کلیدی کردار ادا کیا......

کیا ان حقائق سے کوئی بھی شخص چشم پوشی کر سکتا ہے کہ برطانوی سامراج کے یہ دونوں محاذ ایک پٹری کی مانند ساتھ ساتھ چلتے رہے اور دونوں محاذوں پر ایک ہی فوج استعمال کی گئی تھی...... ایسا منظر تاریخ نے شاید کبھی پہلے نہ دیکھا ہوگا کہ کوئی حملہ آور قوم مخالف قوم کے لوگوں کو ہی اپنی فوج میں بھرتی کرے اور انہی کے ہاتھوں سے ان کے بھائیوں کا خون بہائے......

جو فوج ہندوستان میں انگریز سرکار کے تسلط کو مضبوط رکھنے کے لیے عوام کا خون بہاتی رہی علمائے کرام کو چوراہوں پر پھانسیاں دیتی رہی اسی فوج کا بٹوارہ ہوا اور قیام پاکستان کے وقت یہی فوج ورثہ میں پاکستان کے حصّے میں آئی...... بحیثیت ایک اسلامی ملک کی فوج کے اس کے نظریات عقائد اور تربیت کے بنیادی ڈھانچہ کی تبدیلی تو ضروری تھی لیکن ایسا نہیں ہوا یا یوں کہیے کہ کوشش ہی نہیں کی گئی لہٰذا قیام پاکستان کے بعد بھی فوج کے اہداف وہی رہے جو قیام پاکستان سے پہلے تھے...... بس عوام کو دھوکہ دینے کے لیے چند اسلامی نعروں کی ملمع کاری کی گئی تاکہ فوج کا تشخص ایک اسلامی فوج کے طور پر ہو سکے......

اسے بھی حسن اتفاق ہی سمجھئے کہ قیام پاکستان کے ایک سال بعد ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کا قیام عمل میں آیا......

مسلم خونریزی کا سلسلہ اسی طرح جاری رکھا گیا...... بظاہر پاکستان ایک آزاد اسلامی ریاست تھی لیکن یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو ہی نہ سکا...... ۱۹۷۰-۷۱ء میں اردن میں فلسطینی مزاحمت کو کچلنے کے لیے دوبارہ پرانے رشتوں کو استعمال میں لایا گیا جن پر شاید گرد بھی نہ جم سکی تھی...... اس وقت ضیاء الحق بریگیڈیئر کے عہدے پر تھا اور اردن میں فلسطینی مزاحمت کو کچلنے کے لیے اس کا چناؤ کیا گیا ایک اندازے کے مطابق ۲۵۰۰۰ کے قریب فلسطینیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا...... فلسطینی مسلمان آج بھی اس سانحہ کو ''بلیک ستمبر'' کے نام سے یاد کرتے ہیں...... اتنا ''بڑا'' کارنامہ سرانجام دینے کے بعد ضیاء الحق کے پاکستانی فوج کے سربراہ بننے میں کوئی شک باقی نہیں رہا تھا......

۷ جولائی ۲۰۱۴ء کی شام سے ''غزہ پٹی'' پر شروع ہونے والی اسرائیلی وحشیانہ اور دہشت گردانہ بم باری دن بہ دن بڑھتی جا رہی اور ہر روز درجنوں کے حساب سے مسلمان شہید ہو رہے ہیں، وہیں ہر روز سیکڑوں کی تعداد میں لوگ زخمی ہو رہے ہیں۔ ان زخمی لوگوں سے ''غزہ پٹی'' کا ہسپتال بھرا پڑا ہے۔ ''المرکز الفلسطینی للاعلام'' (مرکز اطلاعات فلسطین The Palestinian Information Center) کی رپورٹ کے مطابق، ان زخمی لوگوں کے علاج و معالجہ کے لیے بروز ۱۲ جولائی ۲۰۱۴ء کو ایک ''میڈیکل ڈیلیگیشن'' مصر سے ''رفح'' کے راستے ''غزہ پٹی'' میں داخل ہونا چاہ رہا تھا؛ تاکہ وہاں کے زخمی لوگوں کو بروقت طبی امداد پہنچائی جائے سکے......لیکن اس وفد کو مصری انتظامیہ نے ''غزہ پٹی'' میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ یورپ میں واقع ''فلسطینی میڈیکل ایسوسی ایشن'' نے اسرائیلی بم باری سے زخمی ہو رہے لوگوں کی فوری طبی امداد کے لیے چار ماہر ڈاکٹروں پر مشتمل، اس وفد کو ''غزہ پٹی'' کے لیے روانہ کیا تھا۔ اس وفد کو غزہ پٹی میں داخل ہونے کے لیے ''رفح'' کے راستے ہی جانا تھا؛ لیکن سیسی کی حکومت نے رفح کراسنگ کو بلاک کر کے اس وفد داخل ہونے سے روک دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مصر میں بغاوت کا علم بلند کر کے اقتدار پر قابض ہونے والا موجودہ خونی مصری صدر السیسی نے جب ڈاکٹر محمد مرسی کو اقتدار سے برطرف کر کے اغوا کیا، اس وقت اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو پہلا شخص تھا، جس نے سیسی کو مبارک باد دی تھی اور دوستی کا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ پھر اسی وقت سے سیسی نے اسرائیل کے حوالے سے نرم رویہ کا اپنانا شروع کر دیا۔ اس سے بڑھ کر، سیسی نے اسی موقع سے رفح کراسنگ بوڈر کو بلاک کروا دیا تھا اور ''حماس'' (حرکۃ المقاومۃ الاسلامیۃ) جیسی اسلام کے لیے مر مٹنے والی تنظیم کو ''دہشت گرد'' قرار دے کر اپنی یہودی ذہنیت کا ثبوت دنیا والوں کے سامنے پیش کر دیا۔ ابھی اس سرحد کو چند دنوں کے لیے کھولا گیا تھا؛ لیکن پھر اسے بند کر کے سیسی انتظامیہ اسرائیلی بم باری میں برابر کے شریک ہو رہی ہے۔

اسی پر بس نہیں ہے؛ بلکہ اس سے بڑھ کر چونکا دینے والی خبر ''مصری وزارت اوقاف'' کی طرف سے آئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسجد میں امامت و خطابت کے لیے جن لوگوں کی نئی تقرری ہو رہی انھیں تربیتی کیمپ میں جس اہم موضوع پر تربیت دی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ اسرائیل کے خلاف جنگ و جدل اور جہاد کی باتوں سے گریز کیا جائے۔ وزارت اوقاف نے ان اماموں اور خطیبوں سے مطالبہ کیا ہے کہ اسرائیل کے حوالے سے

25 جون: صوبہ میدان وردک......ضلع سید آباد......مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ......آئل ٹینکر سمیت 3 گاڑیاں مکمل تباہ اور 15 کو نقصان......4 اہل کار بھی قتل

امن وامان پر زور دیں......کیوں کہ وہ مصر کا پڑوسی ملک ہے اور اسلام میں پڑوسیوں کے حقوق کی رعایت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ''وزارت اوقاف'' نے دوسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ اسرائیل کے ساتھ مصر کا امن وسلامتی کا معاہدہ ہے؛ لہذا مصریوں کو نقضِ عہد سے بچنا چاہیے؛ کیوں کہ اسلام میں ''نقضِ عہد'' کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مصری وزارت اوقاف نے جو دلیل پیش کی وہ ہر طرح سے مضحکہ خیز ہے...... بلکہ ''وزارت اوقاف'' کا یہ قدم اسلام کے نام پر ظالم وجابر مملکت اسرائیل کی کھلی حمایت کا اعلان کا ہے۔ مصری وزارت اوقاف کے اس رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر محمد مرسی کا تختہ پلٹنے کے بعد، اسرائیل کو سیسی کی صورت میں ایک دوسرا حسنی مبارک فراہم ہوگیا ہے، جو اسرائیلی مفاد کے لیے اپنے دین وایمان کا سودا بھی کرسکتا ہے۔

جب کہ ڈاکٹر محمد مرسی مصر کا صدر منتخب ہوتے ہی فلسطینیوں کی آسانی اور راحت کے لیے فلسطین سے ملنے والی مصری سرحد کو کھولنے کا حکم جاری کردیا اور ان کو آمدو رفت کی کھلی آزادی دے کر اپنی قوت ایمانی اور اسلامی اخوت کا مظاہرہ کیا۔ گرچہ آج وہ بغیر کسی جرم کے جیل میں قید ہیں؛ لیکن ان کی قوت ایمانی اور اسلامی اخوت میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا ہے۔ ''المرکز الفلسطینی للاعلام'' کی ایک رپورٹ کے مطابق ۱۳ جولائی ۲۰۱۴ کو جب ڈاکٹر محمد مرسی اور ان کے رفقا کو ایک مقدمہ کی سماعت کے لیے عدالت میں لایا گیا تو ڈاکٹر محمد مرسی اور اس کے ساتھیوں نے عدالت میں پہنچتے ہی اپنے ہاتھ اٹھا کر چار انگلیوں سے ''رابعہ'' کا نشان بنا کر ''لبیک یا غزہ لبیک یا غزہ'' کا نعرہ لگا کر اہلیانِ غزہ سے اپنی ہمدردی اور محبت کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر محمد مرسی اور ان کے رفقا کے نعروں سے کمرہ عدالت (Court Room) گونج اٹھا اور جج نے حواس باختہ ہوکر، مقدمہ کی کاروائی ملتوی کردیا۔ یہ ڈاکٹر محمد مرسی کی شجاعت وبہادری اور اسلامی اخوت ہے...... جب کہ بزدل عبد الفتاح السیسی اسرائیل کی ہاں میں ہاں کر کے مظلوم فلسطینیوں کے قتل میں اپنے آقا حسنی مبارک کی طرح برابر کا شریک ہو رہا ہے۔

عالمی جہادی تحریک جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے امیر شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم نے گزشتہ سال گیارہ ستمبر کے موقع پر جاری کیے گئے اپنے بیان ''ایمان بمقابلہ تکبر'' میں مصر کی اس صورت حال کو تفصیلاً بیان کیا اور مصر میں جاری صلیبی سازشوں کو بیان کیا جن کی بنیاد پر اسرائیل اپنے ہمسائے کی ''اسلامی'' حکومت سے بالکل مطمئن و بے خوف ہوجائے۔ شیخ دامت برکاتہم نے فرمایا:

> ''ایک سال پردے کے پیچھے سے حکومت کرنے کے بعد دوبارہ سیکولر فوج نے اقتدار سنبھال لیا۔ یہ فوجی سیکولرازم ہمیشہ تباہی وبربادی لے کر آئی ہے۔ اسی کی وجہ سے ۱۹۵۶ء کی شکست اور ۱۹۶۷ء کے انحطاط کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی نے ۱۹۷۳ء کی جنگ میں دی جانے والی فوجیوں کی قربانیوں کو اسرائیل کے سامنے جھکنے اور اس کے ساتھ تعلقات استوار کرنے میں تبدیل کیا، نیز امریکہ کو مصر کی حکومت اپنے ہاتھ میں لینے، امریکی فوجی اڈے قائم کرنے اور ملک کے ذخائر لوٹنے کی راہ ہموار کر دی۔

> آج پھر یہی فوجی سیکولرازم امریکہ اور اسرائیل کو غزہ کا محاصرہ میں مدد دینے اور جہادی مزاحمت کے خلاف کارروائی میں ہر طرح کی معاونت کو جاری رکھے ہوئے ہے۔

> رابعہ عدویہ، نہضہ اور نیشنل گارڈز میں جو قتلِ عام ہوا اور سیناء میں جس طرح مجاہدین پر بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں سے بم باری ہوئی، یہ سب مصریوں کو ذلیل کرنے کے لمبے سلسلے کی ایک کڑی ہے......اس سب کا حل یہی ہے کہ یہ سب کلمہ توحید کی بنیاد پر متحد ہوجائیں تاکہ شریعت کی حکمرانی قائم کریں اور اپنے ملک و فلسطین کو آزاد کرانے کی تیاری کریں اور اپنی سرزمین کو فساد سے پاک کریں۔

> آج یہ واضح ہو چکا ہے کہ احتجاج، مظاہرے اور دھرنوں کے ساتھ کیے جانے والے وحشیانہ جرائم اخوان المسلمین اور اس کے حامیوں کے خلاف نہیں تھے بلکہ وہ مصر میں ہر اسلامی سوچ کے حامل لوگوں کے خلاف تھے، خواہ یہ سوچ کمزور، ناقص، دستبردار والی اور متضاد ہی کیوں نہ تھی۔

> یہ وہ حقیقت ہے جسے ہمیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کیونکہ ہمارے دشمن اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ہمارے صلیبی امریکی اور مصر میں موجود ان کے آلہ کار دشمن اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے اور اس کے ارد گرد جمع ہونے کی دعوت دینے والے کس قدر خطرے کے حامل ہیں، خواہ ان کی دعوت کمزور، ناقص یا متضاد ہی کیوں نہ ہو۔

> قاہرہ اور دیگر صوبوں کے میدانوں میں یہ جو صلیبی سیکولروں کی جانب سے ظلم وجرائم ہوئے ہیں، ان کا مقابلہ کرنا اور ان کو روکنا واجب ہے۔ ان کو روکنے کے لیے سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم کلمہ توحید کی بنیاد پر آپس میں متحد ہوجائیں، شریعت کی حاکمیت سے ایک بالشت بھی دست بردار نہ ہوں اور ہم یہ مطالبہ کریں کہ شریعت ہی آئین سے اعلی وارفع ہوں۔

> اے میرے مسلمان بھائیو اور مصر میں ہمارے اہل خانہ! ہم سب سیکولروں اور صلیبیوں کی قربت اور ان سے ہم آہنگی کرنے سے پیدا ہونے والی تباہیوں اور بربادیوں کو دیکھ چکے ہیں۔ اس لیے اب ہمیں شریعت کی حاکمیت، غزہ کے محاصرے، اسرائیل سے تعلقات قائم کرنے اور شکست

25 جون: صوبہ زابل...............ضلع ارغنداب.................. مجاہدین کا پیدل فوجی دستے پر حملہ............... 15 فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی

خوردہ معاہدوں کو قبول کرنے اور مبارک ٹولہ کے جرائم سے نظریں پھیرنے کی قیمت پر قائم ہونے والی اس ہم آہنگی کو توڑ ڈالنا چاہیے''......

واضح رہے کہ ظالم و جابر اور ناجائز مملکت اسرائیل نے ۷ جولائی ۲۰۱۴ء کی شام سے غزہ پٹی پر بمباری شروع کی جو ہنوز جاری ہے۔ اس حملے میں اب تک اسرائیل نے ۱۵۰۰ جگہوں پر بمباری کی ہے۔ اس تحریر کے قلم بند کیے جاتے وقت تک ہزاروں کی تعداد میں معصوم شہری شہید ہو گئے ہیں جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے؛ جب کہ زخمیوں کا شمار اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مگر اس ظلم و بربریت کے باوجود بھی عالم اسلام پر مسلط طوغیت چپ سادھے تماشائی بنے ہوئے ہے۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو یہ اس قتل غارت گری کے لیے انہی طواغیت نے اسرائیل کی راہ ہموار کی ہے۔ جس میں مصری حکومت کا تختہ الٹنے میں معاونت کرنا بلکہ تمام جنگ کے اخراجات ایک مسلم ملک کی جانب سے اٹھائے تھے......

آج ان دونوں محاذوں وزیرستان اور غزہ پر مسلط کی جانے والی جنگ کو تقریباً سو سال پورے ہونے کو ہیں لیکن ہم دونوں جگہوں پر ہونے والے قتل عام کو مختلف نگاہ سے دیکھتے ہیں...... پاکستانی افواج کم و بیش اتنا ہی بارود وزیرستان کی گلیوں بازاروں مسجدوں پر گرا چکی ہیں جتنا اسرائیل غزہ میں استعمال کر چکا ہے ......اس کے باوجود پاکستانی حکومت اسرائیلی حکومت کی بمباری کو ریاستی دہشت گردی اور پاکستان میں کی جانے والی بمباری کو پاکستانی رِٹ کی بحالی قرار دیتی ہے......

لیکن اب ایسا دکھائی دیتا ہے کہ یہ جنگ اپنے منطقی انجام کی جانب گامزن ہے......ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ صحافی جو حالات و واقعات کو تجزیوں اور دجالی میڈیا کی فراہم کردہ اطلاعات اور خبروں کی روشنی میں دیکھتا ہے شاید یہ بات نہ سمجھ پائے لیکن جن مسلمانوں کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کا پکا یقین ہے ان کے لیے یہ صورت حال ہرگز مایوس کن نہیں بلکہ وہ بخوشی حق و باطل کے مابین جاری اس آخری معرکہ میں اپنا سب کچھ لٹانے کے لیے بے چین ہیں......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> میری امت کی ایک جماعت بیت المقدس کے دروازوں اور اس کے اردگرد لڑتی رہے گی اور ایک جماعت انطاکیہ اور اس کے اردگرد لڑتی رہے گی اور ایک جماعت دمشق اور اس کے اردگرد لڑتی رہے گی یہ لوگ حق والے ہوں گے اور اپنے مخالفین اور معاونین کی پرواہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ طالقان سے اپنا خزانہ نکالیں گے اور اس کے ذریعہ سے دین کو زندہ کریں گے جب کہ اس سے پہلے دین کو مٹایا گیا ہوگا......(ابن عساکر)

طالقان قندہار کا ایک علاقہ ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں سے تحریک طالبان شروع ہوئی جس کی تفصیل امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ نے خود بیان فرمائی جسے ملا امین اللہ اخوند شہید رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب ''لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ'' میں تحریر فرمایا ہے......

اسی طرح دوسری بہت سی احادیث خراسان کے جہاد کی فضیلت کے بارے میں بھی موجود ہیں۔ ان احادیث کی روشنی میں اگر ہم انصاف پسندی کے ساتھ حالات و واقعات کا جائزہ لیں تو فلسطین سے لے کر شام اور شام سے لے کر افغانستان اور پاکستان تک تمام محاذوں پر کفر کا زور توڑنے کے لیے مجاہدین اسلام سرگرم ہیں اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں ان تمام محاذوں پر ظالم حکومتوں اور وقت کے فرعونوں کی ایک ہی بولی اور طریقہ کار ہے...... اسرائیل کی پہاڑیوں پر بھی جمع یہودی مزے سے ان مناظر کو دیکھتے ہیں جب اسرائیلی طیارے غزہ کی بستیوں پر بمباری کر کے معصوموں کو خون میں نہلاتے ہیں ان وحشی یہودیوں کے روحانی بھائی پاکستان میں بھی ہیں جو کراچی میں لاکھوں کا مجمع اکٹھا کر کے فوج پر زور ڈالتے ہیں کہ وہ وزیرستان میں اسلام کا نام لینے والوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دے......پھر جب فوج وزیرستان میں قتل عام شروع کرتی ہے تو یہ دوبارہ لاکھوں کا مجمع اکٹھا کرتے ہیں فوج کی حمایت میں ناچتے گاتے اور جشن مناتے ہیں......

آج لوگوں کی نظروں میں تو وزیرستان سے غزہ تک یہ گروہ الگ الگ نظر آتے ہیں لیکن روز قیامت ہمیں یقین ہے کہ گروہ بندی خالص اسلام پر مر مٹنے والوں اور اسلام کو مٹانے والوں کی بنیاد پر ہوگی...... اس وقت یقیناً وزیرستان اور غزہ کے شہدا ایک طرف جب کہ ان کے قاتلین اپنے حمایتیوں سمیت دوسری طرف ہوں گے......

☆☆☆☆☆

اہم ترین خبر:

۲ / اگست کو اسرائیلی کابینہ کے اجلاس میں حالیہ جنگ میں اب تک اسرائیلی فوج کے نقصانات کی رپورٹ پیش کی گئی جو کہ درج ذیل ہے۔

۴۹۷ سپاہی مردار...... ۱۱۳ آفیسرز مردار...... ۸۷۹ سپاہیوں کو گہرے زخم پہنچے...... ۳۶۲ آفیسرز شدید زخمی...... 311 ۳۱۱ سپاہیوں نے اپنے آپ کو گولی مار لی

http://www.alweehdat.net/vb/showthread.php?p=1754491

25 جون: صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......مجاہدین کے دو حملے......8 فوجی ہلاک اور کئی زخمی......2 ٹینک بھی تباہ

غزہ کے زخم

سعد ایوبی

یہود کی اسلام دشمنی روز اول ہی سے واضح ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک قرآن کے الفاظ میں ان کی عداوت شدید ترین ہی رہی ہے۔ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد اسرائیل کا غاصبانہ قیام مسلمانوں ہی نہیں اکثر کفار کے نزدیک بھی ناجائز قبضہ اور ظلم کے سوا کچھ نہیں۔ فلسطین کی مزاحمت مختلف مراحل اور مختلف قومی وسیکولر نعروں کی عارضی چمک دمک دیکھنے کے بعد بالآخر اس نتیجے پر منتج ہوئی ہے کہ شہادت کو گلے لگانے کا حوصلہ رکھ کر زندہ رہنا ہی اسرائیل کے ظلم وسربریت سے آزادی کا منبع بھی ہے اور مسئلہ فلسطین کا اس کے سوا اور کوئی حل بھی نہیں ہے کہ **ذالک جـــزاء الکافرین** ایسے کافروں کا یہی علاج ہے!

اسرائیل کے حالیہ حملوں میں جو سب سے اہم چیز جو مشاہدے میں آئی ہے ، وہ فلسطینی مزاحمت کا قابل ذکر گراف ہے جس میں القسام اور دوسری تنظیمیں شامل ہیں۔ اسرائیلی حملوں کے جواب میں مقدور بھر راکٹ اسرائیلی دارالحکومت تل ابیب سمیت اردگرد کے اکثر علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہیں، اگرچہ ان سے ہونے والے نقصانات کی خبریں اسرائیل کے سنسر کی وجہ سے میڈیا پر نہیں آرہیں۔ ان راکٹ حملوں کی خاص بات اسرائیلی دفاعی شیلڈ کو دھوکہ دینا ہے جس نے ابھی تک فائر ہونے والے کم ہی راکٹس کو گرانے میں کامیابی حاصل کی ہے اور اکثر راکٹ اپنے ہدف تک پہنچنے میں کامیاب رہے ہیں۔ عسقلان، ڈیمونا، دیرحام اور بئر السبع جیسے کتنے ہی اور علاقے ہیں جہاں زندگی مفلوج ہے اور سنسر کی رد سے بچ نکلنے والی بعض تصاویر تل ابیب تک کی سنسانی اور ویرانی کو آشکارا کرتی دکھائی دے رہی ہیں۔ والحمدللہ۔

ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی ہزیمت پسند ذہن فلسطینیوں کو سبق پڑھانے میں مصروف ہیں کہ وہ راکٹ حملے بند کیوں نہیں کرتے تا کہ اسرائیل کے پاس ''جواب میں'' معصوم لوگوں کو قتل کرنے کا جواز نہ رہے! اس ''دلیل'' کی حقیقت تو ہر ذی شعور پر واضح ہی ہے، البتہ ایک دوسری مایوسی یہ پھیلائی جارہی ہے کہ ''سیوریج کے پائپ'' والے راکٹ سے اسرائیل کو نقصان ہی کتنا ہو رہا ہے، جب کہ فلسطینیوں کے شہادتیں سترہ سو سے تجاوز کر چکی ہیں۔ ایسے ''عقل کل'' قسم کے دانش وروں کو اسرائیل کی تاریخ اور یہودیوں کو آباد کرنے کی ترغیبات کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسرائیل اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ ایک ناجائز اور قابض ملک ہے جس کا امن میں رہنا کبھی بھی ضمانت شدہ نہیں ہوتا اور جن کا حق چھین کر ایسی ریاست قائم کی جاتی ہے وہ اس ریاست اور اس کے شہریوں کا جینا بھی حرام کیے رکھتے ہیں! یہی وجہ ہے کہ امریکہ پر غالب یہودی عنصر اسرائیل کو شروع سے فول پروف سکیورٹی کے منصوبوں کے لیے بلا مبالغہ بلین ڈالر دلواتا رہا ہے تا کہ باہر سے لا لا کر ارض مقدس میں بسائے جانے والے یہودی عدم تحفظ کا سوچ بھی نہ سکیں اور یہ سوچ انتفاضہ سے پہلے کامیاب بھی رہی ہے لیکن تحریک انتفاضہ کے بعد شروع ہوئے فدائی حملے اس تصور پر ایک کاری ضرب ثابت ہوئے۔ حماس کے جمہوری عمل کے ذریعے غزہ میں برسراقتدار ہو کر کئی ایک مصلحتیں اختیار کرنے کے بعد کافی عرصے سے بازوئے شمشیر زن، شہید عزالدین القسام بریگیڈ پس منظر میں چلا گیا تھا اور ۲۰۰۸ء، ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۲ء میں ہونے والی مسلسل وحشت وسربریت میں عسکری مزاحمت بہت معمولی سامنے آئی تھی۔ اس کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ اسرائیلی آبادکاروں میں احساس تحفظ کا عنصر بہت بڑھ کر سامنے آیا اور وہ واقعی خود کو ایک محفوظ خطے میں تصور کرنے لگے تھے، حالیہ راکٹ حملوں نے اسرائیل میں اس تصور کو اتنے بڑے پیمانے پر توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ہے کہ اس سے پہلے شاید کبھی اتنا بڑا دھچکہ نہیں پہنچا تھا۔ ''کوئی بھی جگہ راکٹوں سے محفوظ نہیں، یہ کہیں بھی کسی بھی وقت گر سکتے ہیں، اور میزائل ڈیفنس سسٹم انہیں نہیں روک پا رہے''...... یہ عملی نقصانات سے بڑا نقصان ہے جو ہمارے بہت سے ڈرائنگ روم دانش وروں کو سمجھ نہیں آرہا۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ پھر سے یہ حقیقت واشگاف ہوگئی ہے کہ کفر، اور ظلم و عدوان کا کوئی بھی روپ ہو وہ باتوں، قراردادوں، ہمدردیوں اور عالمی ضمیر ایسے نام نہاد معیارات اور اخلاقیات سے قطعاً بے نیاز ہوتا ہے، اس کا ایک ہی علاج اور ایک ہی حل ہوا

کیا اصل سوال صلیب وصیہون کی چاکری کرتی اور ان کی ایڈوائس پر مسلمانوں اور مجاہدین کا خون بلا دریغ بہاتی پاکستانی اور مصری فوج سے نہیں ہونا چاہیے کہ ''عرب کا وقار'' اور ''اسلام کا قلعہ'' پاکستان اسلام کی بربادی پر کہاں ہیں؟ القسام، عبداللہ عزام بریگیڈ اور سرایا القدس اگر اس بے سروسامانی کے عالم میں اسرائیل کو جنگ بندی کی اپیل کرنے پر مجبور کر سکتی ہے تو ''اسلام کی جانثار'' حکومتیں کچھ نہیں کر سکتیں؟؟؟ کاش امت اپنے سروں پر مسلط طواغیت کو پہچان لے، اب بھی جان لے!

26جون: صوبہ ہلمند...... ضلع سنگین..... مجاہدین اور افغان، نیٹو فورس کے مابین شدید جھڑپیں...... 8 ٹینک تباہ...... 12 افغان اور 7 نیٹو اہلکار ہلاک

کرتا ہے،غزہ سے فلپائن تک......اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ۔ ہمارے حماس کے بھائیوں کی نرم روی اور مصلحت کے نام پر جہاد فی سبیل اللہ سے اغماض برتنے کی پالیسی کا ذرہ برابر فائدہ نہیں ہوسکا اور نہ ہی اسرائیلی ظلم و سربریت میں ہی اس سے کوئی کمی لانے میں کامیاب ہوئی، اور آج ایک مرتبہ پھر راکٹوں کی پروازیں زبان حال سے کہہ رہی ہیں کہ **لا عزة الا بالجهاد**۔

حقیقت یہی ہے کہ تاریخ اسلام میں بھی جہاد فی سبیل اللہ کو کچھ وقتی فوائد کی خاطر ترک کرنے کا ''فائدہ'' بھیانک تباہی کے سوا کچھ نہیں نکلا اور آج بھی کفار کی طرف سے دیے جانے والے پرکشش ''آپشنز'' آیت قرآنی کی رو سے'' **ود الذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم امتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة**'' کے سوا کچھ نہیں !جہاں جہاں اس حقیقت کو فراموش کیا گیا وہیں وہیں اہل ایمان کی حالت زار چیخ چیخ کر بربادی کا نوحہ کررہی ہے۔

اس پر مستزاد یہ کہ مجاہدین سے تقاضا کہ وہ فلسطین میں اسرائیل کے خلاف جہاد کیوں نہیں کرتے ، وہاں کیوں نہیں جاتے؟ ایک طرف تو یہ مجاہدین کی طرف امت کی نظریں ہونے کا غماز ہے تو دوسری طرف کچھ تلخ حقیقتوں کی فراموشی کا رونا بھی روتی نظر آتی ہے۔ مجاہدین تو اپنی استطاعت سے بڑھ کر ہر جگہ کفر سے نبرد آزما ہیں اور اس امت کے کل کی خاطر ہی اپنا آج قربان کرنے میں مسلسل لگے ہوئے ہیں......اگر ان کی رسائی فلسطین تک ہو تو وہاں کیوں نہ جہاد کریں گے جب کہ بیت المقدس پر اللہ کا جھنڈا لہرانا ایک عام مسلمان کی بھی دلی آرزو ہے!شاید اس سوچ کے سوچنے میں وہ ان اصل رکاوٹوں کو فراموش کرجاتے ہیں جو مجاہدین کو اسرائیل سے نبرد آزما ہونے میں حائل ہیں اور جن کو ہٹانے کے لیے مجاہدین کی جدوجہد جاری ہے۔ سب سے بڑی رکاوٹ تو خود امریکہ ہے جس نے حالیہ جنگ سے پہلے اور اس کے دوران بھی اسرائیل کو ۳۵۱ ملین ڈالر جاری کیے ہیں کہ وہ اپنے دفاع کو مضبوط بنائے۔ دوسری طرف عرب و عجم میں اسلام کی ''حفاظت'' کا سہرا اپنے سر سجانے کے ذمہ دار سعودی عرب کی ''اسلامی حکومت''،اور ایران و لبنان کے روافض، جو'' القدس کی آزادی کے لیے خون کا آخری قطرہ بہانے سے دریغ نہ کرنے'' کے نعرے بھی لگاتے رہے ہیں، وسائل میں بھی مسلم دنیا میں کم ہی ان کے ہمسر ہیں اور اسرائیل بھی ان کی دسترس میں ہے......آل سلول سے لے کر آل مجوس تک یہ سب آج کیا کررہے ہیں؟ کیا اصل سوال صلیب و صیہون کی چاکری کرتی اور ان کی حکم پر مسلمانوں اور مجاہدین کا خون بلا دریغ بہاتی پاکستانی اور مصری فوج سے نہیں ہونا چاہیے کہ'' عرب کا وقار'' اور'' اسلام کا قلعہ'' پاکستان اسلام کی بربادی پر کہاں ہیں؟ القسام ،عبداللہ عزام بریگیڈ اور سرایا القدس اگر اس بے سروسامانی کے عالم میں اسرائیل کو جنگ بندی کی اپیل کرنے پر مجبور کرسکتی ہے تو'' اسلام کی جانثار'' حکومتیں کچھ نہیں کرسکتیں؟؟؟ کاش امت اپنے سروں پر مسلط طواغیت کو پہچان لے،اب بھی جان لے!

اس کے ساتھ ہی ساتھ پہلی مرتبہ فلسطین میں بنے چھٹے جاسوسی طیارے بھی اسرائیل بھیجے گئے ہیں جنہوں نے تل ابیب تک پر کامیابی سے پروازیں کر کے حساس معلومات بھیجی ہیں۔ اس عمل نے مجاہدین کے پاس موجود ٹیکنالوجی کی ترقی کا پتہ تو دیا ہی ہے ساتھ ہی اسرائیل کی ٹیکنالوجی اور فول پروف سکیورٹی کا پول بھی کھول کر رکھ دیا ہے۔ اس سے پہلے عراقی مجاہدین نے امریکی ڈرون طیاروں کا پروگرام معمولی سے سافٹ ویئر کی مدد سے ہیک کر کے انگریزی محاورے کے مطابق یہ پیغام دیا تھا کہ جہاں ارادہ ہو وہاں رستہ بھی نکل آتا ہے......سوائے امت کے قابل انجینئرز اور ماہرین! مجاہدین کو آپ کی جتنی ضرورت آج ہے شاید آج سے پہلے نہ تھی، کفر کا ہر جدید سے جدید تر ہتھیار اسلام کے خلاف استعمال ہونے کے لیے بن رہا ہے۔ طالب علم بھی ٹیکنالوجی کے ان نفع مند شعبوں کا انتخاب کریں جو اسلام کے فائدے کے لیے استعمال ہوسکیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

> ''تم میں سے ہر ایک کسی مورچے پر ہے اور وہ بہتر جانتا ہے کہ اپنے مورچے کا پہرا کیسے دینا ہے''۔

> **کفر،اور ظلم و عدوان کا کوئی بھی روپ ہو، وہ باتوں، قراردادوں، ہمدردیوں اور عالمی ضمیر ایسے نام نہاد معیارات اور اخلاقیات سے قطعاً بے نیاز ہوتا ہے، اس کا ایک ہی علاج اور ایک ہی حل ہوا کرتا ہے،غزہ سے فلپائن تک......اور وہ ہے جہاد فی سبیل اللہ۔**

غزہ پر ظلم کا نوحہ بھی نیا نہیں کہ ہر دو سال بعد جگر کاٹ دینے والے یہی مناظر سکرینوں پر جلوہ گر ہوتے ہیں اور ایسی ہی سرد آہیں، بے پایاں درد و الم اور آنسوں آہوں کے طوفان اٹڈتے چلے آتے ہیں، امت مسلمہ کے'' اولوا الامر'' حکمرانوں کا قبیح کردار بھی ہمیشہ شرم ناک رہا ہے اور خود فلسطین سے باہر مسلم امہ کا مجموعی ردعمل بھی چند دن کی جذباتیت کے بعد کسی عملی شکل میں ڈھلنے سے اکثر محروم ہی رہا ہے۔ دعائیں مومن کا ہتھیار ہیں لیکن ہم ان سے بھی بڑی حد تک غافل ہوگئے ہیں، پھر خود دنیا میں کھو کر جہاد کی تیاری جو انفرادی سطح پر ہر مسلمان کی ذمہ داری بتائی گئی ہے، اس کو پس پشت ڈال دینا بھی جاری رہے تو چیخ و پکار اور آہوں سسکیوں سے دنیا میں کوئی تبدیلی آتی ہے نہ ظالموں کے ہاتھ روکے جاتے ہیں!اور رہا اللہ کے دین کا قیام تو وہ تو ایسی ایسی قربانی کی راہوں پہ چل کر ہوتا ہے جن کے لیے ایمان و عزیمت کے معیار بلند ترین ہیں۔ مشقت بھری مسافتوں کے مسافروں کو زاد راہ تیار کر کے نکلنا چاہیے......بصورت دیگر راہ کی سختیاں انہیں واپس لوٹنے پر مجبور کردیتی ہیں۔ یہی رمضان المبارک ،شہر الجہاد کا پیغام ہے اور یہی لوح زمان پر ثبت آج کی پکار ہے!

26 جون :صوبہ غور......................ضلع جوند......................مجاہدین کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ......................9 پولیس اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

جرم ضعیفی کی میٹھی گولیاں

اوریا مقبول جان

مسلم امہ کے کسی سیاسی رہنما، دانش وریا مغربی سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کی چوکھٹ پر سجدہ ریز شخص کو اگر دنیا میں کسی بھی جگہ مسلمانوں پر بہیمانہ تشدد اور معصوم عورتوں اور بچوں کی ہلاکتوں کے بارے میں بتاؤ تو وہ اقبال کے شعر کا ایک مصرعہ دہرانے لگتا ہے ہے ''جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات''......کس قدر بے حس ہیں یہ لوگ۔ان کے اپنے گھر پر اگر بم گرے، ان کے بچے تڑپتے ہوئے جان دیں، ان کی عورتوں کو سپاہی اٹھا کر لے جائیں تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آتا ہے۔کوئی کتنا بھی کمزور ہو انتقام کی آگ میں کھولنے لگتا ہے۔ممکن ہو تو حفاظتِ خود اختیاری کا سہارا لے کر جو بھی اسلحہ گھر میں موجود ہو لے کر بدلہ لینے نکل پڑتا ہے۔نہتا ہو تو گھر کا سامان بیچ کر انتقام کے لیے اسلحہ خریدتا ہے، کرائے کے قاتلوں سے رابطہ کرتا ہے......بدلہ لینے کی اہلیّت نہ رکھتا ہو تو شور ضرور مچاتا ہے، واویلا ضرور کرتا ہے، انصاف کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔یہ سب نہ بھی کر سکے تو اتنا ضرور کرتا ہے کہ جو لوگ یہ ظلم اور بربریت کرتے ہیں ان کو اور ان کے پشت پناہوں کو دشمن سمجھتا ہے، ان سے شدید نفرت کرتا ہے۔ایسے میں اگر کوئی اسے اقبال کا جرم ضعیفی والا شعر سنا کر چپ رہنے کو کہے تو اس کا گریبان تھام کر کہتا ہے تم پر بیتی نہیں اس لیے تم یہ باتیں کر رہے ہو۔تمہارا گھر ایسے اجڑتا تو میں تم سے پوچھتا۔لیکن وہ امت جس کی سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علامت بتائی تھی کہ یہ ایک جسد واحد ہے۔ایک جسم جس کے کسی بھی حصّے کو تکلیف پہنچے باقی تمام عضو مضطرب ہو جاتے ہیں۔اس امت میں کبھی بوسنیا، چیچنیا، افغانستان، عراق اور اب فلسطین میں معصوم اور نہتے لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے اور ہم یا تو قاتلوں کے دوست اور اتحادی ہیں یا پھر قاتلوں کے پشت پناہوں سے بھیک اور امداد مانگ کر گزارا کرنے والے ہیں۔غیرت و ناموس بیچ کھائی ہو تو جرم ضعیفی جیسے الفاظ کس قدر تسلی بخش ہوتے ہیں! کاش کوئی ویت نام میں لڑنے والے نہتوں کو بھی یہ الفاظ سکھاتا۔ہمارے ایک دانش ور ہیں جنھیں مغرب کے ہر ظلم میں حسن نظر آتا ہے وہ کہتے ہیں ''ہم اسپرین تک بنا نہیں سکتے اور امریکہ سے مقابلہ کرتے ہیں''۔کاش وہ یہ بتا دیں کہ ویت نام میں کس نے اسپرین ایجاد کی تھی جو انھوں نے امریکا کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔افغانستان کا ذکر نہیں کرنا چاہتا جس کے غیور لوگوں نے ایک سوسال میں تین عالمی طاقتوں کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔

یہ سب اس امت کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔اس لیے کہ اسے یہ درس بھلا دیا گیا ہے کہ نصرت اور فتح ٹیکنالوجی سے وابستہ نہیں بلکہ اللہ کی جانب سے ہوتی ہے۔جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کے یہ دعوے کرتے ہیں اس کی سنت پر عمل کرنے کا درس دیتے ہیں انھوں نے اس ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کے میدان میں نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔تین سو تیرہ جانثار، دو گھوڑے، چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں......یہ تھی کل کائنات اور مقابلے میں تین گنا بڑا لشکر اور تمام سامان حرب۔کوئی ایک غزوہ بھی ایسا ہے جس میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی۔کیا شام مصر ترکی اور ایران فتح کرنے والے اپنے مقابل لشکروں سے تعداد اسلحہ اور سامان حرب میں زیادہ تھے۔ہرگز نہیں لیکن پھر بھی وہ اپنے دور کی عالمی طاقتوں سے ٹکرا گئے تھے۔اس لیے کہ وہ ''جرم ضعیفی'' کی لوریوں میں نہیں پلے تھے بلکہ اللہ کی طاقت کے بھروسے پر زندگی گزارنے والے تھے۔اللہ پر بھروسے کی طاقت کو اس امت سے چھیننے اور اسے ٹیکنالوجی کے بت کے سامنے سجدہ ریز کروانے میں ایک عرصہ لگا ہے۔اس میں جنگ عظیم اول کے بعد خلافت کی مرکزیت کا خاتمہ اور موجودہ سیکولر قومی ریاستوں کے مغرب کی دہلیز پر سجدہ ریز حکمرانوں کا بھی حصّہ ہے اور اس امت کے ان دانش وروں کا بھی جو روز اس امت کو کم مائیگی کمزوری اور بے حوصلگی کا درس دیتے ہیں۔یہ ہیں وہ اہل مدرسہ جن کے بارے میں اقبال نے کہا تھا'' گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا''......اسی نوجوان کے بارے میں اقبال نے کہا تھا

ے کون کہتا ہے کہ مکتب کا جواں زندہ ہے
مردہ ہے مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس

لیکن اس تن مردہ میں جاں پیدا کرنے کی آوازیں اور تحریکیں بھی ساتھ ساتھ چلتی رہیں۔جرم ضعیفی پر خاموش رہنے اور غیرت و حمیت بیچ کھانے والوں کے مقابل میں نعرہ مستانہ لگانے والوں کی بھی کمی نہیں رہی۔تاریخ کا یہ بدترین باب ہے کہ وہ جنھوں نے مسلمانوں کو جرم ضعیفی کی سزا تجویز کی اور انھیں ٹیکنالوجی کے بت کے سامنے سجدہ ریز ہونے پر بہتر مستقبل کی نوید دی وہ سب کے سب ان قومی سیکولر ریاستوں کے حکمران ہی تھے۔گزشتہ سو سالہ تاریخ میں سوڈان سے لے کر ملائیشیا تک ہر کسی نے مسلمانوں کو ان ریاستوں کے خول میں جکڑ کر بے حس اور مردہ دل بنایا اور آج یہ عالم ہے کہ کسی شہر کے ایک حصّے میں اگر آفت اور مصیبت آئے تو دوسرے حصّے کے لوگ اپنی روزمرہ زندگی جاری رکھتے ہیں۔نہ کوئی ان کی مدد کو بے چین ہوتا ہے اور نہ ان کی مصیبت میں غمگین۔یہی بے حسی آج غزہ میں شہید والے معصوم بچوں کے لیے نظر آئی ہے۔یہ بے حسی کیسے پیدا ہوئی۔ہم نے ایسے ہی مناظر افغانستان اور عراق میں کس قدر خاموشی سے دیکھے۔ہمیں کہا گیا یہ دہشت گرد ہیں ان سے دنیا کا امن تباہ ہو رہا ہے۔ہم سب امن کے خواہاں بن کر ایسا ہی

26 جون: صوبہ لوگر......................ضلع برکی برک......................مجاہدین نے ایک امریکی ڈرون راکٹ سے مار گرایا

تماشا دیکھتے رہے۔ پھر ہم نے مسلمان ریاستوں کو بھی ظلم کرنے کا ویسا ہی اختیار دے دیا اور بے حسی سے تماشا دیکھتے رہے۔ ہم نے بشار الاسد کو ایسے ہی معصوم بچوں اور عورتوں کو دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر قتل کا لائسنس دیا۔ ہم نے نوری المالکی کو عراق میں خاندانوں کے خاندان قتل کرنے کی اجازت دی تا کہ دنیا سے شدت پسندوں کو پاک کیا جائے۔ ہم تماش بین تھے اور ہمارے سامنے موت کا تماشہ تھا۔

کیا کسی کی آنکھ سے آنسو بہے جب اس سے چند میل کے فاصلے پر ڈرون حملوں سے معصوم بچوں کے جسموں کے پرخچے اڑے۔ ہم نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں لال مسجد کا سانحہ اور معصوم بچوں کی موت کو کس قدر سکون کے ساتھ ٹیلی ویژن اسکرینوں پر دیکھا اور چین کی نیند سوئے اور سوچا کہ اب ہم نے امن کی طرف قدم اٹھالیا۔ دہشت گردی کا خاتمہ کر دیا ہے!.....لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے کہ ہمارے حکمرانوں کے تمام جملے اسرائیل کے میڈیا نے چرا لیے ہیں۔ ان کے حکمران بھی وہی زبان بول رہے ہیں جو ہم دہشت گردی کے خلاف بولتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "فلسطین کے لوگ امن کے دشمن ہیں، یہ دہشت گردی کی پناہ گاہ ہیں، ان کی وجہ سے پوری دنیا کے امن کو خطرہ ہے"۔ اور پھر ان کی اس منطق کو امریکہ اور مغربی دنیا اپنے میڈیا پر اور سیاسی سطح پر حمایت فراہم کرتا ہے۔

کہا جاتا ہے اسرائیل ان کے علاقے پر قابض ہے۔ آزادی ان کا پیدائشی حق ہے تو کیا امریکہ اور اس کے حواریوں نے افغانستان اور عراق پٹے پر خرید ا ہوا تھا ان کی ملکیت میں شامل تھا۔ کیا پاکستان کے قبائلی علاقے امریکہ کی باون نمبر کی ریاست تھی جس کے معصوم لوگوں کو وہ دہشت گرد کہہ کر ڈرون حملوں سے ہلاک کرتا تھا۔ دنیا میں دو منطقیں نہیں چلا کرتیں۔ جس ظلم نے حماس کو جنم دیا ہے اسی ظلم نے دنیا کے تمام ممالک میں جہادی سوچ کو پیدا کیا ہے۔ ریاستوں کا چہرہ ایک جیسا ہے ظالم اور سفاک۔ یہی غزہ کا علاقہ پہلی عرب اسرائیل جنگ کے بعد ۲۴ جنوری ۱۹۴۹ء میں اسرائیل مصر معاہدے کے تحت ایک نیم خود مختار متنازعہ علاقہ کہلایا۔ کسی نے اسے حق آزادی نہ دیا۔ لیکن جب ۲۶ جولائی ۱۹۵۶ء کو جمال عبدالناصر نے نہر سویز کو قومیانے کا اعلان کیا تو جنگ چھڑی اور اسرائیل نے غزہ پر قبضہ کر لیا۔ اس وقت فلسطینی ایک علیحدہ عرب قوم تصور ہوتی تھی لیکن ۱۹۵۸ء میں مصر شام اور فلسطین کو ایک اتحاد جمہوریہ عربیہ متحدہ کے تحت منظم کیا اور ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۷ء تک غزہ پر مصر کا کنٹرول ہو گیا۔ یہ وہ دور تھا جب پہلی دفعہ غزہ کی نا کہ بندی کی گئی اور اس ظلم کا موجد جمال عبدالناصر تھا اور اس کی بھی وہی دلیل تھی کہ اگر غزہ کے رہنے والوں کو کھلا چھوڑا گیا تو امن تباہ و برباد ہو جائے گا۔ غزہ کی داستان پوری امت مسلمہ کی داستان ہے۔ یہ بے حسی اور بے ضمیری کا نوحہ ہے۔ یہ خاموشی ہم نے بڑی محنتوں سے اس قوم اور ملت کو سکھائی ہے۔ ہم نے ان کے ضمیر مردہ کیے ہیں جن قوموں کو سالوں یہ کہا گیا ہو کہ یہ جو لوگ ہم قتل کر رہے ہیں یہ تمہارے کچھ نہیں لگتے۔ یہ انسان نہیں کسی دوسرے ملک علاقے شہر یا محلے کے شہری ہیں۔ ان کے قتل پر چپ رہو یہ امن کے دشمن ہیں شدت پسند دہشت گرد ہیں تو پھر اس بات پر حیران کیوں ہوتے ہو کہ غزہ پر موت کے سائے چھائے تو ایک آنسو بھی نکلا ایک احتجاج تک نہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ سادگی اور حکمت سے بھرے ایک ایسے انسان کہ جن کی قیادت پر عرب اور عجم کے اولیاء اللہ سب متفق ہو گئے، غربا کے اس امام کا کردار کتنا رعب والا اور کتنا عجیب ہے......خیال آتا ہے کہ وہ ایسے انسان ہیں کہ جن کا دل مخبط ہے اور مثل ایک ایسے سخت اور چٹیل پتھریلی زمین کے ہے کہ جس کا درمیان کا حصہ نشیبی ہوا اور جو پانی کو ذخیرہ کرنے کی پوری صلاحیت رکھنے والی ہو......جس میں چٹانوں سے رستا پانی قطرہ قطرہ ہو کر جمع ہوتا ہے اور پھر ایک بڑی جھیل کی شکل اختیار کرتا ہے، اور رب تعالیٰ کی زمین پر اس کی مخلوق کو فائدہ پہنچاتا ہے، اے مومنوں کے امام! آپ کا وجود بھی اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کا بنایا ہے......اس رب کریم نے آپ کو وسعت عطا فرمائی اور اس امت کے شہزادے ایک ایک کر کے آپ کے دامن میں اکٹھے ہوئے اور پھر انسانیت نے ان سے فائدہ حاصل کیا اور وہاں سے ایک جاری نہر کی بدولت جہاں جہاں زمین کو اس پاک پانی کی ضرورت تھی یہ وہاں جا پہنچے! اے مجاہدین کے امام آپ کا وجود اللہ تعالیٰ نے کتنا بابرکت بنا ڈالا۔

دنیا اندھیروں میں ڈوب کر یہود اور ان کے اولیا کی چالوں سے ایک بار پھر ہلاک ہونے کے قریب تھی اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ جب بھی انسانیت کے دشمن توحید کے پرچم کو سرنگوں کرنے کی کوشش میں تقریباً کامیاب ہونے کے قریب پہنچتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو لے کر آتا ہے جو اس کے دین کے ساتھ مکمل مخلص ہوتے اور عبادت میں کسی کو اس رب تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراتے......اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ان کے اخلاص اور ان کی دینی غیرت کی بدولت میدانوں میں لا کھڑا کرتا اور شیطان اور اس کی اولاد کو یہ عجیب لوگ شکست سے دوچار کرتے......یہ سلسلہ تو چلتا آرہا ہے، صدیوں سے یہ کام جاری ہے......اب نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو ایمان لانے والے ہوتے ہیں۔ ہوا یہ کہ اس بار اس آخری معرکہ کا آغاز ہوا اور دجال کے آنے کی پوری تیاری ہو گئی، لوگ فوج در فوج دین سے نکلنے لگے اور مرتدین کی تعداد اس طرح بڑھی جس طرح ایک وقت تھا جب اس دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوتے تھے، جنہوں نے اجنبیت کو دور کر ڈالا تھا......آج یہ دین پھر اجنبی ہے اور اس دین کی نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو چن لیا ہے، ان چنے ہوئے لوگوں کا امام ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کو بنایا ہے......کاش کہ غافل جان پائیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دین سے محبت کرنے والے دلوں میں کتنا بلند کر دیا ہے۔ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے خیر کا باعث بنایا ہے......وہی خالق آپ پر مہربان ہے! اے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاھد! اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے، آمین۔

26 جون: صوبہ قندوز......چاردرہ......مجاہدین کے ساتھ جھڑپ......7 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی......2 ٹینک بھی تباہ

’’ضرب کذب‘‘ دنیاوی خداؤں کی نصرت...... ’’ضرب مومن‘‘ رب العالمین کی نصرت!

خباب اسماعیل

’’ضرب کذب‘‘ اپنے تمام تر مکر وکذب کے ساتھ جاری ہے۔ پاکستانی فوج علاقوں پر علاقے ’’فتح‘‘ کیے جا رہے ہیں، حال تو یہ ہے کہ ابتدائی تین دن میں ’’دہشت گردوں‘‘ کے ۶۰ فی صد ٹھکانے تباہ کر دیے لیکن اس کے بعد تادم تحریر ڈیڑھ مہینے سے اوپر ہونے کو ہے کہ باقی ۴۰ فی صد ٹھکانوں کی ’’تباہی‘‘ ہے کہ ہو ہی نہیں پا رہی! آئی ایس پی آر کے دعووں کی تردید کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہی، یہ کام آئی ایس پی آر خود ہی سرانجام دے رہا ہے...... میڈیا کے ذریعے ایک خاص ماحول بنایا گیا ہے، جس کے تحت عام آدمی کو یہی باور کرایا جا رہا ہے کہ آرمی بغیر کوئی نقصان اٹھائے آگے ہی بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اکا دکا واقعات کے علاوہ اُس کے راستے میں کوئی مزاحم ہو رہا ہے نہ ہی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل ہے۔ موجودہ صلیبی جنگ میں میڈیائی بندروں کی اچھل کود اس وقت کا موضوع نہیں ہے، نہ ہی فوج کی ’’ہوائی کامیابیوں‘‘ کا رد مقصود ہے، ان دونوں موضوعات پر مستقل تحریریں شاملِ شمارہ ہوں گی، ان شاء اللہ...... ان سطور کا مقصد آپریشن کی اصل صورت حال کو سامنے لانا ہے۔

کفار کی دیدنی خوشی:

ضرب کذب چونکہ ہے ہی راہِ طاغوت میں جان کھپائی کا عنوان، لہٰذا طواغیتِ زمانہ اپنے ’’محسنوں‘‘ کو خوب خوب شاباشی سے نواز رہے ہیں...... آپریشن کے ابتدائی ایام میں یعنی ۲۶ جون کو سرتاج عزیز نے کہا تھا ’’وزیرستان آپریشن سے ہمارے دوست انڈیا، امریکہ، برطانیہ اور چین سمیت سب مطمئن ہیں، اچھے اور برے طالبان ختم کریں گے‘‘...... امریکہ، بھارت، چین، برطانیہ، ایران‘ غرض ہر نوع کا طاغوت اور ہر قسم کا باطل اس ’’ضرب‘‘ کی پیٹھ ٹھونک رہا، اپنی تائید ومدد کی یقین دہانی کرا رہا اور ’’کچل دو، کسی کو نہ چھوڑو‘‘ کے احکامات صادر کر رہا ہے! ۲۸ جون کو بھارتی وزیر مملکت برائے خارجہ جنرل (ر) وی کے سنگھ نے کہا ’’بھارت اس آپریشن کی کامیابی کا خواہش مند ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے خلاف شروع کیا جانے والا آپریشن کامیابی سے ہم کنار ہو‘‘...... ۱۰ جولائی کو چینی وزیر خارجہ وِنگ یی نے پاکستان کے دورے کے موقع پر کہا کہ ’’دہشت گرد پاکستان اور چین کے مشترکہ دشمن ہیں جن سے مشترکہ طور پر نمٹیں گے‘‘...... ۸ جولائی کو پاکستانی میں چینی سفیر سنوی ڈونگ نے کہا ’’پاکستان نے شمالی وزیرستان میں آپریشن شروع کیا ہے یہ پاکستان کی قومی سلامتی اور اپنی حکمت عملی کے تحت ہے چین پاکستان کے فیصلے کی مکمل حمایت کرتا ہے اور ہر طرح سے سپورٹ کرے گا‘‘...... ۹ جولائی کو امریکی محکمہ دفاع پینٹا گون کے ترجمان جان کروبی نے ستائشی انداز میں اعلان کیا کہ ’’پاکستانی فوج کے جاری آپریشن کے نتیجے میں کامیابیاں نظر آ رہی ہیں، پاکستانی فوج ملک کے اندر دشمن کے خلاف جنگ لڑ رہی ہے، دونوں ملکوں کو یکساں خطرے کا سامنا ہے، افغانستان میں ایساف فوج اور پاکستانی فوج کے درمیان مختلف سطح پر مسلسل رابطہ قائم ہے اور دونوں ملک اس کمیونیکیشن کو برقرار رکھیں گے‘‘۔ ۲۷ جولائی کو افغانستان میں صلیبی اتحادی فوج کے سابق کمانڈر جنرل جان ایلن نے تو پاکستانی ’’قربانیوں‘‘ کو دل کھول کر سراہا اور فوجی آپریشن کو امید کی کرن قرار دیتے ہوئے کہا ’’عام طور پر پاکستان کو وہ کریڈٹ نہیں دیا جاتا جس کا وہ مستحق ہے۔ پاکستان کی خدمات شکایات کے شور میں دب کر رہ جاتی ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف کوششوں میں گزشتہ تین سال کے دوران میں پاکستان کو جتنا نقصان اٹھانا پڑا وہ اتحادی فوج کو تیرہ سال کے دوران ہونے والے نقصان سے زیادہ ہے‘‘۔ ۳۱ جولائی کو خلیجی اخبار گلف نیوز کی رپورٹ میں امریکی وزیر دفاع چک ہیگل کی خوشیوں کو بیان کیا گیا جس کے مطابق چک ہیگل آپریشن کی کامیابی کا اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ’’پاکستان نے حقانی نیٹ ورک کی آزادانہ نقل وحمل اور محفوظ پناہ گاہوں میں خلل ڈالا ہے‘‘......

جرنیلوں کے تضادات:

پاکستانی فوج کے جرنیلوں نے اپنی گردنوں کا سریا تو ایسا مضبوط بنوایا ہے جو گردن ٹوٹنے پر ہی باہر نکلتا ہے اور پھر چند ٹکوں پر بِک جانے والے اہل قلم کے ذریعے خود کو ’’الف لیلوی‘‘ کرداروں میں بھی ڈھال لیا ہے لیکن اتنی ’’کہانیوں‘‘ کے بعد بھی عقل ہے کہ قریب کیا دور سے بھی نہیں گزری! ان کے مطابق پاکستانی فوج اپنی تاریخ کا سب سے بڑا آپریشن کر رہی ہے اور حالت اتنی پتلی ہے کہ دو حاضر سروس جرنیلوں کے بیانات تک ایک دوسرے کے متضاد آ رہے ہیں! آئی ایس پی آر کا ’’سکہ بند‘‘ جھوٹا عاصم باجوہ ۱۹ جون کو ’’سیاسی قیادت‘‘ کے ساتھ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ ’’آپریشن کی کامیابی سے بھارت افغانستان سمیت سب کا فائدہ ہوگا‘‘...... جب کہ دوسری جانب کمانڈنٹ خیر رائفلز کرنل منصور جنجوعہ ۲۲ جون کو بیان دیتا ہے کہ ’’شدت پسندوں کو بھارت اور امریکہ کی سپورٹ حاصل ہے جہاں سے ان کو مالی فوائد مل رہے ہیں‘‘......

اب عقل کے اندھے تو ان دونوں بیانات پر سر دُھنیں گے لیکن کوئی ان جرنیلوں کو یہ مشورہ بھی دے گا کہ کم از کم تھوتھنی کھولنے سے پہلے آپسی مشورہ تو کر لیا کرو، اگر

26 جون: صوبہ بادغیس...................ضلع سنگ آتش...................مجاہدین کے بڑے حملے...................21 افغان فوجی ہلاک اور 30 زخمی

یہ بھی مشکل ہو پھر اتنا تو کرو کہ دو چار دن پہلے دیے گئے بیانات کورَٹ لیا کرو! ویسے تو بے شرمی کی ساری حدود و قیود سے فوجی جنتا آزاد ہو چکی لیکن ایسے مواقع پر ان کے کاسہ لیس بے چارے کسی بھی صاحب شعور کے سامنے ایسے تضادات کی وضاحت کے قابل نہیں رہتے!

تمام "شدت پسند" ہدف ہیں!

شمالی وزیرستان میں جاری فوجی کارروائی کے حوالے سے بعض سرکاری جہادی تنظیمیں، Conspiracy theories گھڑنے میں ماہر چند سابق فوجی جرنیل اور خود کو زبردستی ''دفاعی تجزیہ نگار'' منوانے کے درپے ''نیم صحافی'' حضرات مسلسل پروپیگنڈہ کررہے ہیں کہ یہ آپریشن ''برے طالبان'' کے خلاف ہے اور ''اچھے طالبان'' کا تو بال بھی بیکا نہیں کیا جارہا! امریکہ نے بھی چند دن قبل اسی ''خدشے'' کا اظہار کیا لیکن ۳۱ جولائی کو پینٹاگون کے واضح الفاظ امریکی سرکار کی رضا اور ''موگیمبو خوش ہوا'' کا اعلان تھے!

دوسری طرف جرنیلوں نے پوری طرح تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ اپنی قبریں اُنہی غیور و جسور مجاہدین کے ہاتھوں کھدوائیں گے جو اِن کے صلیبی آقاؤں کے غرور و تکبر کو افغانستان کی خاک میں دفن کرچکے ہیں......۲۶ جون کو جی ایچ کیو میں بریفنگ دیتے ہوئے عاصم باجوہ نے صریح طور پر کہا کہ ''حقانی نیٹ ورک بھی ضربِ عضب آپریشن کا ہدف ہے، فوج کے نزدیک تحریک طالبان، حقانی نیٹ ورک اور ریاستی بالادستی تسلیم نہ کرنے والی تنظیموں میں کوئی فرق نہیں''۔ ۸ جولائی کو ''نظریہ ضرورت'' کے تحت وزیر دفاع بننے والے خواجہ آصف نے امریکی اخبار وال سٹریٹ جرنل کو انٹرویو میں کہا ''افغان طالبان سے جڑے حقانی نیٹ ورک کو ہدف بنایا جائے گا، ہم کسی تفرق کے بغیر دہشت گردوں کو ختم کریں گے، اگر کوئی تفریق رکھی گئی تو آپریشن کا مقصد ہی فوت ہوجائے گا۔ ۹ جولائی کو میران شاہ کے فوجی کیمپ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے عاصم باجوہ اور آپریشن کمانڈر میجر جنرل ظفر خان نے کہا ''حافظ گل بہادر جہاں ملا ماردیں گے''......

امیرالمجاهدین شمالی وزیرستان کا عزم:

یہ خبثا اپنی خباثت اور رزالت میں اس حد تک اتر آئے ہیں تو اللہ کے بندوں سے کیا توقع رکھتے ہیں کہ وہ انہیں یوں ہی چھوڑ دیں گے......ان کی کبر و غرور سے تنی ہوئی گردنوں کو کوئی نہ توڑے گا؟ اسلام کے بغض و عداوت سے جلتے سینوں کو کوئی نہ چیرے گا؟ اور ڈالروں کی دہکتی آگ سے بھرے ہوئے پیٹوں کوئی نہ پھاڑے گا؟ ایسا ہونا تو ممکن نہیں کہ یہ اللہ رب العالمین کی ازلی سنت کے خلاف ہے......لہٰذا جن ''خداؤں'' کی خوشنودی کے لیے یہ برسرِ جنگ ہیں، اُنہیں آوازے دے لیں......مجاہدین اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اُسی کے توکل و بھروسہ پر اِن سے ہر دم نبرد آزما رہیں گے، یہاں تک کہ ان کے فساد کو ختم نہ کردیا جائے اور زمین پر بوجھ بن جانے والوں کو زمین کے بوجھ کے سپرد نہ کردیا جائے!

شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے امیر حضرت حافظ گل بہادر دامت برکاتہم العالیہ نے بھی مجاہدین سے محابرے پر خطاب کرتے ہوئے اُن کے سامنے اِس رزیل مخلوق کی حقیقت کھول کر بیان کی اور اُنہیں صفوں کو یک جان کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں قتال پر ابھارا! آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلي على رسوله كريم اما بعد!

وزیرستان پر مرتد فوجیوں کے حملے کے ساتھ ساتھ میں تمام اہل وزیرستان کے مجاہد بھائیوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کسی بھی پروپیگنڈے کی زد میں نہ آئیں...... یہ اسلام اور وزیرستان کے دفاع کی عملیات ہیں، آج وزیرستان میں انتہائی ظلم اور بربریت جاری ہیں...... اس ظلم اور بربریت کے نتیجے میں اہل وزیرستان کے ہر ہر فرد پر اپنے گھروں میں جہاد فرض عین ہو چکا ہیں...... ہر باشندہ کا یہ حق ہے کہ وہ اسلام اور وزیرستان کی دفاع کے لیے اپنی بندوق اسلام کے دشمنوں کے خلاف استعمال کریں......ان دشمنوں نے ہماری عام آبادیوں، بازاروں، پٹرول پمپوں کو مسمار اور بے گناہ لوگوں کو شہید کیا اور ظلم در ظلم کیے جارہے ہیں......لہٰذا وزیرستان کا ہر ہر فرد دفاع کے لیے اُٹھ کھڑے ہوں اور ساتھ ساتھ میں مجاہدین کو اس سے بھی خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہر جگہ فوج کے خلاف عملیات شروع کریں، ہو سکتا ہے یہ جنگ بہت طول پکڑ لے...... جس طرح ہم نے امریکہ کے خلاف جنگ ۱۳ سال جاری رکھی، اس طرح ہم اس کفر کے خلاف بھی اپنی جنگ جاری رکھیں گے اور جنگ کو دوام بخشیں گے...... مجاہدین کو چاہیے کو اپنے حوصلے بلند رکھیں اور کسی کی ملامت کی پرواہ کیے بغیر اپنی جنگ کو دوام بخشے...... تم یہ جنگ نہ میرے لیے کرنا نہ کسی اور امیر کی خوشی کے لیے بلکہ تم اپنی جنگ ''اعلائے کلمۃ اللہ'' کے لیے کرنا...... تمام مجاہدین کو یہی اطلاع ہے کہ امیر کی اطاعت کریں اور اللہ کے دربار میں عاجزی اور اللہ سے کامیابی کی دُعا مانگیں، ان شاء اللہ فتح قریب ہے...... اور دوسری بات یہی کہ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ غیر ملکی ازبک، عرب وغیرہ کو نکالنے کے لیے آپریشن کیا جارہا ہے تو یہ سراسر یہ غلط بات ہے...... یہ اسلام اور کفر کی جنگ ہے، یہ رحمٰن کے لشکر اور کفر کے لشکر کے مابین جنگ ہے......اپنی حوصلوں کو بلند رکھو تم حق پر ہو......تم اللہ کے دوست ہو اور یہ فوجی امریکہ کے دوست ہیں...... تم اللہ کے لیے لڑرہے ہو اور یہ فوجی ڈالر کے لیے لڑرہے ہیں......تم اسلام

27 جون: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......مجاہدین کا ایک فوجی قافلے پر حملہ......8 فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی......3 گاڑیاں بھی تباہ

کے دفاع کی جنگ لڑ رہے ہو اور یہ فوجی دنیا کے حصول کی جنگ لڑ رہے ہیں......لہٰذا ہماری نجات بھی جہاد میں ہے، ہماری خلاصی بھی جہاد میں ہے ، ہماری عزت بھی جہاد میں ہے، ہماری فتح بھی جہاد میں ہے...... اگر ہم نے جہاد کو چھوڑا تو غلامی ہماری مقدر بنے گی...... والسلام

ڈرون بھی "ضرب کذب" میں شامل:

ایک طرف منظر نامہ یوں بنا دیا گیا ہے کہ گویا پاکستانی فوج "اپنی جنگ" کو خود لڑ رہی ہے اور "امریکی، یہودی، بھارتی ایجنٹوں" کے خلاف بھرپور کارروائیاں کر رہی ہے لیکن اس سارے غبارے سے ہوا امریکہ ظالم ہی نکال دے رہا ہے! آپریشن شروع ہونے سے اب تک ۵ ڈرون میزائل حملے ہو چکے ہیں ......یہ طرفہ تماشا عجیب ہے کہ امریکہ بھی اپنے ہی 'ایجنٹوں' کو ڈرون کا نشانہ بنا رہا ہے اور امریکی اتحادی پاکستانی فوجی بھی اُنہی کے خلاف آپریشن کر رہی ہے، اس سب کے باوجود "یہ ہماری جنگ ہے اور اسے ہم ہی لڑیں گے!"......

مجاہدین ہی نہیں عامة المسلمین بھی ہدف ہیں!

۱۵ اور ۱۶ جولائی کی درمیانی شب شمالی وزیرستان کے علاقے زوئی میں پاکستانی جیٹ طیاروں نے بے دریغ بم باری کی...... اگلے دن تمام اخبارات نے سرخی لگائی "بھاگتے ہوئے ۳۵ دہشت گرد مارے گئے"...... جب کہ اس بم باری میں ۳۷ مسلمان شہید ہوئے جب میں ۲۵ خواتین اور ۱۰ بچے شامل تھے......علاقے کے ایک رہائشی میرزال خان نے اے ایف پی کو فون پر بتایا کہ "سولہ جولائی کو زوئی سیدگی میں پاکستانی فضائیہ نے بمباری کا آغاز رات ایک بجے سے کچھ دیر پہلے کیا۔ یہ بم باری کئی گھنٹوں تک جاری رہی اور گیارہ گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔ ہم نے شہید ہونے والے شہریوں کی فہرست بھی تیار کی ہے اور ان میں سے کسی کا بھی عسکریت پسندی سے کوئی تعلّق نہیں تھا۔ میری تیرہ سالہ بیٹی، میرا بھائی، اس کی بیوی اور اس کے دو بچے بھی شہید ہونے والوں میں شامل ہیں"۔ ایک ٹرک ڈرائیور نورولی خان نے بتایا "ہمارے گھر پر بم باری سے میری ماں اور دو بھابیوں کو شہید کر دیا گیا"۔

یہ تو ایک واقعہ ہے جس کی خبر نیوز ایجنسی اے ایف پی تک پہنچ گئی...... تازہ فوجی کارروائیوں کے نتیجے میں ۲۰۱۳ء کے اواخر سے تاحال شمالی وزیرستان کے مسلمان ایسے زخموں کو سہتے چلے آرہے ہیں......لیکن ایسی ہر بم باری کے بعد آئی ایس پی آر کی "جھوٹ مشین" سے چھپی ہوئی پریس ریلیز اخباری سرخیوں میں ڈھل جاتی ہے کہ "درجنوں شدت پسند اور دہشت گرد مار دیے گئے"......اہل ایمان کو لگنے والے ہر زخم کی ٹیسیں مجاہدین اپنے دلوں میں محسوس کرتے ہیں اور ہر گھاؤ کے بدلے میں ویسا ہی گھاؤ لگایا جائے گا، ان شاء اللہ!

ہجرت کے راہی:

اس مسلم کُش کارروائی کی وجہ سے ۱۰ لاکھ سے زائد مسلمان اپنے گھروں سے نکلے گئے اور گرم تپتی دوپہروں اور حبس سے گھٹتی راتوں میں لا پھینکے گئے، اُن کے سروں پر کوئی سایہ ہے نا ہی راحت وسکون کا ادنیٰ سامان میسر ہے......گرمی ہے، دربدری ہے، بھوک اور افلاس ہے، پیاس اور کسمپرسی ہے ......لیکن ان تمام آزمائشوں کے باجود استقامت ہے، حیا اور غیرت ہے، اقامت صلوۃ کا جذبہ ہے، ہمت وحوصلہ ہے......میڈیا کے گدھ ہر ایک کو گھیرے رہے کہ کہیں سے کوئی "چٹ پٹی" خبر بن جائے لیکن کہیں کوئی شرمندگی ہے نہ ہی ندامت، نصرت دین سے ہاتھ کھینچ لینے کا اعلان ہے نہ ہی مجاہدین کی بدگوئیاں......مجاہدین کے کردار واخلاق کی گواہیاں ہیں، اُن کے آداب واطوار کی تعریفیں ہیں، اُن کے حسن سلوک کی شہادتیں ہیں......حتیٰ کہ میران شاہ سے بنوں آنے والے ہندوؤں اور عیسائیوں نے بھی مجاہدین کے لیے کلمہ خیر ہی کہا کہ "ہمیں میران شاہ میں طالبان نے کبھی کچھ نہیں کہا، بلکہ وہ ہمارا خیال رکھتے تھے۔ ہمارے ساتھ سکولوں میں پڑھنے والے آج میران شاہ مقامی طالبان کے امیر ہیں، وہ ہمارے فیصلے بھی کراتے ہیں"۔ منارٹی ویلفیئر سوسائٹی میران شاہ کے صدر خالد اقبال کا کہنا تھا کہ "طالبان نے اقلیتوں کے ساتھ کبھی امتیازی سلوک نہیں کیا"......

بچے مہاجر بھی، شہید بھی:

ان مہاجرین میں سے کثیر تعداد اُن صاحب عزیمت لوگوں کی ہے جن کے آنگنوں میں کھیلتے چاند سے بچے، کلکاریاں مارتے شیر خوار اور گلاب کے پھولوں کی رونق اپنے گالوں میں سجائے نونہال دورانِ ہجرت اُن سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ کر جنت کے باغیچوں میں جا کھلے! ہجرت کے دوران میں سیکڑوں بچے بھوک، پیاس، گرمی، بیماری اور مسلسل پیدل چلنے کی وجہ سے اپنے والدین کو داغ مفارقت دے گئے!

۳۰ کروڑ ڈالر جیب میں:

امت کے یہ زخم تو ایمان والوں کو بے کل کرتے ہیں، رہے وہ جنہوں نے ایمان کو ڈالروں کے عوض فروخت کر کے ارتداد کی راہ اختیار کی اُن کے لیے یہ سب "کولیٹرل ڈیمج" ہی قرار پائے گا......اہل ایمان کے شیر خوار بچوں سے لے کر عفت و عصمت کی پیکر خواتین تک اور جوانانِ رعنا سے لے کر ضعیف و کمزور بزرگوں تک تمام کے تمام 'اقرارِ توحید کے "مجرم" ہیں اور اسوہ ابراہیمی پر کاربند ان "مجرمین" کی سزا آج کے دور میں "انا ربکم الاعلیٰ" کے دعوے دار کی بندگی کرنے والوں کے نزدیک یہی ہے کہ ان میں سے ایک ایک کے متعلّق حکم دیا جائے:

حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ(انبیاء: ۶۸)

"جلا کر بھسم کر دو اسے اور اپنے معبُودوں کی مدد کرو اگر کچھ کرنا ہی چاہتے

27 جون: صوبہ ہلمند...............ضلع سنگین...............مجاہدین کا ایک چوکی پر حملہ...............6 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

ہوتو''

۳۰ کروڑ ڈالر کوڈ کارنے کے بعد اب اپنے ''معبود'' کے حضور عرضیاں پیش کی جارہی ہیں کہ ''افغانستان کے انخلا کے بعد بھی امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی امداد جاری رکھے''......طارق فاطمی نے یہ عرض داشت حال ہی میں امریکی دورہ کے دوران میں آقاؤں کے دربار میں پیش کی۔ اللہ تعالیٰ نے مختصر الفاظ میں ان کفار اوران کے ''معبودان باطلہ'' کی حقیقت بھی بیان کی ہے، ان کا رونا دھونا بھی اور قطعی انجام بھی!

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِيْنَ O إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ (الانبياء: ۹۷-۹۸)

''اور (قیامت کا) سچّا وعدہ قریب آجائے تو ناگاہ کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں (اور وہ کہنے لگیں کہ) ہائے شامت ہم اس (حال) سے غفلت میں رہے بلکہ ہم (اپنے حق میں) ظالم تھے (کافر اس روز) تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو دوزخ کا ایندھن ہوں گے (اور) تم (سب) اس میں داخل ہو کر رہو گے''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: اسلام میں ''نصرت'' کا مفہوم

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت بیان فرماتے ہیں :

أبو إدريس الخولاني أنه سمع حذيفة بن اليمان يقول كان الناس يسألون رسول الله عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاء نا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر قلت فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة إلى أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها قلت يا رسول الله صفهم لنا فقال هم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت فما تأمرني إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم قلت فإن لم يكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض بأصل شجرة حتى يدركك الموت وأنت على ذلك۔ (صحيح البخاري / كتاب الفتن)

''حضرت ابوادریس خولانیؒ نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں شر مجھے قابو نہ کرلے (اور میں اسے جانتا نہ ہوں)، پس میں نے عرض کیا؛ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہالت اور شر (یعنی کفر وشرک اور گناہوں) کی حالت میں تھے تو اللہ ہمارے پاس یہ خیر (یعنی اسلام) لے کر آیا تو کیا اس خیر کے بعد شر میں سے کچھ ہے؟ ارشاد فرمایا؛ جی ہاں، میں نے عرض کیا اور کیا اس شر کے بعد خیر میں سے کچھ ہے؟ ارشاد فرمایا؛ جی ہاں، اس میں دھندلاہٹ ہے۔

میں نے عرض کیا اور (اس شر کی) دھندلاہٹ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا؛ (اس کی دھندلاہٹ) ایسی قوم ہوگی جو میری دی ہوئی ہدایت کے علاوہ ہدایت اختیار کرے گی، تم انہیں پہچانو گے بھی اور تم ان کا انکار بھی کروگے میں نے عرض کیا، تو کیا اُس خیر کے بعد شر میں سے کچھ (اور بھی) ہوگا؟ ارشاد فرمایا؛ جی ہاں (اس کے بعد یہ شر ہوگا کہ) ایسے لوگ ہوں گے جو جہنّم کے دروازوں پر سے کھڑے ہو کر (بظاہر اسلام کی) دعوت دیں گے، جو کوئی ان کی بات قبول کرے گا اسے وہ جہنّم میں گاڑھ دیں گے میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کی نشانی بتلایئے، ارشاد فرمایا؛ وہ ہماری ہی جلد (اسلام کے لبادے میں) ہوں گے اور ہماری ہی زبانوں میں بات کریں گے! میں نے عرض کیا: اگر میں ایسی حالت پاؤں تو آپ مجھے اس کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشادفرمایا: مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام کے ساتھ (جب تک وہ نیکی کا حکم کرے) مضبوطی سے لگے رہو، میں نے عرض کیا: اگر (اُس وقت) مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ ہی کوئی امام (تو میں کیا کروں) ارشادفرمایا؛ ان تمام فرقوں سے بالکل الگ رہنا خواہ تمہیں (تنہا زندہ رہنے کے لیے) درخت کی جڑ چوسنا پڑے (اسی طرح اپنا وقت گذارنا) یہاں تک کہ تم کو موت آجائے اور تم اسی حال میں ہو''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

27جون: صوبہ فاریاب..................پشتون کوٹ..................مجاہدین اور جنگ جوؤں کے درمیان شدید جھڑپیں..................2 کمانڈروں سمیت 9 جنگ جو ہلاک

میڈیا کے سامری......''خاکی بچھڑے'' کے پجاری

مصعب ابراہیم

شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوج اپنے امریکی اتحادیوں کے ہمراہ 'دینِ اسلام اور جذبہ جہاد وشہادت کے خلاف آپریشن میں مصروف ہے......اس فوجی کارروائی کے متعلّق تمام تر فیصلے اور ہر قسم کے اختیارات ''پنڈی والی مخلوق'' نے کلی طور پر اپنے پاس رکھے ہیں اور اس ''مخلوق'' کا ''خالق'' واشنگٹن سے اِسے تمام فیصلوں کے متعلّق ''ڈکٹیٹ'' کرواتا ہے.....جس کے بعد یہ بندگان طاغوت 'جیٹ طیاروں سے بموں کی برسات اور بھاری توپ خانے کی بے دریغ بم باری سے مسلمانوں کی بستیوں کو تاراج کر کے ''فتح کے جھنڈے'' گاڑتے ہیں......فوج نے سیاست دانوں کا پتہ تو ہر طرح سے کاٹ کر رکھ دیا ہے اور ''وقار'' کا ایسا بول بالا ہوا ہے کہ اُس کے سامنے کسی کو پر مارنے کی جرات بھی نہیں......باقی رہ گیا تھا ''آزاد میڈیا''......اُس کا حلقوم دبوچنے کے لیے ''حامد میر ماڈل'' ہی کافی ہوا اور جیو جیسے ''دیو'' کو زیر کرنے کا کام جس خوبی اور مہارت سے انجام دیا گیا اس کے بعد بھلا کس کی ہمت ہوگی کہ وہ خفیہ ایجنسیوں اور فوجی جرنیلوں کے احکامات سے سرِ مو انحراف کر سکے؟ یہی وجہ ہے کہ اب ''پنڈی سرکار'' کا طوطی ہر طرف بول رہا ہے! ذرائع ابلاغ نے تو موجودہ صلیبی جنگ کے آغاز سے ہی اپنا کردار متعین کر دیا تھا، وہی کردار جو صرف اور صرف ڈالر کا مرہونِ منت ہوتا ہے......وہ ڈالر جو جرنیلوں کے پیٹ میں جائے تو اُنہیں مسلمانوں کے خون کی چاٹ لگا دے اور ''آزاد وغیر جانب دار'' میڈیا ہاؤسز کے کھاتوں میں کریڈٹ ہو تو اُن کو دین، شریعت، حدود اللہ، شعائر اسلام، تہذیب، اخلاق، حیا اور مروت کا دشمنِ اصلی بنا دے!

شمالی وزیرستان آپریشن کا فیصلہ حسب دستور ہوا تو امریکی ایوانوں میں تھا لیکن پاکستان پر قابض مترفین کا ٹولہ اندھے کنویں میں چھلانگ لگانے کو تیار نہیں تھا......ان پر دباؤ بڑھانے کے لیے ''ڈالر دی جھنکار'' پر ناچتے میڈیا نے ایک عرصہ سے فوجی کارروائی کے حق میں مہم زور وشور سے شروع کر رکھی تھی......جس طرف بھی دیکھا جاتا کوئی اینکر، مبصر، دانش ور، تجزیہ نگار اپنی دکان سجائے بیٹھا ہوتا اور اس کی ''بکری'' کا سارا انحصار اسی پر ہوتا کہ آپریشن کے حق میں فضا زیادہ سے زیادہ ہموار کی جائے......بادی النظر میں دیکھا جائے تو اس ''سازگاریٔ فضا مہم'' کو فوجی جرنیلوں کی بھی مکمل حمایت حاصل تھی کہ عامۃ المسلمین کے اذہان کو پروپیگنڈے کے زور پر اتنا مسموم کر دو کہ آپریشن کے آغاز پر کسی طرف سے کوئی معمولی سے معمولی آوازِ مخالفت بھی اٹھنے نہ پائے......

''باخبر'' میڈیا کی ''خبرسازی'':

ایک لطیفہ جولائی کے وسط میں اسی میڈیا کے ذریعے منظر عام پر آیا......

قارئین کو اچھی طرح یاد ہوگا کہ برادر عدنان رشید کو آئی ایس پی آر کتنی بار ''اہل خانہ سمیت ہلاک'' کر چکا ہے! ۲۱ جنوری ۲۰۱۴ء کی رات میر علی کے قریب پاکستانی فوج نے حسب روایت بہیمانہ بم باری کی، صبح کی اخبارات کی ہیڈ لائنز یہ تھیں کہ ''پرویز مشرف پر قاتلانہ حملوں کا ماسٹر مائنڈ عدنان رشید خاندان سمیت ہلاک''......طالبان مجاہدین کے ذرائع نے اُس وقت بھی اس خبر کی تردید کی لیکن آئی ایس پی آر کی پٹی آنکھوں پر چڑھی ہو تو عقل کی بات سمجھ میں آنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہوتا ہے! اب ۱۶ جولائی ۲۰۱۴ء کی اخبارات تھیں، سرخیوں میں نمایاں ترین سرخی تھی ''عدنان رشید زخمی حالت میں گرفتار!''۔ دونوں خبروں کا 'سورس' عسکری ذرائع ہیں......اب ان عسکری ذرائع سے کون پوچھے کہ اتنے ''کھلے ڈلے'' تضادات کوئی بھی اوسط درجے کا ذہن رکھنے والا فرد بھی ہضم نہیں کر پاتا کہ چھ ماہ قبل جس کو ''دنیا سے گزار دیا''، اُسی کو چھ ماہ بعد گرفتار بھی کر لیا اور وہ بھی زندہ حالت میں! چند بذلہ سنج کہتے ہیں کہ ظاہر ہے آئی ایس پی آر کوئی جھوٹ تھوڑی بولتا ہے! اس تناقض کی کوئی نہ کوئی ''تطبیق'' ضرور کی گئی ہوگی، اگر کسی کو زیادہ مسئلہ ہے تو ''لال ٹوپی والی سرکار'' سے جا پوچھے! وہ دو ور نزدیک کی کوڑیوں کو جمع کر کے ''تطبیقاتِ اندرونی'' کی نشان دہی کرے گا کہ اُس کی عقل کو اکیس توپوں کی ایسی ''سلامی'' دینے کو دل مچل مچل جائے گا جس کے ہر گولہ کا ہدف اس کا 'خرد ماغ' ہو!

۱۶ جولائی کو عاصم باجوہ نے ایک اور دلچسپ ''انکشاف'' کیا......اس ''انکشاف'' نے ثابت کر دیا کہ فوج کے ''اعلیٰ دماغ''، جنگی مہارتوں میں ''یدطولیٰ'' رکھنے والے اور جنگی منصوبہ سازی پر مغربی دنیا کے بہترین اداروں سے ''ڈگریاں'' لینے والے جرنیلوں کو سفاہت، غباوت، کم علمی، کج فہمی، تاریخ سے ناواقفیت اور سفید (بلکہ اپنے کرتوتوں کی طرح کالا سیاہ) جھوٹ بولنے کی خصلتِ بد میں اوجِ کمال حاصل ہے......عاصم باجوہ نے اس دن یہ ''انکشاف'' کیا کہ ''شمالی وزیرستان میں 'آدم خور بازار' دریافت ہوا ہے......اس کی وجۂ شہرت یہ ہے کہ یہاں دہشت گرد لوگوں کو قتل کر کے لاش ایک دن کے لیے بازار میں لٹکائے رکھتے تھے۔ اس بازار سے تشدد کی ایسی تصویریں بھی ملیں جو دکھائی بھی نہیں جا سکتیں''......ان جرنیلوں کے ہاں خیر وشر اور صدق وکذب کے پیمانے ایسے الٹے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کی سوچ یہی ہے:

سچ ہے پیشہ شریر لوگوں کا
جھوٹ بولو اگر مہذب ہو

اس ''آدم خور'' بازار کی حقیقت کیا ہے اس متعلّق ہم کچھ نہیں کہتے، میران شاہ شہر جانے کا جسے بھی اتفاق ہوا وہ اس بازار سے بخوبی واقف ہے اور میران شاہ کے لوگ اس کی تاریخی حیثیت کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ میران شاہ ہی سے تعلّق رکھنے والے صحافی نور بہرام خان (صدر ٹرائبل یونین آف جرنلسٹ) نے جھوٹ کا پردہ چاک کیا اور اس بازار کی پوری تاریخ ان الفاظ میں بیان کی:

''شمالی وزیرستان میں جب ۱۹۳۶ء میں حاجی میرزا علی خان عرف فقیر ایپی رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزوں کے خلاف جہاد شروع کیا تو مختلف علاقوں میں انگریزوں کے خلاف سخت جنگیں ہوئیں۔ ان جنگوں میں میران شاہ بازار میں ہونے والی جنگ کافی خون ریز تھی، جو اس وقت کے جہادی کمانڈر شودی خیل جرنیل رحمہ اللہ کی قیادت میں انگریزوں کے خلاف لڑی گئی تھی۔ میران شاہ بازار میں اس خون ریز جنگ کے بعد ایک انگریز جرنیل نے شودی خان جرنیل کے ساتھیوں کے بارے میں کہا تھا کہ یہ Men Eating Peoples ہیں''...... انگریز جرنیل کے ان الفاظ کے بعد اس بازار کو آدم خور بازار کہا گیا۔ کیونکہ انگریز جرنیل بار بار اس بازار Men Eating Peoples کے نام سے پکارتے تھے۔ آدم خور بازار میران شاہ کا پرانا بازار ہے۔ یہاں پر دال، آٹا، چینی کا کاروبار کیا جاتا ہے''

ایسے ''کھرے جھوٹ'' پاکستانی فوج کی تاریخ کا بھی حصّہ ہیں اور فطرت کا تقاضا بھی...... اللہ ان جھوٹوں پر ایسی لعنت برسائے کہ جو انہیں ان کے کذب وافترا کی تمام کہانیوں سمیت جہنّم کے نچلے ترین طبقوں میں ہمیشہ کے لیے قید کر دے! آمین

۱۳ جولائی کو خبر آئی کہ ''پاکستان کا افغان طالبان سے رابطہ، ٹی ٹی پی کے ٹھکانے ختم کرنے کا پیغام''...... خبر کی تفصیلات میں کہا گیا کہ ''پاکستان نے افغانستان کے صوبوں کنڑ اور نورستان میں تحریک طالبان پاکستان کی روپوش قیادت اور شدت پسندوں کے ٹھکانوں کے خاتمے کے لیے نہ صرف افغان حکام سے بات کی ہے بلکہ اس اہم مسئلے پر افغان طالبان کے ساتھ بھی رابطہ کیا گیا ہے اور ان پر زور دیا گیا ہے کہ اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں پاکستان مخالف دہشت گردوں کی کارروائیاں روکیں''......

اس خبر کے مندرجات کو کچھ دیر کے لیے درست سمجھ لیا جائے تو یہ ماننا لازم ہوگا کہ افغان طالبان بھی گویا ''جماعۃ الدعوۃ'' ٹائپ کی کوئی چیز ہیں کہ جن پر پاکستانی خفیہ ادارے ''زور'' دے سکتے ہیں! گویا طالبان بھی ان کے اشاروں پر ناچنے والی کٹھ پتلیاں ہوں جو کہ ان کے شر یز ذہن میں پلنے والی ہر مکاری اور عیاری کو عملی شکل میں ڈھال دیں! دماغوں میں ''خاکی بچھڑوں'' کی تقدیس گھر کیے ہو اور فوجی بوٹوں کی دھمک سے دل لرز رہے ہیں تو ایک اللہ کا خوف دل میں کہاں رہتا ہے! پھر ایک اللہ ہی سے خوف رکھنے والے اور اُسی پر بھروسہ وتوکل کر کے دنیائے کفر کے مہیب لشکروں کو بچھاڑ دینے والوں کی غیرت ایمانی اور عزت وبلندی کا تصور دلوں میں کہاں بیٹھ سکتا ہے! جرنیلوں کی رٹائی ہوئی لائنوں کو ''مقدس صحیفے'' سمجھ کر چھاپ دینے والے کیا نہیں جانتے کہ یہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ ہی تھے جنہوں نے ایک مسلمان (محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ) کو کفار کے ہاتھ دینے سے انکار کیا اور جواب میں پوری اسلامی سلطنت کا سقوط قبول فرمالیا! کیا وہ اصحاب عزیمت اور اصحاب جرات خدانخواستہ اتنے کودن ہو گئے ہیں کہ ان مرتدین کی ''دوسطروں'' کے دھوکے میں آ کر اپنے مہاجر مسلمان بھائیوں سے خیانت کر بیٹھیں! ہرگز نہیں! واللہ! امیر المومنین کا لشکر مسلمانوں کے ایمان، عزت، آبرو، جان ومال کی حفاظت کرنے کا ہنر خوب اچھی طرح جانتا ہے......

ایسی خبروں کے مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ مجاہدین کے مابین تفریق وعناد کی فضا کا تاثر عام کیا جائے...... جب کہ اب یہ جرنیل اور دجالی میڈیا بھی خوب اچھی طرح جان چکا ہے کہ مجاہدین شرق سے غرب تک ایک اکائی ہیں اور ایک ہی امیر کے تحت عزت وکرامت والا جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں...... جندالحقانی، شوریٰ مجاہدین شمالی وزیرستان، تحریک طالبان پاکستان، جماعۃ القاعدۃ الجہاد...... یہ سب حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی سپاہ کے دستے ہیں! اپنے امیر کی کامل اطاعت میں اور مکمل فرماں برداری میں ہیں! ان کے اتحاد کی بنیاد ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ ہے! اور آج کے دور میں امیر المومنین نصرہ اللہ جیسا قوی ایمان اور آپ کے سینے میں موجزن جہاد جیسا جذبہ رکھنے والی قیادت تو زخم زخم امت کے لیے تحفہ خداوندی سے کم نہیں...... پھر مجاہدین اس بیش بہا نعمت کو چھوڑ کر اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں کیوں ماریں گے؟

دانش فروشوں کی اوقات:

میڈیا نے موجودہ صلیبی جنگ میں اس سے قبل بھی اپنا یہ کردار پوری طرح ادا کیا اور اب تو خاکی وردی کا رعب بھی اپنے جوبن پر ہے، لہٰذا ایسے میں مظلوم کی ہلکی سی حمایت کرنے اور ظالم کی زبانی کلامی مذمت کرنے کا کسے یارا ہوگا؟ حقیقت یہی ہے کہ میڈیا کے جغادریوں کی موجودہ صلیبی جنگ کو فکری غذا دینے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی......

ویسے تو ''ضرب کذب'' کی شروعات سے پہلے ہی دانش فروشوں نے ہاہا کار مچا رکھی تھی لیکن فوجی کارروائی کے آغاز کے بعد کولیشن سپورٹ فنڈ کا بہاؤ تیز ہوا تو دوسری جانب حرص وہوا اور لالچ وطمع ہی کو مقصد زندگی بنانے والے ''میڈیائی مفکرین'' پر ڈالروں کی ایسی ''برکھا'' برسی کہ ان مینڈکوں کے ''ٹرٹراہٹ'' نے اسلام، جہاد، مجاہدین، دینی تعبیرات اور شرعی اصطلاحات کو اپنے تئیں رگیدنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی...... اس ''برسات کی چاندنی'' میں سبز، لال، پیلے، نیلے ہر رنگ اور ''فکر'' کے مینڈک ''اجتماعی غوغا'' میں دل وجان سے شریک ہیں کہ پنڈی کی ''مقدس گائے'' کی نظر میں معتبر ٹھہریں

28 جون: صوبہ ہلمند...... ضلع سنگین...... مجاہدین کی کارروائی...... 15 پولیس اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی

اور واشنگٹن کے ''خداؤں'' کی ''عبدیت'' میں بھی کوئی کمی نہ رہ جائے! اسی لیے دین بے زاری کے جذبے کی تسکین کے لیے اسلام اور جہاد کے خلاف ہر مہم میں پیش پیش رہنے والے ''دانش وروں'' کے محاکمہ از حد ضروری ہے۔

نذیر ناجی عمر رسیدگی میں ان سب سے آگے ہے، بزرگوں اور اپنی عمر سے بڑوں کا اکرام کرنا اور اُن کے احترام کو ملحوظِ خاطر رکھنا یہ ہمارے دین کی تعلیمات میں سے ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ مذکورہ ''بزرگ'' بھی اپنی بزرگی کی حیا قائم رکھے، اور دین کی تعلیمات وتشریحات کو مذاق، ٹھٹھا اور استہزا کی نذر نہ کرے.....وگرنہ ایسے مفسدین کتنے بھی عمر رسیدہ کیوں نہ ہوں، وہ 'محاربین' کے زمرہ میں شامل ہوں گے..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین میں قبیلہ بنو ہوازن کے سب سے بوڑھے اور سن رسیدہ شخص 'دُرَید بن الصِّمَّۃ' کو قتل کرنے کا حکم اسی واسطے دیا کہ وہ اپنے مشوروں اور رائے کی بنا پر جنگ میں پوری طرح شریک تھا.....لہٰذا نذیر ناجی جیسے خرانٹ بڑھوں کو سمجھنا چاہیے کہ وہ جس جنگ میں اپنے مشوروں، آرا اور تجزیوں، تبصروں کے ذریعے شامل ہو چکے ہیں، اس جنگ کو منطقی انجام تک پہنچانے کا عزم رکھنے والے مجاہدین سے وہ کسی صورت بچ نہیں پائیں گے.....ویسے بھی نذیر ناجی جیسے افراد کے دماغوں پر صرف اور صرف ہوس کی چربی چڑھی ہوتی ہے، دنیاوی اعتبار سے بھی یہ لوگ اپنے ہم قبیلہ طبقے میں Yellow Journalism [زرد صحافت] کے بانیان میں شمار ہوتے ہیں اور اگر کوئی معاصر صحافی اِن کے کرتوت سے پردہ اٹھائے تو اُسے سرِعام ننگی اور غلیظ گالیوں سے نوازنے اور اپنی خبیث فطرت کے مطابق مغلظات بکنے پر عام حلقوں میں بھی مطعون ہو چکے ہیں! اس کی کمینگی اور عداوتِ دین سے کفار کے دل باغ باغ ہیں، وہ ایسے ملعونین پر نوازشات کی خوب بارش کرتے ہیں..... ۱۰ جولائی کو خبر آئی کہ ''بین مذاہب ہم آہنگی'' کے لیے سرگرم عالمی تنظیم 'مسلم کرسچئن فیلوشپ انٹرنیشنل' (جو کہ فی الاصل صلیبی تنظیم ہی ہے) نے ناجی کو انسانی حقوق کا مارٹن لوتھر کنگ ایوارڈ دینے کا اعلان کیا ہے۔صلیبی چاکری کے ایوارڈ وصول کرنے والے کی آخرت پر تو یقین ہی نہیں رکھتے لیکن رب سے ڈرنے والے خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کے رب نے دین سے کینہ کو دلوں میں بسانے والوں کے لیے جہنّم کے کیسے کیسے ''ایوارڈ'' مختص کر رکھے ہیں!

ذَرْهُمْ يَأْكُلُواْ وَيَتَمَتَّعُواْ وَيُلْهِهِمُ الأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (الحجر: ٣)

''ان کو ان کے حال پر رہنے دو کہ کھا لیں اور فائدے اٹھا لیں اور (طول عمل) ان کو (دنیا میں) مشغول کیے رہے۔عنقریب ان کو اس کا (انجام) معلوم ہو جائے گا''

قوم کو اپنی فلسفیانہ موشگافیوں اور بے ربط اندازِ تحریر کے ذریعے 'خاکیوں' کے ''تقدس'' کے گھونٹ پلانے والا ''ناتمام'' خواہشات کے اسیر ہارون رشید کو دورِ حاضر کی ''ملکہ ترنم'' کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا.....جو کام نور جہاں کی ''مترنم اور ولولہ انگیز'' آواز کرتی تھی، اب ''شربت انگور'' کی چسکیاں لے کر مدہوشی و بے کیفی میں وہی ''جادو'' یہ قلم فروش جگاتا ہے.....معلوم نہیں کہ کیانی خبیث نے اِس کے ساتھ اُڑائی گئی دعوتوں میں اِسے کیسا نشہ آور مشروب پلایا ہے کہ جس کا خمار دن بدن ''سر چڑھ'' کر بول رہا ہے..... پاکستانی فوج کو اپنی مدح سرائی اور داستان طرازی میں اس سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ''نمونہ'' میسر آ سکے.....خدا جانے کہ اس مے خوار نے بے شرمی اور ڈھیٹ پن کی ایسی سوغاتیں کہاں کہاں سے اکٹھی کیں اور اُنہیں گھوٹ کر پی لیا ہے کہ شراب کے نشے میں دُھت ہو کر قلم اٹھاتا ہے اور قرآن وحدیث اور اسلاف کے اقوال سے اپنے تحریروں کو ''علمی بوجھ'' میں تبدیل کر دیتا ہے.....لیکن ایک لمحے کے لیے بھی پاکستانی فوج کی اہل اسلام پر ڈھائی جانے والی قیامتوں پر اس کی نظر نہیں ٹکتی، نہ ہی صلیبی جنگ میں پاکستانی فوج کی ''جانفشانیوں'' (جن کا تذکرہ کرتے ہوئے جان ایلن کی آواز بھی رندھ جاتی ہے) پر اس کا دھیان جاتا ہے!.....اللہ رب العزت کے مبارک کلام کی یہ آیت تو ایمان والوں کو ظلم وعداوت سے کوسوں دور رہنے کا واضح حکم دیتی ہے لیکن یہ کیسا ''مفکر اور مدبر'' ہے کہ قرآن مجید کے سیدھے سادھے الفاظ بھی اس کو سمجھ نہیں آتے!

وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ (هود: ١١٣)

''اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہونا نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی۔اور اللہ کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں (اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے) تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی''۔

نجم سیٹھی، ایاز امیر، حسن نثار، ندیم پراچہ، زاہد حسین، وجاہت مسعود اور یاسر پیرزادہ جیسے ''نامور'' صحافی اور قلم کاروں کا جس قبیلہ سے تعلّق ہے، وہاں تو 'اسلام' نام کی کسی شے کا وجود ہی تاریک خیالی کے زمرے میں آتا ہے.....ان ''مفکرین'' کے نزدیک ہر قسم کی برائی، کھوٹ، ظلم، عدوان، شر، فساد اور خرابی کی واحد وجہ [نعوذ باللہ] دین کی جانب رغبت اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہی ہے.....رہا کفر کا فتنہ اور طاغوت کی حکمرانی تو وہ ان کے نزدیک اعلیٰ انسانی قدروں کے احیا، تہذیب وتمدن کی معراج، اخلاق وکردار کی زریں مثال، عدل وانصاف کی کامل شکل اور توازن واعتدال کی بہترین راہ ہے! اس پراگندہ خیالی اور بدفطرتی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ! کہ اسلام اور شریعت کی مسحور کن، پاکیزہ اور معطر خوشبوؤں سے جی اُچاٹ ہو جائے اور وہ 'زہرناک' محسوس ہونے لگیں! جب کہ کفر، شرک اور طاغوت کی غلاظتوں سے اٹھتے بدبودار بھبھوکے 'خوش کن ہوائیں' محسوس ہوں .....فطرت کے مسخ ہو جانے کی یہ وہ حالت ہے جس کی طرف قرآن مجید نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاء وَيَهْدِي مَن يَشَاء (فاطر: ٨)

28 جون: صوبہ ہرات.....کشک کہنہ.....مجاہدین کی ایک کارروائی کے دوران 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک.....9 فوجی گاڑیاں اور ٹینک بھی تباہ

’’بھلا جس شخص کو اس کے اعمال بد آراستہ کر کے دکھائے جائیں اور وہ ان کو عمدہ سمجھنے لگے تو (کیا وہ نیکوکار آدمی جیسا ہو سکتا ہے؟) بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے‘‘۔

ایک اور جگہ اللہ رب العالمین نے فرمایا:

أَفَمَن كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءهُمْ (محمد: ۱۴)

’’کیا وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہو اس شخص جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لیے اس کا برا کام مزین کر دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشات کا پیرو ہو‘‘۔

اسد اللہ غالب اور تنویر قیصر شاہد اگرچہ زیادہ معروف نام نہیں لیکن فوج کی دلالی اور مجاہدین کے خلاف آئی ایس پی آر کی گھڑی گئی کہانیوں کی جس تواتر سے یہ عام کرتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے! فوج کے لیے بطور Boot Licker [دوسرے الفاظ میں ’’بٹ مین‘‘ کا] کردار ادا کرنے والے اس حد تک گر جاتے ہیں اور ایسی ایسی دور کی کوڑی [بلکہ گوڑا] اٹھا کر لاتے ہیں کہ کسی بھی سنجیدہ فکر فرد کا ’’ہاسا‘‘ نکلے بغیر نہیں رہتا! غزہ پر اسرائیلی درندگی شروع ہوئی تو اسد اللہ غالب نے انتہا درجے کا مضحکہ خیز تجزیہ ۱۱ جولائی کو نوائے وقت میں لکھا:

’’اسرائیل کا کہنا تو یہ ہے کہ وہ حماس کے خلاف کاروائی کر رہا ہے اور چونکہ حماس کے جنگجو عام لوگوں کے گھروں میں جا چھپتے ہیں، اس لیے سویلین نقصان بھی ہو رہا ہے۔مگر میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسرائیل شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر پاک فوج کی کارروائی کا انتقام لے رہا ہے۔اور مجھے یہ بھی خدشہ ہے کہ کسی بھی وقت بھارت کو جھرجھری آ جائے گی اور وہ کشمیریوں پر آگ برسانے لگ جائے گا، شمالی وزیرستان میں دہشت گردوں کو بھارت اور اسرائیل کی کھلی پشت پناہی حاصل ہے، پاک فوج ان کا کچومر نکال رہی ہے تو اسرائیل نے معصوم فلسطینی بچوں اور بوڑھی عورتوں کو نشانے پر رکھ لیا ہے‘‘۔

ہمیں یقین ہے کہ اس غبی اور بے وقوف کے یہ الفاظ پڑھ کر مجرم جرنیل بھی یہی سوچیں گے کہ ’’ایسی چنگاری بھی اپنی خاکستر بھی تھی!‘‘......اس سے زیادہ کاسہ لیسی اور اس سے زیادہ چاپلوسی اور کیا ہو سکتی ہے؟

مکھی پر مکھی مارنے والے یہ قلم کار اتنے ’’جھلے‘‘ نہیں ہیں بلکہ جانتے بوجھتے ایسا کرتے ہیں تاکہ ان کے خاکی وردی والوں کے کرتوت اور اسرائیل نوازی پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے اور مجاہدین کو ہی سب مطعون کرتے رہیں......یہ تو مصدقہ اعداد و شمار ہیں جنہیں جھٹلایا نہیں جاسکتا اور انہیں ایک معروف صحافی نے اپنی تحریر کا حصّہ بھی بنایا جس کے مطابق پاکستان نے صرف سال ۲۰۰۹ میں اسرائیل سے ۱.۷ ملین ڈالر کا سامانِ تجارت خریدا جب کہ ۲.۳ ملین ڈالر کی پاکستانی اشیا اسرائیل کو فروخت کی گئی! یہ اربوں روپیہ کیا مجاہدین کے ’’بیت المال‘‘ میں جمع ہوا جو مجاہدین پر ’’اسرائیل کا ایجنٹ‘‘ ہونے کی پھبتی کسی جا رہی ہے! پھر معاملہ صرف تجارتی بنیادوں تک ہی محدود نہ رہا بلکہ پاکستانی فوج نے گزشتہ پانچ سالوں میں اربوں روپے کا فوجی ساز و سامان اسرائیل سے خریدا......اس کا انکشاف بھی مجاہدین کی طرف سے نہیں بلکہ برطانیہ کے سرکاری ادارے ڈیپارٹمنٹ آف بزنس اینوویشن کی جاری کردہ رپورٹ میں کیا گیا......اس دوران میں اسرائیل نے پاکستانی فوج کو مختلف نوعیت کا حساس اور خطرناک اسلحہ فراہم کیا، جس میں زیادہ تر مندرجہ ذیل حربی اوزار اور اشیا شامل ہیں:

جدید ریڈار سسٹم اور اس کے اہم پرزے (Radar Systems And Its Components)، الیکٹرانک وارفیئر سسٹم (Electronic Warfare Systems)، ہیڈ اپ کاک پٹ ڈسپلے (ایچ یو ڈی)(Head-up Cockpit Displays HUD)، جنگی طیاروں کے جدید پرزے (Parts For Fighter Jets)، جنگی طیاروں کے جدید انجن (Parts For Aircraft Engines)، آپٹیک ٹارگیٹ ایکیوزیشن سسٹم (Optic Target Acquisition Systems)، تربیتی جنگی جہازوں کے جدید پرزے (Components Of Training Aircraft)، ملٹری الیکٹرانک سسٹم (Military Electronic System)

اگر کوئی صاحب اس ساری ’دفاعی ڈیل‘ کی تصدیق کرنا چاہے تو وہ پاکستانی دفاعی انٹرنیٹ فورم اور سرکاری ویب سائٹ برائے دفاعِ پاکستان ڈیفنس پی کے پر بھی اس خبر کے درست ہونے کی تصدیق کر سکتا ہے۔ پاکستانی ویب سائٹ برائے دفاع ’’ڈیفنس پی کے‘‘ کے ایک اعلیٰ ممبر کے مطابق ’’اس نے خود پاکستانی ایف سولہ جنگی طیاروں کے اندر اسرائیلی حساس پرزے دیکھے‘‘۔ دفاعی ویب سائٹ کے باقی ممبرز نے اس بات پر اصرار کیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ اسرائیل سے اسلحہ لیا جائے۔ ایک اور سینیئر ممبر کے مطابق ’’اس نے یہ خبر تین سال پہلے پاکستانی فورم و ویب سائیٹ برائے دفاع پر شائع کر دی تھی مگر اس وقت اس کی بات کو مذاق بنایا گیا تھا‘‘......اس نے مزید کہا پاکستانی ویب سائٹ برائے ملکی دفاع پر اس خبر اور خبر سے متعلّق ممبران کے تجزیات پڑھنے کے لیے نیچے دیے رابطے پر تشریف لے جائیں۔

http://www.defence.pk/forums/pakistan-defence-industry/257678-british-report-reveals-israel-s-arms-exports-pakistan-5.html

یہ صریح اور ناقابل تردید حقائق کسی مبصر، تجزیہ نگار اور نام نہاد مفکر کو نظر نہیں

28 جون: صوبہ کنڑ......ضلع سرکانو......مارٹر توپ کا گولہ پھٹنے سے افغان فوج کی گاڑی تباہ......8 فوجی ہلاک

آئیں گے......شیطانی ذرائع ابلاغ کو کھلی چھوٹ ہی اس لیے دی گئی ہے کہ وہ اسلام، شعائرِ دین اور اہلِ ایمان کے دفاع کے لیے صف آرا ہونے والے مجاہدین کی کردار کشی کریں اور شریعت مطہرہ کے نفاذ کی تڑپ میں جان کا سودا کرنے والوں کو عامۃ المسلمین کی نظر میں بے وقعت بنادیں، طرح طرح سے اُن کا استہزا کرنے اور مذاق اڑانے کی مشق جاری رکھیں تا کہ عام مسلمان اپنے محسنین کو کبھی پہچان ہی نہ پائیں......یہ تو ان مفسدین کے مکر ہیں لیکن اصل تدبیر تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر اور اُس کی چال ان کے تمام مکروفریب کے بُنے جالوں کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے! اس بدیہی حقیقت کے متعلّق ثبوت پیش کرنے کی کچھ ضرورت نہیں کہ گزشتہ تیرہ سال سے بپا معرکہ خیر و شر کے نتائج اس کا منہ بولتا اور قطعی ثبوت ہیں......حرص و ہوس کے ان غلاموں کے انجام کی تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دے ہی دی ہے......سو یہ اپنا زور لگالیں اور اپنی چالیں چل لیں! اللہ تعالیٰ کا فیصلہ اٹل ہے:

إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ (المومن: ۵۱)

’’یقیناً ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی مدد زندگانی دنیا میں بھی کریں گے اور اس دن بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے‘‘

اور ان کے انجامِ بد سے متعلّق اللہ رب العزت نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِيْنَ أَجْرَمُوا كَانُواْ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ Oوَإِذَا مَرُّواْ بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ Oوَإِذَا انقَلَبُواْ إِلَى أَهْلِهِمُ انقَلَبُواْ فَكِهِيْنَOوَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ Oوَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِيْنَ Oفَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ آمَنُواْ مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ O عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ O هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (المطففین: ۲۹-۳۶)

’’جو گناہ گار (یعنی کافر) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے (اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے تو کافروں کو ان کے عملوں کا (پورا پورا) بدلا مل گیا‘‘۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: عصبیتوں میں گندھا ’’یوم آزادی‘‘

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (التغابن: ۲)

’’وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا، پھر تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی مومن، اور اللہ وہ سب دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو‘‘۔

اس امت کو اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُونُواْ قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (النساء: ۱۳۵)

’’اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو‘‘۔

اس امت کی شان اور اس کا مقام تو یہ ہے کہ جب خدا اسے حق کے ساتھ کھڑے ہونے کا حکم دیتا ہے تو پھر وہ حق اور سچ کے سامنے اپنے نفس کو پست کر لیتی ہے، اپنا آپ مار لیتی ہے، اپنے نفس کو اپنی خواہشات کو اور اپنی محبتوں، چاہتوں اور الفتوں کو حق اور سچ کے سامنے کھڑا ہونے نہیں دیتی ہے۔ پھر ایسی ہی قوم کی تعریف و توصیف میں وحی نازل ہوتی ہے کہ:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُوْلَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (المجادلہ: ۲۲)

’’تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، خواہ وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے، یا ان کے بھائی یا ان کے اہلِ خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ وہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ وہ اللہ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ خبردار رہو، اللہ کی پارٹی والے ہی فلاح پانے والے ہیں‘‘۔

دیکھنا!...... برطانوی، فرانسیسی، پرتگالی اور ولندیزی سامراج کی کھینچی گئی لکیروں اور ان لکیروں کی بنیاد پر گھڑے ہوئے امتیازات (distinctions) کی محبت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر حاوی نہ ہو جائے۔ دیکھنا!......کہیں جھنڈوں کی لہلہاہٹیں، قومی ترانوں کی بجتی دھنیں اور جیوے جیوے کی صدائیں کٹی پھٹی، تیشہ چلی، درماندہ و مظلوم امّت کی آہوں سے تمہیں بے بہرہ نہ کر دیں۔ دیکھنا!!......دیکھنا!!

☆☆☆☆☆

28 جون: صوبہ لغمان............ضلع کرغئی............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک رینجر گاڑی تباہ............4 فوجی ہلاک

باغات جل گئے......

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

مسلم کشی کی بہیمانہ عالمی جنگ ۱۸۰۰ فلسطینیوں کا خون پی چکی۔ بلا امتیاز عورتیں بچے بم باری کا لقمہ بن رہے ہیں۔ ۷ ہزار زخمی لاچار بلا طبی سہولیات سسک رہے ہیں۔ تمام عالمی قوانین، کنونشنز اندھے گونگے بہرے ہیں۔ دنیا مظاہروں میں زبان سے رنگ اڑا کر لہولہان غزہ کے دکھوں کا مداوا کر رہی ہے۔ یورپ و دیگر ممالک کے احتجاجی مظاہرے اسرائیل کا کیا بگاڑ لیں گے؟ شاہی جمہوریت کے نام پر جو نیا لباس پہن کر دنیا میں جلوہ گر ہوئی تو غریب عوام کے جذبات کی بھاپ نکالنے کو مظاہروں کا کلچر متعارف کروایا گیا، پریشر ککر کے نکاس بھاپ والو (Vent) کی طرح، کہ پھٹ نہ جائے۔ پتلے جلا لو، جھنڈے جلا دو، بینر لہرا دو، پلے کارڈ پر غصہ نکال لو۔ ہم بم باریاں کر کے ملک اجاڑیں، قبضے کریں گے......تم مہذب اور شائستہ احتجاج کرنا، ضمیر کا بوجھ سڑکوں پر نعرے لگا کر اگل دینا، میڈیا کوریج دیں گے......یہ سب کر کے تم اپنی برگر، جوگر، موبائل، ٹیبلیٹ، لیپ ٹاپ کی دنیا میں لوٹ جانا۔ میڈیا کوریج بھی ایسی کہ ۲۰۱۲ء میں CNN نے ایسے ہی اسرائیلی حملوں میں ۴۵ اسرائیلی افسروں اور ۱۱ فلسطینیوں کا انٹرویو دکھایا۔ ۲۰۱۴ء میں ۱۷ اسرائیلی اور ایک فلسطینی کا انٹرویو۔ نیتن یاہو کو سکرین پر ۲۵ منٹ۔ فلسطینی کو ۳۰ سیکنڈ......کانے دجال کی دنیا کا کانا، یک طرفہ، متعصب میڈیا......دجل، فریب، جھوٹ کا پرچارک......

عراق جنگ کے خلاف دنیا بھر میں ریکارڈ مظاہرے ہوئے تھے۔ اسے روکنے کے لیے ملین مارچ ہوئے......کیا رُکا؟...... امریکہ نے میڈیا کے ذریعے جھوٹے پراپیگنڈے کی بنیاد پر حملہ کیا۔ ۱۰ لاکھ عراقی مار دیے۔ ملک اجاڑ دیا۔ خون بھی پیا۔ تیل بھی۔ تیلوں نہائے ڈالروں پھلے......ان کا علاج افغانوں سے سیکھیں۔ حماس کی استقامت بھی دیدنی ہے۔ پھر یہ کیوں نہ کہیں کہ جہاد غیر مہذب ہے......اس لیے کہ اس سے کافر کے تابوت بھرتے ہیں۔ کہاں ہیں مسلمانوں کو رواداری پڑھانے والے......؟ کیا ان کے رواداری کے اسباق میں امریکہ اسرائیل کے لیے بھی کوئی سبق، کوئی ہدایت پائی جاتی ہے؟

ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر!

پاکستان گونگلوؤں سے مٹی جھاڑنے والا بیان غزہ پر دے کر فارغ ہو گیا۔ امریکہ کی بانہوں میں بانہیں ڈالے ڈالر سمیٹتے جو آپریشن کر رہے ہیں، قبلۂ اول اور فلسطین کے دفاع کے لیے کیا مملکت خداداد کی ایمانی غیرت کی ادنیٰ رمق کا تقاضا نہ تھا کہ ہم احتجاجاً یہ آپریشن روک دیتے؟ امریکہ برادر کشی سے باز آ جاتے؟ پردے سارے اٹھ چکے ہیں۔ پاکستانی میڈیا پر بلیک آؤٹ اور یک طرفہ کوریج کے باوجود امریکی جرنیلوں کی خوشی چھپائے نہیں چھپتی اور وہ سچ بول جاتے ہیں۔ جنرل (ر) جان ایلن نے کولوراڈو میں سکیورٹی فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ''قبائلی علاقوں میں آپریشن امید کی کرن ہے، جنگ میں پاکستان کا ۱۳ سال میں ہونے والا نقصان اتحادیوں کے ۱۳ سالوں کے نقصان سے زیادہ ہے لیکن پاکستان کو وہ کریڈٹ نہیں دیا جاتا جو اس کا حق ہے۔ اپنے ملک کو اندھیروں کی نذر کر کے ہم نے واشنگٹن میں امید کی کرنیں بکھیری ہیں''۔ یہ ان [کفار] کا اعتراف ہے!

امریکہ یورپ کی خوشنودی کے لیے ایک ملالہ کو رونے والے کہاں ہیں؟ ساڑھے ۳ لاکھ بچیاں تعلیم سے محروم کیمپوں میں رُل رہی ہیں۔ جبری بے گھروں کی دردناک کہانیاں بھی آپ کو رائٹر بتائے گا۔ یہاں سرکاری درباری سیاسی بیانات اور فوٹو سیشن ہیں۔ اندر کا حال غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں سے پوچھیے۔ بالخصوص خواتین اور بچوں کی دربدری اور رنج و الم۔ مدد کے طلب گاروں میں سے تین چوتھائی عورتیں اور بچے ہیں۔ شناختی کارڈ نہ ہونے کی بنا پر کئی کہانیاں رائٹر نے (یکم اگست) رپورٹ کی ہیں۔ عورتیں امداد سے محروم بہتے آنسوؤں کے ساتھ (مرد رشتہ داروں کے نہ ہونے کی وجہ سے) سکیورٹی اداروں کے ڈنڈوں سے خوف زدہ دربدر ہیں۔

ہمیں امریکہ کے لیے جنگ لڑنے سے فرصت ہو تو ہم امریکہ کا دوسرا روپ بھارت میں دیکھ سکیں۔ یا بھارت کی جنگ بھبکیاں ہمیں سنائی دیں جو وہ اسلحے کے ڈھیر پر بیٹھا ہمیں دے رہا ہے۔ پاکستان پر دباؤ مزید بڑھانے کے لیے جان کیری بھارت کے دورے پر ہیں۔ دہشت گردی کی جنگ سے نمٹنے کے لیے بھارت کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے پاکستان کی طرف منہ کر کے بیانات جاری فرما رہا ہے۔ بھارت کے نئے آرمی چیف نے بھی ذمہ داری سنبھالتے ہی گڑے مردے اکھیڑ کر پاکستان پر بوچھاڑ شروع کر دی۔ قبل ازیں رمضان بھر کشمیر، سیاچن، سیالکوٹ سیکٹر میں جانی مالی نقصانات ہوئے فائرنگ کے نتیجے میں جو بھارت مسلسل کرتا رہا۔ ہم ریت میں سر دیے شتر مرغانہ پالیسی پر کاربند ہیں۔ اسلام آباد تین ماہ کے لیے فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ نواز شریف اپنی حکومت بچانے کے لیے کم سے کم تنخواہ پر بھی کام کرنے پر راضی ہو چکے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۷۵ پر)

28 جون: صوبہ ہلمند......ضلع نادعلی......مجاہدین کا افغان فوجی کے پیدل دستوں پر حملہ......6 فوجی ہلاک......متعدد زخمی

حکومتی مجرمین کی مجاہدین کے خلاف دراز زبانیں!

عبیدالرحمٰن زبیر

ملکِ پاکستان کے خارجہ امور کے فیصلے ہوں یا داخلہ پالیسی، معاشی میدان کی منصوبہ بندی ہو یا سماجی و تعلیمی امور سے متعلّق تفصیلات و جزیات ہوں، ہر موقع اور محل کے لیے فیصلے بحراوقیانوس کے اُس پار سے صادر ہوتے ہیں، جی ایچ کیو (راول پنڈی) سے بجا آوریٔ احکامات کا پروانہ صادر ہوتا ہے اور '' عوامی نمائندوں'' تک پہنچتے پہنچتے ہر طرح کا معاملہ اپنے '' منطقی انجام'' تک پہنچنے کے تمام مراحل طے کر چکا ہوتا ہے......ایسے میں بونے بلکہ '' نہ ہونے والے'' جمہوری حکمرانوں کا '' قد بڑھانے'' کے لیے اُن کے ذمہ رسمی اعلانات اور دھواں دار بیانات داغنے کی ذمہ داری لگائی جاتی ہے......اس مرتبہ تو '' عوامی نمائندوں'' کے اس '' فرضِ منصبی'' کو بھی آئی ایس پی آر نے نبھایا اور شمالی وزیرستان آپریشن کا اعلان تک اُن سے بالا بالا ہی کیا گیا، پھر '' گنج ہائے بے مایہ'' کے حامل شریف برادران اور اُن کا سیاسی ٹولہ نے اسی اعلان کو دوبارہ سے کرنے کا '' اعزاز'' حاصل کیا (یا یوں کہہ لیں آئی ایس پی آر کا تھوکا چاٹ کر اُس میں اپنی '' رالیں'' شامل کر کے اُگل دیا)......حد یہ ہے کہ خیبر پختون خواہ کا وزیراعلیٰ دہائی دیتا پھر رہا ہے کہ '' وزیرستان آپریشن کی تاریخ سے میں اور گورنر خیبر پختون خواہ بھی لاعلم تھے''...... بندہ پوچھے کہ تمہیں علم ہونا کب سے ضروری قرار پانے لگا؟ تمہارا کام محض مذاکراتی ڈھونگ رچانا تھا اور اُس ڈھونگ میں بھی جب بات '' بڑے گھر'' کے کردار تک پہنچ گئی تو '' بڑے گھر'' کی '' بڑی سرکار'' نے مذاکراتی عمل کو مٹی کے گھروندے سے بھی بے وقعت جانا اور چند لمحوں میں اُسے بکھیر کر رکھ دیا!

آپریشن کا اعلان ہوا تو اب وزرا اور مشرا کی فوج ظفر موج کو بھی ہوش آیا اور وہ اپنی '' موجودگی'' کا احساس دلانے کے لیے پوری طرح سرگرم ہو گئی......جو کل تک مذاکراتی مکر کے دوران میں مذاکرات کے حق میں دلائل کے انبار لگائے دے رہے تھے اور '' مزید ایک قطرہ خون بہائے بغیر امن'' کا عندیہ دے رہے تھے......اُن میں سے ہر ایک بی مینڈکی کے زکام میں مبتلا ہے......ان کی اوقات تو یہ ہے کہ ہنگامی طور پر وزیر دفاع بننے والا چند لمحوں کے لیے بھی خود کو '' حقیقی وزیر دفاع'' سمجھ بیٹھتا ہے تو '' وقار'' پوری طرح حرکت میں آتا ہے، چھ سات سال پرانی '' باغیانہ تقریر'' کی بنا پر اُس کو '' دربارِ پنڈی'' میں راندۂ درگاہ کی حیثیت دینے پر بھی راضی نہیں ہوتا، بائیسویں گریڈ کا افسر (آرمی چیف) جو کہ آئین کے تحت وزیر دفاع کی ماتحتی میں کام کرتا ہے (لیکن آئین کو لپیٹ اور سمیٹ دینے کے کلی اختیارات کا مالک بھی ہوتا ہے) وہ اپنے باس (وزیر دفاع) کا فون اٹینڈ کرتا ہے نا ہی کسی فوجی تقریب میں اُس کی رسمی موجودگی ہی کو گوارا کرتا ہے...... یہ تو اُس وزیر کا حالِ بے حال ہے جو کہ '' باس'' کے عہدے پر '' براجمان'' ہے، باقی وزرا بھلا کس گنتی میں شمار ہوتے ہوں گے؟ فوجی بوٹ تو دور کی بات، کوئی بھی بریگیڈیئر یا کرنل رینک کا افسر اپنی '' ملاکہ کین'' سے وزرا کے سارے '' ٹبر'' اور ریوڑ کو ہانک کر اٹک قلعہ میں بھر دے یا لانڈھی جیل کی سلاخوں کے پیچھے پھینک ڈالے......یہی وجہ ہے کہ چودہ پندرہ سال پرانی تاریخ اِن '' عوامی نمائندوں'' کو '' مکھن سازی'' کرنے پر مجبُور کرتی ہے اور وہ '' خاکی خداؤں'' کو راضی رکھنے کے لیے (بوجھل دل کے ساتھ ہی سہی) کہنے پر مجبُور ہوتے ہیں کہ '' فوج سے تعلقات جتنے آج بہتر ہیں ماضی میں کبھی نہیں رہے''......لیکن سر پھرے اور اکڑی گردنوں والے فوجی افسروں کی طبیعت اتنی تھوڑی سی butturing سے کہاں شاد ہونے والی ہے لہٰذا بے چارے '' بلڈی سویلینز'' حکمران '' اصلی تے وڈے'' حاکموں کی دلداری اور اُن کے دربار میں '' قابل قبول'' قرار پانے کے لیے ہزار جتن کر رہے ہیں......

ان میں ایک جتن صلیبی جنگ کے طوق کو اپنے گلے میں ڈالنا بھی ہے......جی ہاں! وہی صلیبی جنگ جو الیکشن جیتنے سے پہلے تک '' غیر ملکی'' جنگ تھی لیکن اب یہ '' اپنی جنگ'' ہے...... '' اقتدار'' کے ایوانوں کو ٹرپل ون بریگیڈ سے محفوظ رکھنے کا نسخہ رائیونڈ والوں کے ہاتھ بھی آ گیا ہے، اور وہ نسخہ یہی ہے کہ شر اور فتنے کی ہر مہم میں فوجی جنتا کی ہاں میں ہاں ملائی جائے اور اُسے بھرپور '' سیاسی حمایت'' سے نوازا جائے......

فوج کے ڈسے ہوئے جمہوری حکمران چونکہ اس کے زہرناکیوں سے بخوبی واقف ہیں لہٰذا اب کی بار وہ اس سانپ کو ڈسنے کا موقع دیے بغیر رام کرنے کی کوششوں میں ہے، جس کے لیے اُس شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کی '' سیاسی حمایت'' اور

> بھی اللہ کے فضل اور اُس پر توکل کرتے ہوئے اِنہیں کھلے لفظوں میں بتائے دیتے ہیں کہ جنگ کا یہ 'ہار' ان کے حلقوم بھی اُسی طرح دبا کر اِنہیں '' دم گھوٹ'' میں مبتلا کر دے گا جس طرح کرزئی مافیا کو اس نے جان کے لالے ڈالے ہوئے ہیں......اور مجاہدین کے خلاف دشنام طرازیوں اور کارروائیوں کا بوجھ اِنہیں بھی اُسی طرح زمین کی خاک بنا ڈالے گا جس طرح پیپلز پارٹی اور اے این پی کو اس بوجھ نے پیوندِ خاک کر دیا ہے، ان شاء اللہ!

30 جون: صوبہ ہلمند ....صدر مقام لشکر گاہ...............بارودی سرنگ دھماکہ............... ایک امریکی فوجی گاڑی تباہ...........4 امریکی فوجی ہلاک

جمہوری حکومت کے کندھوں کو پیش کرنا از حد ضروری قرار پایا ہے! یہی وجہ ہے کہ حکومت کا ہر چھوٹا بڑا وزیر وہی زبان بول رہا ہے اور وہی لہجہ اختیار کیے ہوئے ہے جو جرنیلوں کو زیادہ سے زیادہ بھائے......

۲۰۰۱ء کے اواخر اور ۲۰۰۲ء کے ابتدائی ایام میں کولن پاول، رمز فیلڈ، کونڈو لیزا رائس، رابرٹ گیٹس کے بیانات پڑھیں، اور آج کے سیاسی حکمرانوں کی بولیاں سنیں......الفاظ وہی، لہجے وہی......کچل دینے، کمر توڑ دینے، آخری ''دہشت گرد'' کا خاتمہ کر دینے، چُن چُن کر مارنے جیسے جملے اور الفاظ، تیرہ سالوں کی جنگ میں وائٹ ہاؤس سے لے کر ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ تک اور امریکی کانگریس سے لے کر پاکستانی پارلیمنٹ تک تواتر سے سننے کو ملیں گے......ایسے بلند بانگ دعوے کر کے خود کو فتح کا ''یقین'' دلانے والوں سے کوئی تو پوچھے کہ کابل، قندھار، ہلمند، خوست کے پہاڑوں سے لے کر سوات، مہمند، اورکزئی اور وزیرستان کی وادیوں تک اور پھر پاکستان بھر کے شہری و دیہی علاقوں تک، کسی ایک جگہ بھی اب تک یہ دعوے سچّے ثابت ہوئے ہیں؟ اپنی اپنی عوام کو بے وقوف بنانے کے لیے غصیلے لہجوں اور شدت جذبات سے کانپتی آوازوں سے جہاد اور مجاہدین کے خاتمے کے اعلانات کے سبب تحریک جہاد نہ ختم ہو سکی ہے اور نہ ہی دبائی جا سکے گی، ان شاءاللہ!

۲۵ جولائی کو وفاقی وزیر سیفران عبدالقادر بلوچ نے کہ ''شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن دو ہفتوں میں مکمل ہو جائے گا''......مذکورہ وفاقی وزیر فوج کی اعلیٰ ترین جرنیلوں میں شمار ہوتا تھا، لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے سے ریٹائر ہوا، واقفانِ حال بیان کرتے ہیں کہ جنرل راحیل کو اسی کی سفارش اور گارنٹی سے سنیارٹی لسٹ میں تیسرے نمبر سے اٹھا کر آرمی چیف بنایا گیا......لیکن حاضر سروس جرنیل اپنے معاملات میں ٹانگ اڑانے کی کوشش ہرگز برداشت نہیں کرتے، خواہ وہ ان کے ''استادوں'' اور ''محسنین'' کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو! اس بیان کے ٹھیک اگلے دن راحیل شریف نے مذکورہ وفاقی وزیر کے منہ پر طمانچہ مارنے کے مصداق بیان داغ دیا کہ ''آپریشن کی حتمی تاریخ نہیں دے رہے، آخری دہشت گرد کے خاتمے تک جاری رہے گا''......

''پنڈی سرکار'' کو راضی کرنے کے لیے تمام کے تمام حکومتی ذمہ داران مجاہدین کے خلاف ایک سے بڑھ کر ایک زہر افشانی کرنے میں مصروف ہیں......شہباز شریف، نثار، سعد رفیق، پرویز رشید، خواجہ آصف، اسحٰق ڈار سمیت تمام حکومتی وزرا مجاہدین کے خلاف زبان درازی کو ''کارِ خیر'' سمجھ کر خوب بڑھا چڑھا رہے ہیں......یہ جنگ اِنہوں نے اپنے گلے لی ہے تو اپنی مرضی سے لی ہے! اس بوجھ کو اٹھایا ہے تو اپنی منشا کے مطابق ہی اٹھایا ہے......اب مجاہدین بھی اللہ کے فضل اور اُس پر توکل کرتے ہوئے اِنہیں کھلے لفظوں میں بتائے دیتے ہیں کہ جنگ کا یہ 'ہار' ان کے حلقوم بھی اُسی طرح دبا کر اِنہیں ''دم گھوٹ'' میں مبتلا کر دے گا جس طرح کرزئی مافیا کو اس نے جان کے لالے ڈالے ہوئے ہیں......اور مجاہدین کے خلاف دشنام طرازیوں اور کارروائیوں کا بوجھ اِنہیں بھی اُسی طرح زمین کی خاک بنا ڈالے گا جس طرح پیپلز پارٹی اور اے این پی کو اس بوجھ نے پیوندِ خاک کر دیا ہے، ان شاءاللہ!

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ (الشعراء: ۲۲۷)

''جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں''

☆☆☆☆☆

بقیہ: باغات جل گئے

صرف انگوٹھا لگاتے رہیں گے جو حکم بھی صادر ہو۔ آپریشن منظور۔ پی پی او منظور۔ فوج کی تعیناتی قبول۔ اپنے عوام کی لاپتگی سانحات سے مکمل چشم پوشی۔ رمضان کے دوران، عید کے تحائف میں بھی ان کی تشدد زدہ لاشیں ملتی رہیں۔ حکومت خاموش۔ اگرچہ جنرل (ر) شاہد عزیز کی کتاب مشرف کے ۱۹۹۹ء میں تختہ الٹنے والی کہانی سنا چکی ہے۔ اس وقت راولپنڈی اسلام آباد پر سپاہ متعین کرنے میں جو دشواری پیش آئی تھی اس کا اب سدباب کر لیا گیا ہے۔ اب رکاوٹ نہیں ہوگی۔ تاہم اس مرتبہ نواز شریف خود ہی شوکت عزیز اور شہباز شریف، پرویز الٰہی بننے کو تیار بیٹھے ہیں تاکہ اکھاڑ پچھاڑ نہ ہو۔ جب فدویت پوری موجود ہو تو پلاسٹک کا وزیراعظم درآمد کرنے کی کیا ضرورت؟

اس منظر نامے میں ایک لطیفہ بھی سنتے جائیے۔ ریلوے میں اسسٹنٹ ٹرین ڈرائیور کے طور پر خواتین کی بھرتی کا کوٹہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ پہلے ڈرائیور کے ساتھ اسسٹنٹ کے طور پر ایک فائر مین ہوا کرتا تھا۔ ڈیوٹی دن رات کی ہوتی تھی اس لیے خواتین کی بھرتی کبھی نہ سوچی گئی! اب آگ بجھانے کی جگہ آگ لگانے کا سامان ہوگا۔ ٹرین حادثات کا ریکارڈ خاکم بدہن پہلے بھی کوئی بہت اچھا نہیں۔ خدا خیر کرے! روشن خیالی کے نت نئے ریکارڈ قائم کرنے کے دیوانے شوق؟ یو ایس ایڈ کی تہذیبی تباہ کاری میں سرمایہ کاری پہلے ہی بے پناہ ہے۔ تعلیم، فیشن انڈسٹری، میڈیا کی تباہی کے بعد اب ایسے دیوانے فیصلے؟ قومی، ملی اقدار، اسلامی روایات کے پرخچے اڑاتے کہاں تک جائیں گے؟ گوروں سے بڑھ کر گورے بن کر دکھانے کا شوق؟

اب کے برس بہار بصیرت کو ڈس گئی

فکر و نظر کے جھومتے باغات جل گئے

[یہ تحریر ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکی ہے]

☆☆☆☆☆

یکم جولائی: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک رینجر زگاڑی تباہ......5 فوجی اہلکار ہلاک

پاکستانی فوج پر کاری ضربیں.....اللہ والوں کے ساتھ نصرتِ الٰہی کے مظاہر!

کاشف علی الخیری

کفر کے حواری، ڈالروں کے بھکاری، ایمان سے عاری، رائل انڈین آرمی کی ''باقیاتِ جاری'' پاکستانی فوج، صلیبی آقاؤں کی خدمت گزاری کے مراحل طے کرتے ہوئے ماضی میں حرم کعبہ پر گولیاں برسا سکتی ہے، مسجد اقصیٰ اور فلسطین کو یہود کے ناپاک ہاتھوں کے سپرد کرنے کی جنگ میں اپنا ''وافر حصہ'' ڈال سکتی ہے اور فلسطینیوں کے قتل عام کو ''بلیک ستمبر'' کے عنوان سے تاریخ میں محفوظ کروا سکتی ہے تو حال میں بھی اس کی روش بدلی ہے نہ فطرت تبدیل ہوئی ہے.....وہی کفار کی چاکری اور کاسہ لیسی اور وہی اہل ایمان سے غداری اور خیانت.....تاریخ طویل بھی ہے اور اندوہ ناک بھی! اس کی اندوہ ناکیوں میں تیرہ سال قبل مزید اضافہ کیا گیا اور موجودہ صلیبی جنگ میں کفر کی اولین صفوں میں شمولیت نے پاکستانی فوج کی تیرہ بختیوں میں نئے باب کا اضافہ کیا......

اس جنگ میں صلیبی اتحاد کو مجاہدین نے اللہ رب العالمین کی رحمت اور مدد سے مکمل شکستِ فاش دی ہے.....ایسے میں کفر کے درد سے خود کو بے حال کر لینے والے کیونکر چین وسکون سے رہ سکتے تھے! لہٰذا اُنہوں نے اپنے ''تاریخی کردار'' کو دہراتے ہوئے کفر کی فدویانہ غلامی میں ''نثار'' ہونے کا فیصلہ کیا.....جس منزل کے حصول کے لیے تمام صلیبی لشکر خوست تا قندھار ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جاں بلب ہو گئے اور ناک رگڑ رگڑ کر ذلیل وخوار ہوئے، اب کی بار اُس منزل تک پہنچنے کی پاکستانی فوج نے ٹھانی ہے! ان شاء اللہ ان غلاموں کا انجام بھی آقاؤں سے مختلف نہ ہوگا جنہوں نے ۲۰۰۱ء کے آخری ہفتوں میں سقوط کابل کے فوراً بعد ''جشن فتح'' کا اعلان کر دیا اور وہی جشن گزشتہ تیرہ سالوں سے اُن کے لیے ماتم، کہرام اور سوگ میں بدلتا چلا گیا.....اب غلامانِ صلیب کی بلّی چڑھے گی تو انہیں کے ''فتوحات'' کے اعلانات سے ذلت ورسوائی اور خواری وذلالت برآمد ہوتی رہے گی، ان شاء اللہ!

وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ:

مجاہدین نے اس فوجی کارروائی کے آغاز ہی سے اپنی عملیات کے ذریعے پاکستانی فوج کو شدید ترین زک پہنچائے ہیں.....فوجی بوٹ تو بڑی بات ہے' میڈیا کی ''آزادی'' کو دبانے کے لیے ''خاکی انگوٹھا'' ہی کافی ہوتا ہے، تبھی تو آئی ایس پی آر کی جاری شدہ خبروں کو گدھوں کی طرح ''ڈھینچوں ڈھینچوں'' کر کے بریکنگ نیوز کے چنگھاڑتے ہوئے شور وغوغا اور ہیڈ لائنز کی جھوٹی سرخیاں بنانے پر مجبور ہیں.....مجاہدین نے جو علاقے اپنی جنگی حکمت عملی کے تحت خالی کیے ہیں وہ تو وہاں بھی فوج کو آرام وسکون سے نہیں رہنے دے رہے، ہر روز کارروائیاں ہو رہی ہیں، فدائی عملیات، بارودی سرنگ دھماکے، گھات لگا کر حملے، دھاوا بول کو چیک پوسٹوں کی تباہی اور ریموٹ کنٹرول بموں سے اُڑتے فوجی قافلے......یہ سب وزیرستان کی سرزمین پر برپا معرکوں کا احوال ہے! مجاہدین کے ذرائع نے پچھلے چند ہفتوں میں وزیرستان کی عملیات سے متعلق جو خبریں جاری کیں، اُن پر ایک نظر ڈالیے:

۲۶ جون کو شمالی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں مجاہدین کی کارروائیوں میں مجموعی طور پر ۷۹ پاکستانی فوجی ہلاک اور ۶ زخمی ہوئے، زخمی فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۲۹ جون کو ۱۳ پاکستانی فوجیوں نے شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے آگے ہتھیار ڈال دیے۔ ۲ جولائی کو میرعلی میں فوجی قافلے پر مجاہدین کے حملے میں ۱۵ مرتد فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۳ جولائی کو میران شاہ کے علاقے ماچس میں خوڑ کے مقام پر تحریک طالبان پاکستان کے آپریشن صلاح الدین کے تحت فدائی حملہ کیا گیا، جس میں ایک سو سے زائد پاکستانی فوجی ہلاک ہوئے۔ ۳ جولائی کو مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوا کہ اب تک صرف میران شاہ میں ۳۰ سے زائد پاکستانی فوجی خودکشی کر چکے ہیں۔ ۵ جولائی کو سپین وام میں پاکستانی فوج کے قافلے پر بارودی سرنگ سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ۸ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ ۶ جولائی کو میرعلی میں قائم ایک چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں چیک پوسٹ مکمل طور پر تباہ ہو گئی جب کہ متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ۱۲ جولائی کو میران شاہ میں پاکستانی فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۶۳ فوجی اہل کار ہلاک اور ۲۳ زخمی ہوئے۔ ۱۵ جولائی کو سپین وام میں قائم ۴ فوجی چیک پوسٹوں پر حملے کر کے مجاہدین نے اُنہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا جب کہ ان کارروائیوں میں ۴۰ سے زائد فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ ۲۰ جولائی کو تحصیل غلام خان میں بارودی سرنگ کا نشانہ بنا کر ایک فوجی ٹرک کو اُڑا دیا گیا، جس میں سوار ۲۳ فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۲۲ جولائی کو غلام خان تحصیل میں فوجی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کر کے اُسے تباہ کر دیا گیا، گاڑی میں سوارے فوجی اہل کار ہلاک ہو گئے۔ ۲۲ جولائی کو مجاہدین نے میرعلی میں مجاہدین نے پاکستانی فوج کے کیمپ پر حملہ کیا جس میں درجنوں فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ۲۴ جولائی کو مجاہدین نے دتہ خیل میں امریکی ڈرون طیارے کو مار گرایا۔ ۲۴ جولائی کو شوال میں مجاہدین اور پاکستانی فوج کے درمیان شدید جھڑپوں میں درجنوں پاکستانی فوجی مردار ہوئے۔ ۲۴ جولائی کو تحصیل غلام خان میں ایک فوجی گاڑی کو بارودی سرنگ دھماکہ میں تباہ کر دیا گیا،

2 جولائی: صوبہ قندہار.....................ضلع پنجوائی.....................بارودی سرنگ دھماکہ.....................افغان فوج ایک گاڑی تباہ.....................4 اہل کار ہلاک

گاڑی میں سوار ۱۰ فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔۲۶ جولائی کو بنوں کے علاقے جانی خیل میں مجاہدین اور پاکستانی فوج کے مابین جھڑپوں میں درجنوں پاکستانی فوجی مردار ہوئے۔

مجاھدین سے دل کی باتیں:

اللہ کے پیارے اور محبوب ترین بندے تو وہی ہے جو حق بندگی ادا کرنے کے لیے اپنے مالک ہی کی عطا کردہ توفیق سے اُس کی راہ میں اپنی جانوں کو وار رہے ہیں...... اے مجاہدین کرام! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت اور رحمت کا ہر وقت شکر ادا کرتے رہیں کہ اُس نے آپ کو اپنے دین مبین کی نصرت کے لیے منتخب فرمایا ہے، ہمارا اس میں کوئی کمال نہیں یہ تو عطا کرنے والے کی عطائے بے بہا ہے لہٰذا ایک تو اس پر شکر واجب ہے...... پھر اُس مالک الملک نے توفیق عطا کرنے کے بعد یونہی چھوڑ نہیں دیا بلکہ ہر لمحے اپنی نصرت اور مدد مجاہدین کے شامل حال رکھی......اوپر جن عملیات کی مختصر روداد بیان ہوئی اور پوری دنیا میں کفار اور اُن کے حواریوں پر مجاہدین جو ضربیں لگا رہے ہیں، وہ اللہ رب العزت کی مدد اور اُس کی نصرت کے بغیر بھلا کہاں ممکن تھیں؟ اُس کی یہ نصرت اُس وقت تک ہمارے ساتھ رہے گی جب تک کہ ہم خود اپنے اعمال وافعال سے اِسے اپنے سے دور نہیں کر لیتے! یقیناً مجاہدین اسلحے کے زور پر نہیں بلکہ تقویٰ اور توکل علی اللہ کے بل پر طواغیتِ زمانہ کو بچھاڑتے ہیں......گناہوں کی آلائشیں اور معاصی کی جھاڑ جھنکار ہمارے لیے دشمن افواج سے زیادہ خطرناک دشمن ہیں......نصرتِ رب اور سکینت' اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص عطا ہے اور بلاشبہ آج کے دور میں مجاہدین' رب رحمٰن کی اس جودوعطا سے میادینِ جہاد میں پوری طرح فیض یاب ہو رہے ہیں...... بے شک اللہ رب العزت نے سچ فرمایا:

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (الفتح: ۴)

''وہی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون اور اطمینان ڈال دیا تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ہی ساتھ اور بھی ایمان میں بڑھ جائیں اور آسمانوں اور زمین کے (کل) لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ تعالیٰ دانا با حکمت ہے''۔

بس صبر وشکر اور عزیمت واستقامت سے اس مبارک جہاد کو جاری رکھیے کہ یہی دنیا وآخرت کی فوز وفلاح کا بہتری راستہ اور ذریعہ ہے......اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کرنے والوں کے لیے ثبات قدم کے اسباب وحالات بھی اللہ تعالیٰ خود ہی پیدا فرما دیتے ہیں، نصرتِ دین کے لیے نکلنے والوں کے ساتھ ہی معیت رب ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ (محمد: ۷)

''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا''۔

بس ان امور سے ہر دم متنبہ رہیے جو اس نصرت اور تائید الٰہی سے محرومی کا سبب بن جاتے ہیں......اپنے امرا کی اطاعت کو اپنی فطرت ثانیہ بنائیے، باہمی اختلاف وافتراق کا باعث بننے والے اعمال کے قریب بھی نہ پھٹکیے، ہر دم تقویٰ اور دلوں میں خشیت الٰہی کی آب یاری کرتے رہیے، اپنے نفس سے محاسبے سے کبھی غافل نہ ہوں، ذکر الٰہی کی ایسی کثرت ہو جو صحیح معنوں میں جنون کی حد تک جا پہنچے، ہمہ وقت زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھیں، قرآن سے ایسی لو لگائیے کہ اس کا نور آپ کے رگ وریشے میں سرایت کر جائے، راتوں کے پچھلے پہر محاذوں کی گھن گرج میں اپنے رب سے چپکے چپکے راز ونیاز کریں، اُس کریم کے سامنے امت کے زخموں سے چھلنی دل کے سارے گھاؤ رکھ دیجیے، بلاشبہ وہی تو ہے جو اپنے تڑپتے اور بے کل بندے کو اپنی آغوش رحمت میں لے کر اُس کے سارے دلدر دور فرما دیتا ہے......اپنے مجاہد بھائیوں کے متعلّق کسی بھی قسم کی بدگمانی کو دل میں جگہ مت دیجیے، اپنے دلوں کو اپنے بھائیوں سے متعلّق کدورت، بغض، حسد سے صاف رکھیں کہ دلوں کی یہ صفائی بندۂ مومن کا امتیازی وصف ہے...... عجب، کبر اور غیبت کو اپنے اعمال غارت کرنے کا موقع کبھی بھی فراہم نہ کریں، مجاہد بھائیوں کے اکرام اور خدمت میں جُتے رہیں، اللہ تعالیٰ کی یہ خاص رحمت اس جہاد میں ظہور پذیر ہوئی کہ جو بھائی اپنے مجاہد بھائیوں کی دل وجان اور بے لوثی سے خدمت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے بہت جلد جناتِ عدن میں اپنے ''مہمان خانوں'' میں بلا لیتے ہیں جہاں وہ شہدائے امت کے ساتھ رب کریم کی کی مہمان نوازی کا لطف اور حظ اٹھاتے ہیں...... اور صبر وعزیمت کے تمام مراحل میں صفت تقویٰ کو مضبوط سے مضبوط تر کریں......یہ وہ نسخۂ کیمیا ہے جو مالک الملک نے اپنے بندوں کو دشمنانِ دین کے مکروفریب اور سازش وعیاری سے مکمل طور پر محفوظ رہنے کے لیے دیا ہے! اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا (آل عمران: ۱۲۰)

''تم اگر صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو ان کا مکر تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا''۔

صبر اور تقویٰ کا اسلحہ ہمہ وقت ساتھ رکھیں گے تو صلیبی لشکر اور اُن کے حواریوں سمیت تمام تر طواغیت سے شر اور فتنے سے مامون رہنے کی گارنٹی ہمارے خالق و مالک نے دی ہے! اور اُس سے بڑھ کو سچّی اور کھری بات کس کی ہوگی!

☆☆☆☆☆

2 جولائی: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............6 سکیورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

وزیرستان کے مسلمانوں پر کیا گزر رہی ہے...... چند حقائق

سیلاب خان، ہمزوئی

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ جب سے آپریشن ضربِ عضب کا آغاز ہوا ہے اس کے متعلّق مکمل طور پر یک طرفہ خبریں ہی آرہی ہیں۔ کالعدم تحریکِ طالبان اور علاقے میں گھرے ہوئے لوگوں کی طرف سے انتہائی کم تفصیلات سامنے آئی ہیں۔ آئی ایس پی آر روزانہ کی بنیاد پر بڑی تعداد میں عسکریت پسندوں کو مارنے کے دعوے کر رہا ہے۔ لیکن میر علی اور میران شاہ کا میرا خفیہ سفر اور بنوں میں عام لوگوں سے بات چیت ایک مختلف منظر پیش کرتی ہے۔

میں بنوں میں میران شاہ کے ایک ۶۵ سالہ بزرگ ظاہر شاہ سے ملا جو اپنے خاندان کے ہمراہ ایک ٹرک میں سوار تھے۔ ان کے پاس ان کے اذیت ناک سفر کی ایک دل دہلا دینے والی داستان تھی۔ ''یہ قیامت کے دن کا منظر تھا۔ میں آپ کو بظاہر زندہ نظر آتا ہوں لیکن اندر سے میں مردہ ہو چکا ہوں۔ آپریشن کی کوئی پیشگی وارننگ جاری نہیں کی گئی اور اچانک بم باری شروع ہوگئی، مجھے اپنے دو بیمار بچے پیچھے چھوڑ کر نکلنا پڑا۔ میں انہیں دفنانے کے لیے آفریدی قبیلے کے شوال سکاوٹ کے حوالے کر آیا کہ ان کی موت یقینی تھی۔''

ظاہر شاہ کی کہانی بے بنیاد نہیں ہے۔ میں آپریشن سے ذرا پہلے کچھ مقامی صحافیوں کے ساتھ شمالی وزیرستان ایجنسی میں میران شاہ کے مغرب میں دتہ خیل کے گاؤں پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔ ہم ۱۵ جون کو وہاں موجود تھے جب اچانک کرفیو لگا کر کسی باقاعدہ اعلان کے بغیر آپریشن شروع کر دیا گیا۔ امن جرگہ اور قبائلی ملکان ایک ماہ سے سرکاری حکام کے ساتھ آپریشن کو موخر کرنے کے لیے بات چیت کر رہے تھے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ ظاہر شاہ اور دیگر متاثرین کے مطابق میران شاہ بازار جو ہزاروں لوگوں کے روزگار کا ذریعہ تھا مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا۔ فضائی بم باری میں بڑی تعداد میں عورتوں، بچوں سمیت متعدد عام لوگ مارے گئے اور بمشکل کوئی عسکریت پسند اس کا نشانہ بنا۔ ظاہر شاہ نے دعویٰ کیا کہ کئی عام لوگوں کو سامنے دیکھتے ہوئے گولی ماردی گئے۔ اور ظاہر شاہ نے یہ بات بڑے وثوق سے کہی۔

تقریباً بیس دن پہلے میں میر علی میں تھا جہاں میں نے ایک گھر دیکھا جو ملبے کا ڈھیر بن چکا تھا اور اس سے انسانی خون کی بو آرہی تھی۔ ایک راہ گیر نے مجھے بتایا کہ اس گھر پر رات کے ڈیڑھ بجے جیٹ سے بم باری کی گئی۔ جس میں ایک ہی خاندان کے چوبیس افراد مارے گئے صرف ایک سات آٹھ سالہ بچی زندہ بچی۔ میرے ایک صحافی دوست نور بہرام نے بھی اچانک آپریشن شروع ہونے کی وجہ سے اپنے خاندان کے ہمراہ میران شاہ سے بنوں تک کا انتہائی تکلیف دہ سفر ۲۶ گھنٹوں میں طے کیا۔ ان کے بقول'' کوئی راستہ نہیں تھا۔ سڑکیں بند تھیں، ہم نے سیدگئی چیک پوسٹ تک کا سارا سفر پیدل راستوں سے کیا۔ میری اہلیہ اور بچے پورا ایک دن اور رات کٹھن پہاڑی پیدل راستوں پر چلتے رہے کہ کسی طرح چیک پوسٹ تک پہنچ جائیں اور یہ چوکی جو کار پر میران شاہ سے صرف پچیس منٹ کی مسافت پر ہے، ہمیں اس تک پہنچنے میں ۲۶ گھنٹے لگ گئے۔'' بہرام نے رجسٹریشن کے نام پر اپنی اور دیگر متاثرین کی سیکورٹی فورسز کے ہاتھوں ہونے والی ذلت کا بھی تذکرہ کیا۔ پہلے تو ہزاروں عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور مریضوں کو اپنی باری کے لیے طویل انتظار کی اذیت سے گزرنا پڑا۔ پھر ہر ایک کی جامہ تلاشی لی گئی، شناختی کارڈ چیک ہوئے، پوچھ گچھ کی گئی اور پھر بالآخر ایک پرچی دی گئی جو اس بات کا ثبوت تھی کہ یہ طالبان نہیں ہیں اور بنوں جا رہے ہیں۔

اس طرح کی ان گنت کہانیاں ہیں۔ محمد سعید نے بتایا کہ جیٹ بم باری نے اس کا گھر مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ ''میں اپنے گھر کا ملبہ ٹٹول رہا تھا کہ میری بیوی نے مجھے جھنجھوڑا کہ اس کو چھوڑو جو کچھ بچا ہے اس کو سمیٹ کر بچوں کو اٹھاؤ اور یہاں سے نکلو۔ میرا خیال تھا کہ صرف ہمارے ساتھ ہی ایسا ہوا ہے مگر جونہی میں آخری دفعہ ایک نظر اپنے گھر کو دیکھنے کے لیے مڑا تو میرے پیچھے لوگوں کا ایک سمندر تھا۔ جو اپنے خاندانوں اور سامان کے ساتھ آرہے تھے۔ ہم نے پہاڑوں پر کئی کلومیٹر کا راستہ طے کیا۔ ہمارے گھروں میں خواتین سخت پردہ کرتی ہیں، انہیں یوں کھلے عام سڑکوں پر دیکھ کر............'' سعید احمد اس سے آگے نہ بول سکا۔ سب لوگوں کی کہانیاں سن کر میں کوئی مدد تو نہیں کر سکا لیکن مجھے ۲۰۰۹ء میں جنوبی وزیرستان میں شروع ہونے والا آپریشن راہِ نجات یاد آگیا۔ اس وقت آرمی نے دعویٰ کیا تھا کہ آپریشن دو ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ پانچ سال ہونے والے ہیں اور آپریشن ابھی تک جاری ہے۔ ہزاروں محسود بے گھر ہو کر ٹانک، بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں سخت زندگی گزار رہے ہیں۔ جب کہ طالبان اب بھی جنوبی وزیرستان میں موجود ہیں اور ریاست کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ایک طالبان کمانڈر غلام محمد محسود نے مجھے فون پر بتایا کہ ان کے ساتھی شہید اور زخمی ہوئے ہیں لیکن یہ تعداد سیکڑوں میں نہیں ہے جیسے کہ آرمی دعوے کر رہی ہے، ابھی تک ۹ لوگ شہید اور پانچ زخمی ہوئے ہیں۔ تاہم ایک اور ذرائع کے مطابق میر علی بازار میں چھ لاشیں ملی ہیں جو بظاہر طالبان نظر آتے ہیں لیکن ابھی تک فوج یا طالبان نے اس کی تصدیق نہیں کی۔

☆☆☆☆☆

3 جولائی: صوبہ خوست.........ضلع شیر علی...............بارودی سرنگ دھماکہ.............انٹیلی جنس کی ایک گاڑی تباہ............4 اہل کار ہلاک..............2 زخمی

مہاجرین وزیرستان کی حالت زار

طارق حسن

۱۵ جون کو شمالی وزیرستان میں اعلانیہ شروع ہونے والا مجاہدینِ اسلام کے خلاف ملٹری آپریشن (الٰہی غضب کی دعوت) مجاہدین کے انصار اور معاونین کے لیے کسی قیامت سے کم کا منظر پیش نہیں کر رہا، اس آپریشن کی اعلانیہ تاریخ سے پہلے مقامی آبادی کو چن چن کر نشانہ بنایا جانا کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے، مجاہدین بھی طواغیت کے ارادوں سے باخوبی واقف تھے۔ جبھی تو بطلِ اُمت حافظ گل بہادر کی مجاہدین شوری نے ایک پمفلٹ کے ذریعہ اہلِ علاقہ کو ممکنہ آپریشن میں سوفٹ ٹارگٹ بننے سے بچنے کے لیے علاقہ ۲۰ جون تک چھوڑنے کا عندیہ دے دیا تھا۔ لیکن افسوس کہ ناپاک امریکی فرنٹ لائن اتحادی فوج' اس ڈیڈ لائن تب بھی صبر نہ کر سکی......اگر ۲۰ جون تک یہ صلیبی اتحادی خون کی پیاس کو قابو میں رکھتے تو نا صرف کئی معصوم جانوں کے بچنے کا باعث بنتا بلکہ اہلِ علاقہ پرسکون انداز میں ہجرت کر پاتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ شروع کی جانے والی یہ جنگ صرف مجاہدین سے نہیں ہے بلکہ یہاں کی غیور عوام کو بھی اجتماعی سزا دینا بھی سٹریٹیجی میں شامل ہے، جس میں ان کو بے گھر کرنا، ان کے گھروں اور زمینوں کو ملیامیٹ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی خواتین اور بچوں کا قتل عام بھی شامل ہے۔

حکومت کی پالیسی اہل علاقہ کو سزا دینے کی رہی ہے جبھی تو ٹھنڈے علاقوں کے عادی، عزت غیرت والے خانوادے فقیر بنا کر بنوں کی بھون ڈالنے والی گرمی میں بغیر سہولتوں کے لا پھینکے گئے۔ ان کے جرائم میں پاکستان کو آزاد کشمیر کا علاقہ بھاتی چنگل سے آزاد کروا کر دینا، روس کے خلاف جہاد کی میزبانی کرنا، امریکہ کے خلاف جہاد میں مصروف ابطالِ امت کی میزبانی کرنا شامل تھا۔ سادہ قبائلی یہ کیسے سمجھتے کہ ان کا جرم کیا ہے۔ ایک کافر ملک (روس) حملہ کرے تو جہاد فرض ہو جائے حکومت پاکستان پوری اجازت اور شاباش دے۔ مگر جب ۴۹ کافر ممالک ان کے انہی کے مسلمان بھائیوں پر حملہ کر دیں تو یہی جہاد دہشت گردی بن جائے؟ مدد جرم میں کیونکہ سمائے!

سو آج حیا پردے والی بیبیاں چادریں لپیٹے لُو کے تھپیڑے کھاتی مشترکہ غسل خانوں، بھیک کے راشن کی منتظر جھلس رہی ہیں۔ پابند صوم وصلوٰۃ قوم کو عین رمضان میں یوں لا کر پھینک دینا ۶۰، ۷۰ میل پیدل تپتے ہوئے چٹانی علاقوں سے سفر کر کے بنوں پہنچے پر آئی ڈی پی پوائنٹ میں اندراج سے بھی پہلے پولیو کے قطرے پلائے گئے پھر پانی کی ایک بوتل اور ایک جوس کا ڈبہ تھما دیا گیا ان میں ۹۰، ۹۰ سال کے بوڑھے اور بوڑھی عورتیں بھی ہیں۔ ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں' ان کے پاس پینے کو کچھ نہیں اور ان کے پاس دھوپ سے بچنے کو بھی کچھ نہیں۔ کیونکہ حکومت نے ان کو گھر سے سامان نکالنے کی مہلت تک دینا گوارا نہیں کی ہے، بے شمار لوگ ایک دوسرے سے بچھڑ گئے ہیں۔ طرح طرح کی بیماریاں ان میں پھیل گئی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے فاقوں سے مر رہے ہیں۔ صرف ایک قافلے کے ۱۴ شیر خوار بچے پیاس اور گرمی سے تڑپ تڑپ کر مر گئے......

ذرائع ابلاغ کے مطابق یہ تعداد ایک سو سے اوپر کی ہے، انہیں دینے کے لئے کفن بھی نہیں۔ ایک تصویر چھپی ہے جس میں ایک نہایت بوڑھی عورت کو کوئی روٹی کا ایک چوتھائی ٹکڑا تھما رہا ہے محض تصاویر بنانے کے لیے نا کہ انسانی ہمدردی کے ہاتھوں مجبُور ہو کر۔ دو بچوں کو ہاتھوں میں تھامے ایک خاندان ایک سیاسی پارٹی کی جانب سے لگائے جانے والے میڈیکل کیمپ میں داخل ہوتا ہے، ڈاکٹر کو اندازہ نہیں ہو رہا تھا کہ بچے زندہ ہیں یا مردہ، تھوڑی زندگی کی رمق محسوس ہوئی اور انہیں کیمپ میں لے جانے لگے تو بچوں کے باپ نے کہا" ہمارے نزدیک تو یہ بچے مر چکے تھے اب اگر زندہ بچ گئے تو آپ کے اور اگر مر گئے تو دفنا دینا میرے پاس ان کو دینے کے لیے کفن نہیں...... مجھے تو اپنی بیٹیوں اور دیگر خواتین کے سر چھپانے کا بندوبست کرنا ہے"......ڈاکٹر یہ واقعہ سناتے ہچکیوں سے روتے رہے اور حکمران اس نام نہاد آپریشن جس کے نتیجے میں ان کی تجوریاں بھری جائیں گی شروع کرنے پر خوشی میں جشن منا رہے ہیں۔ ایک رپورٹ میں ہے کہ گاڑیاں گزرنے کی آواز سن کر بچے بری طرح رونے لگتے ہیں کہ بم برسانے والا جہاز آ گیا۔ اس تپتے ہوئے بے آب کربلا میں ان نو لاکھ افراد کا کوئی والی وارث نظر نہیں آتا۔

☆☆☆☆☆

جہاں تک ہمارا تعلّق ہے تو ہم نے اپنی افواج کو اس مقصد (دشمن سے لڑنے) کے لیے تو تیار نہیں کیا۔ ہم نے تو انہیں ہوائی اڈوں پر سلامی دینے اور تقریبات میں کرتب دکھانے کے لیے تیار کیا، ان کی تربیت تو اسلامی تحریکوں پر ظلم وتشدد اور علما کو سولیوں پر لٹکانے کے لیے ہوئی ہے۔ ان کو تو لوگوں پر گن گن کر نظر رکھنے اور مسلمانوں کو اوندھے منہ مغلوب رکھنے کے لیے پالا گیا ہے۔ ان کی تیاری تو بہنوں کے حجاب اور بھائیوں کی داڑھیوں کے سائز شمار کر کے رپورٹیں تیار کرنے کی ہے۔ یہ ان افواج کی تیاری کے مقاصد ہیں، رہا دشمن سے مقابلہ تو اس کے لیے انہیں تشکیل ہی نہیں دیا گیا!!!

4 جولائی: صوبہ ننگرہار.................ضلع بٹی کوٹ.................بارودی سرنگ دھماکہ.................ایک امریکی ٹینک تباہ.................3 امریکی فوجی ہلاک

افغانستان میں آپریشن خیبر کی کامیابیاں اور جمہوریت کی نامرادیاں!

سید عمیر سلیمان

افغان صدارتی انتخابات تعطلی کا شکار:

افغان صدارتی انتخابات کے دوسرے مرحلے کے غیر حتمی نتائج نے منظر نامہ بدل کر رکھ دیا ہے۔عبداللہ عبداللہ جو پہلے مرحلے میں کامیاب امیدوار کے طور پر سامنے آیا تھا اور افغانستان کے سیاسی حلقوں میں امریکی حمایت یافتہ کے طور پر مشہور تھا، دوسرے مرحلے میں ناکام ہوگیا ہے۔ پہلے مرحلہ میں عبداللہ عبداللہ نے ۴۵ فیصد ووٹ حاصل کیے تھے جب کہ اشرف غنی ۳۱ فیصد ووٹ حاصل کر پایا تھا۔دوسرے مرحلے کے ابتدائی نتائج کے مطابق عبداللہ عبداللہ نے ۴۳ فیصد ووٹ حاصل کیے ہیں جب کہ اشرف غنی ۵۶ فیصد ووٹ حاصل کرکے کامیاب رہا ہے۔

۷ جولائی کو دوسرے مرحلے کے غیر حتمی نتائج کے اعلان کے بعد عبداللہ عبداللہ نے ان نتائج کو ماننے سے انکار کر دیا اور دھاندلی کا الزام لگایا۔اس کے علاوہ اس نے اپنے حامیوں سے تقریر کے دوران اپنی کامیابی کا دعویٰ کیا اور متوازی حکومت کا اعلان کیا۔دوسری طرف اشرف غنی کے حامیوں نے ملک میں جشن منایا اور اشرف غنی نے دھمکی دی کہ اگر ۲ اگست تک اقتدار کی منتقلی نہ کی گئی تو اس کے حامی صدارتی محل پر قبضہ کرلیں گے۔جواب میں عبداللہ عبداللہ نے کہا کہ افغان فارسی بانوں نے چوڑیاں نہیں پہن رکھیں۔

ان بیانات کے بعد یہ لڑائی قومیت اور لسانیت کی طرف چل پڑی اور بات مظاہروں سے ہوتے ہوئے عبدالرشید دوستم کی طرف سے فوجی مارچ تک جا پہنچی۔حالات کنٹرول سے باہر ہوتے دیکھ کر امریکہ اندر کود پڑا اور امریکی وزیر خارجہ نے دونوں امیدواروں کو دھمکی آمیز لہجے میں نصیحت کی جس کے بعد دونوں امیدوار اس بات پر متفق ہوگئے کہ ووٹوں کی شروع سے دوبارہ گنتی کی جائے گی۔یہ گنتی یورپی یونین کا الیکشن کمیشن کرے گا اور ۳ ہفتوں بعد حتمی نتائج کا اعلان کیا جائے گا۔

عبداللہ عبداللہ اور اشرف غنی کے تنازع کا سب سے زیادہ دکھ ان ''جمہوروں'' کو ہوا جو پہلے مرحلے کے نتائج پر دونوں امیدواروں کی رضامندی کو جمہوریت کی جیت اور افغانستان سے ''اسلامی شدت پسندی'' کے خاتمے سے تعبیر کر رہے تھے۔

کابل مجاھدین کے نشانے پر:

افغانستان میں طالبان مجاہدین کی طرف سے شروع کیا جانے والا آپریشن خیبر جاری ہے اور کفار کی نیندیں حرام کیے ہوئے ہے۔اس آپریشن کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں بیک وقت چھوٹے اور بڑے اہداف کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایک طرف مجاہدین ہلمند، بدخشاں اور فاریاب میں افغان فوج کی تمام فوجی پوسٹیں فتح کرنے میں مصروف ہیں تو دوسری طرف قندھار اور کابل میں صلیبی افواج کے مراکز پر فدائی حملے جاری ہیں۔مجاہدین نے صلیبی اور افغان افواج کو ہر محاذ پر مصروف رکھا ہوا ہے تاکہ ایک علاقے میں مجاہدین کی پیش قدمی کی صورت میں قریبی علاقوں سے فوجی مدد نہ آسکے۔اس مقصد کے لیے اہم شاہ راہوں پر بھی مجاہدین نے قبضہ کرکے اپنے مورچے قائم کر لیے ہیں۔

کابل جس کے سیکورٹی انتظامات پر صلیبی و افغان حکام نازاں تھے، خصوصی طور پر مجاہدین کے نشانے پر ہے۔مجاہدین نے کابل میں صلیبیوں اور مرتدین کے اہم مراکز پر پے در پے کاری ضربیں لگا کر کفار کا غرور خاک میں ملا دیا ہے۔

۲ جولائی کو کابل میں افغان ایئر فورس کے افسران کی بس پر ایک بہادر مجاہد ملا رحمت اللہ شہید نے فدائی حملہ کیا۔ایئر فورس کی بس روزانہ صبح افسران کو لے کر مرکز جاتی تھی جس کو مجاہدین نے کامیابی سے نشانہ بنایا۔بس میں ۲۵ افسران سوار تھے جو تمام ہلاک اور زخمی ہوئے۔افغان حکام نے ۸ کے ہلاک ہونے جب کہ باقیوں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳ جولائی کو مجاہدین نے کابل ایئر پورٹ پر میزائل داغے جو ایئر پورٹ پر کھڑے فوجی ہیلی کاپٹرز پر جا گرے۔میزائل حملے کے بعد ہیلی کاپٹرز اور اسلحے کے ڈپو میں آگ لگ گئی جس سے ۶ گن شپ ہیلی کاپٹر اور دیگر فوجی سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹروں میں حامد کرزئی کے ذاتی استعمال کا روسی ساختہ MI-17 ہیلی کاپٹر بھی شامل ہے جسے روس سے خریدنے کے بعد اس میں سیکورٹی کے حوالے سے تبدیلیاں کی گئی تھیں۔

۱۷ جولائی کو کابل ایئر پورٹ کو ایک بار پھر مجاہدین نے نشانہ بنایا جب چار فدائی مجاہد ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس ہو کر کابل ایئر پورٹ میں داخل ہوئے اور فوجی استعمال کے لیے مخصوص حصے پر حملہ کیا۔ایئر پورٹ کے اس حصے میں جنگی طیارے، اسلحے اور تیل کے ڈپو، فوجی گاڑیاں اور دیگر فوجی ساز و سامان موجود تھا۔اس حصے کی حفاظت پر بھی افغان فوجی اور کمانڈوز تعینات تھے۔فدائی مجاہدین ۵ گھنٹے تک افغان سیکورٹی اہل

4 جولائی: صوبہ غزنی.................ضلع مقر.................مجاہدین کا امریکی اور افغان مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ.............ایک امریکی اور 2 افغان فوجی ہلاک...............2 شدید زخمی

کاروں سے لڑتے رہے اور ساتھ ساتھ فوجی ساز وسامان بھی تباہ کرتے رہے۔اس کارروائی میں درجنوں افغان فوجی اور پولیس اہل کار ہلاک ہوئے، اس کے علاوہ جنگی ساز وسامان بھی تباہ ہوا۔ ہلاکتوں کی تعداد اور تباہ ہونے والے ساز وسامان کی نوعیت کی تفصیلات موصول نہیں ہوسکیں۔

۲۲ جولائی کو کابل میں واقع افغان انٹیلی جنس کے مرکز پر فدائی حملے میں ۱۵ غیر ملکی انٹیلی جنس افسران ہلاک وزخمی ہوئے۔طالبان کے مطابق ۱۲۵ انٹیلی جنس اہلکار روزانہ صبح کے وقت مرکز کے گیٹ کے قریب ورزش کرتے تھے اور کافی عرصہ سے مجاہدین کے نشانے پر تھے۔آخر کار فدائی مجاہد مولوی عابد شہید موٹر سائیکل پر سوار ہو کر ان کے بالکل قریب پہنچ گئے اور فدائی حملہ سرانجام دے کر جام شہادت نوش فرما گئے۔

قندھار ائیر بیس پر حملہ،رومانیہ کا صدر بال بال بچا:

۲۹ جون کو قندھار ائیر بیس پر مجاہدین کے راکٹ حملے میں رومانیہ کا صدر روکٹر پونٹا بال بال بچا۔رومانوی صدر ائیر بیس پر رومانوی فوج کے انخلا کی تقریب میں شریک تھا جب مجاہدین کی طرف سے فائر کیے گئے راکٹ بیس کے اندر آکر گرے۔تقریب میں رومانیہ کا نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع بھی شریک تھے تاہم تینوں اس حملے میں بچ گئے۔ حملے کے بعد تینوں کو حفاظتی بنکروں میں منتقل کر دیا گیا اور تقریب معطل کر دی گئی۔یہ حملہ بھی آپریشن خیبر کے سلسلے میں جاری کارروائیوں میں سے ایک تھا جس میں مجاہدین نے بیک وقت افغان فوج کی چھوٹی پوسٹوں کو فتح کرنے کے ساتھ ساتھ صلیبی افواج کے بڑے مراکز کو بھی نشانہ بنایا ہوا ہے۔

نیٹو سپلائی لائن پر ایک اور کاری ضرب:

۵ جولائی کو طالبان نے کابل کے قریب ضلع لغمان کے علاقے ارغندی چوک میں واقع نیٹو سپلائی کے لاجسٹک کمپاؤنڈ پر حملہ کیا۔افغان فوج کی وردیوں میں ملبوس مجاہدین نے کمپاؤنڈ میں خفیہ طریقے سے داخل ہو کر وہاں کھڑے آئل ٹینکرز پر مقناطیسی بم نصب کیے جنہیں بعد میں ریموٹ کنٹرول کے ذریعے تباہ کیا گیا۔دھماکوں سے آئل ٹینکرز کو آگ لگ گئی اور تیل اور بارود کے ذخیروں میں دھماکے شروع ہو گئے۔مجاہدین نے رات گیارہ بجے حملہ کیا جب کہ کمپاؤنڈ میں اگلے دن دس بجے تک دھماکے ہوتے رہے۔ ہفتے کے روز شام تک آگ پر قابو نہ پایا جاسکا۔

اس حملے میں کمپاؤنڈ میں کھڑے ۶۰۰ آئل ٹینکر، کنٹینرز اور دیگر فوجی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔کمپاؤنڈ میں موجود درجنوں صلیبی و مرتد فوجی بھی ہلاک وزخمی ہوئے۔صلیبی حکام نے ۴۰۰ آئل ٹینکروں کے تباہ ہونے کی تصدیق کی جب کہ ان کے مطابق اس حملے میں ہلاکت ایک بھی نہیں ہوئی۔اس کارروائی میں ۴ لاکھ لیٹر تیل جل گیا جس کی مالیت اربوں میں تھی اور یہ تیل نیٹو افواج نے فوجی مقاصد کے استعمال کے لیے ذخیرہ کر رکھا تھا۔حملے کے بعد آئل ٹینکرز کے مالکان نے احتجاجاً نیٹو کو سپلائی کی ترسیل بند کر دی اور مطالبہ کیا کہ جب تک نیٹو ان ٹینکرز کا معاوضہ ادا نہیں کرتی، سپلائی جاری نہیں کی جائی گی۔

واضح رہے کہ اس حملے سے چند روز قبل ۱۹ جون کو طورخم میں بھی نیٹو کے سپلائی کمپاؤنڈ پر مجاہدین نے حملہ کر کے سیکڑوں کنٹینرز تباہ کر دیے تھے جب کہ ۹ جون کو جلال آباد کے نیٹو سپلائی پارکنگ پر مجاہدین کے حملے میں بھی نیٹو کا اربوں ڈالر مالیت کا سامان جل کر خاکستر ہو گیا تھا۔

برطانوی فوج افغانستان میں ناکام رہی ، دی سنڈے میل:

برطانوی جریدے ''دی سنڈے میل'' نے انکشاف کیا ہے کہ اس نے برطانوی انٹیلی جنس اور عسکری کمانڈرز کی کچھ خفیہ ای میلز کا مطالعہ کیا ہے جس میں یہ اعتراف کیا گیا ہے کہ پورے صوبہ ہلمند میں طالبان کی عمل داری ہے اور برطانوی فوجی مشن ناکام ہو چکا ہے۔جریدے کے مطابق برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کا افغان مشن کامیاب ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے اور ہلمند میں سیکڑوں فوجیوں کی ہلاکت، ۱۰۰۰ سے زائد کی معذوری اور اربوں پاؤنڈ کا نقصان برداشت کرنے کے باوجود برطانوی فوج افغانستان میں کچھ حاصل نہ کر سکی اور آج بھی ہلمند پر طالبان کا ہی قبضہ ہے۔

واضح رہے کہ جون میں طالبان مجاہدین نے آپریشن خیبر کے سلسلے میں ہلمند میں بڑے پیمانے پر جنگ چھیڑی تھی جس کے نتیجے میں صوبے کے بیشتر حصوں پر طالبان نے قبضہ کر لیا ہے۔مجاہدین نے افغان فوج کی پوسٹوں پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں تباہ کر دیا اور جنگی اعتبار سے اہم مقامات پر اپنے مورچے قائم کر دیے ہیں۔

حشمت کرزئی فدائی حملے میں ہلاک:

افغان صدر حامد کرزئی کا کزن اور اشرف غنی کی صدارتی مہم کا سربراہ حشمت خلیل کزرئی ایک فدائی حملے میں ہلاک ہو گیا۔حشمت کرزئی کو منگل کے روز اس کے گھر میں نشانہ بنایا گیا جب وہ سیاسی شخصیات سے عید مل رہا تھا۔حشمت کرزئی قندھار کی اہم سیاسی شخصیت مانا جاتا تھا اور حالیہ صدارتی انتخابات میں وہ جنوبی افغانستان میں اشرف غنی کی صدارتی مہم چلا رہا تھا۔

اس کے علاوہ کئی سالوں سے وہ ایشیا سیکورٹی گروپ کے نام سے ایک سیکورٹی کمپنی بھی چلا رہا تھا جس کا کام امریکی اور نیٹو کانوائے کو سیکورٹی کی فراہمی اور ٹرانسپورٹ کا سامان مہیا کرنا تھا۔

☆☆☆☆☆

5جولائی:صوبہ ننگرہار..........ضلع چپری ہار..........مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ..........ایک بکتر بند ٹینک تباہ..........3 نیٹو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

نیٹو کنٹینزوں کا قبرستان

سیف العادل احرار

اسلامیہ کے مجاہدین نے کابل کے مضافاتی علاقے ارغندی میں نیٹو ٹرمینل میں تیل سے بھرے ۶۰۰ آئل ٹینکروں پر راکٹ حملہ کیا جس کے بعد سینکڑوں ٹینکروں کو آگ لگ گئی، آگ بجھانے والا عملہ آگ بجھانے میں ناکام رہا، ہفتہ کی صبح تک آگ بھڑک رہی تھی، یہ ٹینکرز نیٹو افواج کے لیے ایندھن لے کر جا رہے تھے مگر حملے کے وقت وہ کھڑے تھے، محتاط اندازے کے مطابق ٹینکروں میں اربوں روپے مالیت کا کم ازکم ۴۰ لاکھ لیٹر تیل بھرا ہوا تھا، حملے کے بعد بھڑ کنے والی آگ اتنی شدید تھی کہ آگ بجھانے والی گاڑیاں صبح تک قریب بھی نہ جا سکیں، شدید آگ کے باعث درجنوں ٹینکر پگھل کر رہ گئے، میڈیا رپورٹ کے مطابق ضائع ہونے والے تیل کی مقدار کے برابر ایندھن کابل پہنچنے میں کم ازکم ایک ہفتہ لگ سکتا ہے، افغان حکومت کے ترجمان نے کہا کہ طالبان نے غیر ملکی افواج کو تیل کی رسد کو نشانہ بنایا ہے۔ جمعہ کی شب ساڑھے دس بجے ضلع پغمان کے ارغندی کے مقام پر ٹرمینل میں کھڑے سینکڑوں نیٹو آئل ٹینکروں پر راکٹ حملہ ہوا اور زوردار دھماکوں کی آوازیں بھی سنی گئیں، ٹینکروں میں خوفناک آگ بھڑک اٹھی جو اتنی شدید تھی کہ آگ بجھانے والی گاڑیاں بھی آگ بجھانے میں بری طرح ناکام رہیں، اس تاریخی حملہ میں اربوں روپے مالیت کے ۶۰۰ ٹینکرز تباہ اور ان میں لدا کروڑوں مالیت کا تیل دھواں بن گیا......

امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے میڈیا کو بتایا کہ مجاہدین نے ٹرمینل میں کھڑے ٹینکروں پر مقناطیسی بم نصب کئے، اور پھر راکٹ حملہ بھی کیا گیا جس سے آئل ٹینکروں میں خوفناک آگ بھڑ کنے سے شعلے بلند ہو رہے تھے جس کا دور، دور تک نظارہ کیا جا رہا تھا، حکومت اور میڈیا کے لیے بھی ممکن نہ تھا کہ وہ حسب سابق اس کو چھپانے کی کوشش کریں، فیس بک پر جاری حملے کی ویڈیو میں دکھایا گیا کہ دھماکوں کے بعد لگنے والی شدید آگ کی وجہ سے کوئی فائر ٹینڈر قریب جانے کی ہمت نہیں کر رہا، ہفتے کی صبح آگ بجھانے والی گاڑیوں نے آگ کی شدت میں کمی ہونے پر کارروائی شروع کی تو سیکڑوں ٹینکرز جل چکے تھے، کئی ٹینکرز سے ہفتے کی صبح تک دھواں بلند ہوتا رہا......

مشال ریڈیو نے چار منٹ پر مشتمل ویڈیو فیس بک پر جاری کی جس میں حملے کا نشانہ بننے والے سیکڑوں ٹینکرز مکمل طور پر تباہ نظر آ رہے ہیں، کئی ٹینکرز پگھل گئے ہیں، مشال ریڈیو کو ایک ڈرائیور نے بتایا کہ ”ہم ٹینکروں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک راکٹ حملہ ہوا اور فوراً دھماکوں کی آواز سنی گئی ہم ٹینکروں سے اتر کر بھاگ گئے اور پیچھے موڑ کر دیکھا تو آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے“......ایک اور ڈرائیور جمعہ گل نے مشال ریڈیو کو بتایا کہ ”میں اپنے ٹینکر میں سو رہا تھا کہ دھماکوں سے آنکھ کھل گئی، جس کے بعد ایک ٹینکر کو پھٹتا دیکھ کر میں اپنا ٹینکر چھوڑ کر بھاگ اٹھا“......ایک اور ڈرائیور نے بتایا کہ ”دو ماہ سے یہ ٹینکر یہاں کھڑے تھے ہم نے متعدد بار حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کے تحفظ کے لیے سیکورٹی کے انتظامات کئے جائیں مگر ہماری شنوائی نہیں ہوئی اور آج صورت حال آپ کے سامنے ہے“۔

ڈرائیوروں نے ہفتہ کو قومی شاہراہ پر شدید احتجاج کیا اور کرزئی مردہ باد کے نعرے لگائے، انہوں نے نیٹو سے ٹینکروں کا معاوضہ ادا کرنے کا مطالبہ کیا۔ بی بی سی کے مطابق حملے میں ۴ سو سے زائد ٹینکر تباہ ہوگئے، مشال ریڈیو کو ایک ڈرائیور نے بتایا کہ ۵۵۵ ٹینکر تباہ ہوئے جب کہ طالبان کے مطابق ٹرمینل میں ۶۰۰ ٹینکرز کھڑے تھے خفیہ اطلاع پر طالبان نے منصوبہ بندی کے بعد کامیاب کارروائی کی جس کے نتیجے میں ایک ٹینکر بھی نہیں بچا، ویڈیو میں بھی صاف دکھائی دے رہا ہے کہ تمام ٹینکرز جل کر تباہ ہوگئے۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پہلی بار حکومت اور میڈیا نے اعتراف کیا کہ طالبان کے حملے میں سیکڑوں ٹینکرز تباہ ہوگئے جب کہ اس سے پہلے بھی کئی بار اس طرح کے حملے ہو چکے ہیں لیکن ان کی رپورٹ میڈیا پر سامنے نہیں آئی، چونکہ یہ حملہ کابل کے نواح میں کیا گیا اور آگ بھی اتنی شدید تھی کہ جس کے شعلے بہت دور، دور تک نظر آ رہے تھے میڈیا بھی مجبور ہوا کہ اس کی کوریج کرے اور حکومت کے لیے بھی اس کو چھپانا ممکن نہ رہا۔

کابل کے نواح میں اتنا بڑا حملہ حکومت اور قابض افواج کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے، جب دارالحکومت میں حکومت طالبان کی کارروائی روکنے میں ناکام رہی تو دیہاتی علاقوں میں تو حکومت نام کی کوئی چیز نہیں، وہاں مجاہدین سرعام گاڑیوں میں گشت کر رہے ہیں، فیصلے شریعت کے مطابق ہو رہے ہیں، عوام بھی طالبان کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں، جو نئی صبح کی نوید ہے۔ اس سے قبل سرحدی شہر طورخم میں بھی طالبان نے نیٹو سپلائی اڈے پر تابڑ توڑ حملہ کیا جس میں بھی سیکڑوں فوجی گاڑیاں جل کر تباہ ہوگئیں، میڈیا رپورٹ کے مطابق اس حملے میں ۲۱۳ فوجی گاڑیاں، سامان سے بھرے ۴۷ ٹریلر، ۱۹۴ امریکن ٹینک، ۵۵ کنٹینرز تباہ ہوگئے جب کہ تیل سے بھرے ۱۸ ٹینکرز پھٹنے سے پور علاقہ لرز اٹھا، اس کے علاوہ اس حملے میں متعدد فوجی بھی جل کر مرے۔ اس سے قبل طورخم میں واقع نیٹو سپلائی اڈے پر متعدد بار کامیاب حملے ہو چکے ہیں جن میں اربوں روپے مالیت کا سامان جل کر تباہ اور مجموعی طور درجنوں فوجی مارے جا چکے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

5 جولائی: صوبہ ہلمند ......صدر مقام لشکرگاہ......مجاہدین کے خلاف آپریشن کی غرض سے آنے والے نیٹو فوجیوں پر مجاہدین کا حملہ......ایک بکتر بند گاڑی تباہ......3 نیٹو فوجی ہلاک

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

16 جون

☆صوبہ ننگرہار ضلع شیرزاد میں کابل انتظامیہ کے 11 فوجیوں نے حقائق کا ادارک کرتے ہوئے مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی۔

☆غازی آباد سے آنے والی اطلاعات کے مطابق فوج اور پولیس کے مشترکہ کاروان پر حملے میں 2 رینجرز گاڑیاں تباہ ہوئیں، حملوں میں 9 فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ اروزگان ضلع خاص اروزگان میں چوکیوں پر حملوں میں 15 فوجی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔جب کہ 2 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

17 جون

☆صوبہ غزنی ضلع خوگیانی میں مجاہدین کے حملے میں 1 ٹینک، اور 1 بکتر بند گاڑی تباہ ہو گئی۔جب کہ 6 فوجی بھی ہلاکت سے دوچار ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار آپریشن کے دوران مجاہدین نے 10 فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، جب کہ 2 گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

☆مجاہدین اسلام کی کارروائی میں صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں 2 گاڑیوں کی تباہی کے ساتھ 6 فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ زابل کے ضلع شہر صفا میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے کم از کم 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆مجاہدین کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے مختلف صوبوں سے تعلّق رکھنے والے 25 افغان فوجی اہل کاروں نے جہاد کے میدان میں مجاہدین کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔

18 جون

☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین نے ایک کارروائی کے دوران 4 افغان پولیس اہل کاروں کو قتل کر دیا۔

☆صوبہ ہرات کے صدر مقام میں مجاہدین نے چوکیوں پر حملوں میں 10 فوجیوں کو ہلاک اور 5 کو گرفتار کر لیا۔حملے میں کافی سامان بھی غنیمت کیا گیا۔

19 جون

☆صوبہ میدان وردک میں مجاہدین نے افغان کمانڈوز کی 2 گاڑیوں اور 1 ٹینک کو تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ننگرہار کے علاقے طورخم میں ایک فدائی آپریشن میں مجاہدین نے 47 ٹریلران پر لدے 94 ٹینک اور 73 آئل ٹینکر و کنٹینرز تباہ کر دیے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں مجاہدین نے لگاتار دو حملوں میں 7 فوجیوں کو قتل اور 6 کو زخمی کر دیا۔

20 جون

☆مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان ایک خون ریز لڑائی صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں لڑی گئی جس میں 7 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆امارت اسلامیہ کے ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارودی گاڑی سے نیٹو قافلے کو نشانہ بنای جس سے 12 اہل کار ہلاک اور 3 ٹینک تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ کنڑ ضلع ناڑا میں مجاہدین کے چوکیوں پر حملوں میں 12 افغان فوجی اہل کار اور پولیس اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ کئی زخمی ہو گئے۔

21 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینک کو نشانہ بنایا گیا جس سے اس میں سوار 6 نیٹو اہل کار ہلاک ہو گئے۔ایک اور حملے میں 3 افغان اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں مجاہدین کے حملے میں 2 افغان اہل کار اور 2 امریکی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع وانگام میں مجاہدین نے ایک بڑی کارروائی میں 9 ایف سی اہل کاروں اور پولیس اہل کاروں کو قتل کر دیا۔

22 جون

☆صوبہ لوگر ضلع محمد آغہ میں مجاہدین کے حملے میں 3 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ غور ضلع تیورہ میں ایک چوکی پر کارروائی میں 10 اہل کاروں کو ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ کابل ضلع سروبی میں کانوائے پر مجاہدین کے حملے میں 2 فوجی ٹینک اور 6 ٹینکر جل کر راکھ ہوگئے۔ جب کہ جھڑپ میں 10 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین کے حملوں میں 21 فوجی ہلاک اور 12 زخمی ہوگئے۔ جب کہ 2 ٹینک تباہ ہوگئے۔

23 جون

☆مجاہدین نے صوبہ بدخشاں میں جرم اور بہارک صوبوں میں الگ الگ واقعات میں 21 فوجی اہل کار ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے۔ جب کہ سامان بھی غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین کے حملے میں 26 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ مجاہدین نے 14 چوکیوں پر قبضہ کرلیا۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع غنی خیل میں 7 اہل کاروں کی ہلاکت کی اطلاع ہے۔ ان اہل کاروں کی گاڑی ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوئی۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں ایک ٹینک مجاہدین کے راکٹ حملے میں جب کہ دوسرا بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوا جس سے اس میں سوار 8 فوجی ہلاکت سے دوچار ہوئے۔

24 جون

☆ایک افغان فوجی نے صوبہ پکتیکا کے صدر مقام گردیز میں امریکی فوجیوں پر فائرنگ کر کے دو امریکیوں کو مار ڈالا۔

☆صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی سے تعلّق رکھنے والے 43 افغان فوجی حقائق کا ادارک کرتے ہوئے مجاہدین سے آن ملے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع مارجہ میں مجاہدین نے حملے کر کے 2 ٹینکوں کو تباہ اور 12 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ 1 ٹینک بارودی مواد جب کہ دوسرا راکٹ حملے میں تباہ ہوا۔

☆کجہ کی میں مجاہدین نے 2 فوجی چوکیوں پر قبضہ کر کے 44 فوجیوں اور پولیس اہل کاروں کو ہلاک اور 12 کو زخمی کر دیا، جب کہ کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین کے ایک چوکی پر حملے میں کم از کم 12 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے، قبضے کے بعد مجاہدین نے کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

25 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے تازہ جھڑپوں میں 6 بکتر بند گاڑیوں کو تباہ رک دیا ہے جس سے اس میں سوار 21 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے ہیں۔

☆صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ اور سنگین میں 3 دن سے جاری جھڑپوں میں 44 فوجی ہلاک اور 13 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ جب کہ مجاہدین نے سات ہزار کلاشنکوفیں اور دیگر اسلحہ چھین لیا

☆مجاہدین نے صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے آئل ٹینکر سمیت 3 گاڑیاں مکمل تباہ اور 15 کو نقصان پہنچا۔ جھڑپ میں 4 اہل کار بھی قتل ہوئے۔

☆صوبہ زابل ضلع ارغنداب میں مجاہدین نے گشتی پارٹی پر حملہ کر کے 15 فوجی اہل کاروں کو ہلاک اور زخمی کر دیے۔

☆صوبہ ہلمند ضلع گریشک میں مجاہدین کے دو حملوں میں 8 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ جب کہ دو ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔

26 جون

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں جاری لڑائی میں مزید 8 ٹینک تباہ ہوگئے ہیں، جس سے اس میں سوار 12 افغان اور 7 نیٹو اہل کار ہلاک ہوگئے ہیں۔

☆صوبہ غور ضلع جوند میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ کر کے 9 پولیس اہل کاروں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں مجاہدین نے ایک امریکی ڈرون راکٹ سے مار گرایا۔ دوسرے واقعہ میں صوبہ بامیان میں ڈرون پہاڑی سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا۔

☆صوبہ قندوز میں چار درہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 7 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جب کہ 2 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس ضلع سنگ آتش میں مجاہدین کے بڑے حملے میں 21 افغان فوجی ہلاک اور 30 زخمی ہوگئے۔ مجاہدین نے کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

27 جون

☆صوبہ ہلمند ضلع نوزاد میں مجاہدین نے ایک قافلے پر حملہ کر کے 8 فوجیوں کو قتل اور 5 کو شدید زخمی کر دیا۔ حملے میں 3 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک چوکی پر حملہ کر کے 6 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔ جب کہ کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

☆صوبہ فاریاب کے پشتون کوٹ علاقے میں مجاہدین اور جنگ جوؤں کے ایک گروپ کے درمیان شدید لڑائی چھڑ گئی جس میں 2 کمانڈروں سمیت 9 جنگ جو ہلاک ہوگئے۔

28 جون

☆صوبہ لوگر ضلع ازرہ میں چوکیوں پر حملے میں 10 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ جب کہ مجاہدین نے 6 چوکیوں پر قبضہ کرلیا۔

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین کی کارروائی میں 15 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہرات کے علاقے کشک کہنہ میں مجاہدین نے ایک کارروائی کے دوران 10 سیکورٹی اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔ جب کہ 9 فوجی گاڑیاں اور ٹینک بھی تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ کنڑ ضلع سرکانو میں افغان فوج کی گاڑی پر مارٹر توپ کا گولا پھٹنے سے گاڑی تباہ اور 8 فوجی ہلاک ہوگئے ہیں۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ جون: ضلع تورغر کے علاقے منگری کمیسر میں پولیس چیک پوسٹ کو دھماکے سے اڑادیا گیا، سرکاری ذرائع نے ۴ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹ جون: کرم ایجنسی کے علاقے شلوزان تنگی میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ایک لیوی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۰ جون: ضلع تورغر کے علاقے دربنی اکازئی میں پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ۳ پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق سرکاری ذرائع نے کی۔

۲۱ جون: کوئٹہ سے کراچی جانے والے نیٹو کنٹینر پر مستونگ کے علاقے میں فائرنگ سے ڈرائیور سہیل خان شدید زخمی ہوگیا جب کہ کنٹینر کو نذر آتش کر دیا گیا۔

۲۲ جون: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقہ شندرہ میں بارودی سرنگ دھماکہ ہوا، ایک فوجی جوان کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۲۲ جون: جلدرہ کے علاقے کوٹی گرام چوک میں پولیس موبائل پر دستی بم حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ جون: تیمرگرہ کی تحصیل ادنیزی کے علاقے ورسک کنڈرو چوک میں پولیس موبائل پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۵ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں خاصہ دار چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۲ خاصہ داروں کے ہلاک اور ۶ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۶ جون: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۶ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ جولائی: لکی مروت میں ایک چیک پوسٹ پر دھماکے سے متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

۸ جولائی: پشاور میں دورہ روڈ پر ایک پولیس وین کو بارودی سرنگ حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں وین مکمل طور پر تباہ ہوگئی جب کہ متعدد پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۸ جولائی: پشاور میں پشتہ خرہ کے علاقہ سفید ڈھیرہ میں پولیس چوکی کے قریب ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں ۲ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ جولائی: سوات کے علاقے ننگولئی میں فائرنگ سے امن کمیٹی کا رکن اور اے این پی کا مقامی رہنما علی سراج شدید زخمی ہوگیا۔

۹ جولائی: سوات میں مٹہ کے علاقے شکدرہ میں امن کمیٹی کے رکن خان زیب کو قتل کر دیا گیا۔

۹ جولائی: نوشہرہ کے علاقے اکوڑہ خٹک میں ملی آرمی افغانستان کے سابق کمانڈر صفدر کو قتل کر دیا گیا۔

۹ جولائی: پشاور کے علاقے پشت خرہ میں پولیس موبائل کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا، سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۰ جولائی: پشاور کے نواحی علاقے چمکنی میں پولیس وین پر فائرنگ سے ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۲ جولائی: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں کیپٹن سمیت ۳ فوجیوں کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۴ جولائی: باجوڑ ایجنسی میں ایک فوجی گاڑی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں متعدد فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۵ جولائی: پشاور میں گلبہار نمبر ۳ میں ڈپٹی کمانڈنٹ فرنٹیئر ریزرو پولیس گل ولی مومند کے گھر پر فائرنگ کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۱۸ جون: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ کے علاقہ درگاہ منڈی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان اور گاڑی پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید ہوگئے۔

۱۰ جولائی: شمالی وزیرستان میں دتہ خیل کے علاقے ڈوگی مداخیل میں امریکی جاسوس طیاروں سے ایک گھر اور گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۷ افراد شہید ہوگئے۔

۱۶ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے زوئی سیدگئی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر اور گاڑی ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۲۰ سے زائد افراد شہید اور ۵ زخمی ہوئے۔

6 جولائی: صوبہ ننگرہار......... ضلع خوگیانی......... ریموٹ کنٹرول بم حملہ......... ایک بکتر بند گاڑی تباہ......... 5 فوجی ہلاک

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

اسرائیل کو راکٹ حملوں پر دفاع کا حق حاصل ہے: اوباما

اوباما نے کہا ہے کہ " میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی ملک اپنے شہریوں کے خلاف راکٹ حملے برداشت نہیں کر سکتا۔ اسرائیل کو حماس کے راکٹ حملوں کے خلاف اپنے شہریوں کے دفاع کا پورا حق حاصل ہے۔ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کا فروغ اسرائیل اور نہ ہی فلسطین کے مفاد میں ہوگا۔ ہمارا ہدف اسرائیل اور فلسطین دونوں کے لیے امن و تحفظ کا حصول ہے"۔

پاکستان کا دشمن میرا دشمن ہے: کیمرون

برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ " پاکستان کا دشمن میرا دشمن ہے، پاکستان کی ترقی پوری دنیا کے مفاد میں ہے، دہشت گردی کے خاتمے کے لیے پاکستان سے ہر ممکن تعاون کریں گے، پاکستان سے تعلقات برطانیہ کے لیے بہت اہمیّت کے حامل ہیں"۔

عراق جنگ امریکہ کی سنگین غلطی تھی: کیری

امریکی وزیر خارجہ جان کیری نے اعتراف کیا ہے کہ " عراق جنگ امریکہ کی سنگین غلطی تھی جس کا خمیازہ آج بھی بھگت رہے ہیں۔ آج بھی خطے میں بہت سے مسائل عراق جنگ کی وجہ سے ہیں"۔

پاکستان اور افغانستان سے القاعدہ کا خاتمہ کرکے دم لیں گے: کیری

امریکی وزیر خارجہ کیری نے کہا ہے کہ " پاکستان اور افغانستان سے القاعدہ کا خاتمہ کر کے دم لیں گے۔ تاہم القاعدہ کے خاتمے کے باوجود پاکستان میں دہشت گردی کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ پاکستان پر حملوں کے لیے افغانستان کے اندر عسکریت پسندوں کی محفوظ پناہ گاہوں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ۲ کام مل کر کرنے کی ضرورت ہے جن میں حقانی نیٹ ورک اور ان کی محفوظ پناہ گاہوں کو ختم کرنا شامل ہے"۔

القاعدہ کا پھیلائو روکنا آسان نہیں ہوگا: امریکی کمانڈر

امریکی فوجی کمانڈر میک ریون نے ہاؤس آرمڈ سروسز کمیٹی کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ " افغانستان سے فوجی انخلا القاعدہ کو دوبارہ فعال کر سکتا ہے۔ پاکستانی قبائلی علاقوں میں القاعدہ موجود ہے جب کہ افغانستان میں کنڑ اور نورستان میں بھی القاعدہ موجود ہے۔ افغانستان سے مکمل انخلا سے دہشت گردی کے خطرے سے نمٹنا مشکل ہو جائے گا اور اس کے بعد افغانستان میں القاعدہ کے ممکنہ پھیلاؤ کو روکنا آسان نہیں ہوگا"۔

دہشت گردی کے خلاف پاکستان سے مل کر کام کرنا چاہتے ہیں: پینٹاگون

امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون کے پریس سیکرٹری جان کربی نے کہا ہے کہ " پاکستان ایک اہم خطے میں واقع دنیا کا اہم ملک ہے، جس کے ساتھ مل کر ہم دہشت گردی کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں۔ دہشت گردی کے مشترکہ خطرے کے خلاف جنوبی ایشیائی ممالک کے ساتھ کام کرنے کی امریکی خواہش میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ ہم پاکستان کے ساتھ اس خطرے کو شیئر کر رہے ہیں اور اس کے خاتمے کے لیے مل کر کام کرنا چاہتے ہیں"۔

پاکستان کے تعاون کے بغیر افغانستان سے کامیاب انخلا ممکن نہیں: نیٹو کمانڈر

افغانستان میں امریکی و نیٹو فورسز کے کمانڈر جنرل جوزف ڈنفورڈ نے اعتراف کیا ہے کہ " پاکستان کے تعاون کے بغیر افغانستان سے کامیاب انخلا ممکن نہیں ہے۔ پاکستان کو اس بات کا ادراک ہے کہ انتہا پسندی کا وجود خود اس کی سلامتی ہے کے لیے خطرہ ہے جب کہ ایک مستحکم اور محفوظ افغانستان اس کے اپنے مفاد میں ہے۔ انخلا کے بعد افغانستان میں سیکورٹی کی صورت حال بدتر ہو جائے گی"۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: نیٹو کنٹینروں کا قبرستان

۲۰۱۴ء قابض افواج کی واپسی کا سال ہے، طالبان نے بھی اپنی کارروائیوں کو خیبر آپریشن کا نام دیا ہے چونکہ جنگ خیبر بھی فیصلہ کن اور تاریخی لحاظ سے کامیاب جنگ تصور کی جاتی ہے، اس لیے طالبان نے بھی رواں برس کی اپنی کارروائیوں کو خیبر آپریشن کا نام دے کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ فیصلہ کن جنگ ہے، جس طرح جنگ خیبر میں فتح مسلمانوں کا مقدر تھی اسی طرح خیبر آپریشن میں بھی فتح مجاہدین کو ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ طالبان نے ملک کے طول و عرض میں بھاگتے امریکہ اور اس کے اتحادیوں پر خوف ناک حملے تیز کر دیے، روزانہ کی بنیاد پر بڑے بڑے حملے ہو رہے ہیں، کئی اضلاع میں طالبان پیش قدمی کر کے عظیم فتوحات حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ کی مدد، مجاہدین کے اخلاص اور عوام کے تعاون سے رواں برس کے اختتام تک مجاہدین اہم کامیابیاں حاصل کریں گے اور ایک بار پھر امن کا سفید پرچم کابل پر لہرا کر اسلام کا بول بالا کریں گے۔

ان شاء اللہ تعالیٰ وماذالک علی اللہ بعزیز

6 جولائی: صوبہ غزنی.........ضلع شلگر.........مجاہدین کا سپلائی کانوائے پر حملہ.........2 گاڑیاں تباہ.........7 سیکورٹی گارڈ ہلاک

احوال مجاہد

میں جہاد کا مسافر، میری راہ دکھ بھری ہے
نہیں غم مگر خزاں کا، منزل ہری بھری ہے

دینے لگے ہوا وہ جن پر کیا تھا تکیہ
میرے رہنما بتا تو کیسی یہ رہبری ہے؟

کعبہ کے پاسباں ہیں رونق صنم کدوں کی
وحدت کے داعیوں کی پہچان بت گری ہے

حکم خدا کے آگے سر خم نگاہ نیچی
پھر بھی ملا مجھے ہی الزام ِخود سری ہے

ماں باپ، بہن بھائی ،سب دوستوں کو چھوڑا
نہیں آسرا کسی کا ،مولیٰ کی یاوری ہے

ہمدردیاں جتا کر اپنوں نے درد بخشے
جھانکیں تو نفرتیں ہیں، دیکھیں تو دلبری ہے

ہر زخم تازہ دے کر احوال پوچھتے ہیں
کہتا ہوں میں بھی ہنس کر" پہلے سے بہتری ہے"

وہاں تیر ہیں سناں ہے ،یہاں نشترِ زباں ہے
لیکن مجاہدوں کو اِن سب پہ برتری ہے

یہ عنایت ِعدو ہے میرا تن ہے پرزہ پرزہ
میری روح پرسکوں ہے ،میرا خون عنبری ہے

کہیں بہتا خونِ طائف، کہیں قید گھاٹیوں کی
یہ تمام درد سہنا طرز پیمبریؑ ہے

کفر کی طاقت بے حقیقت جالے کے علاوہ کچھ بھی نہیں!

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب بنام نواب تاج محمد خان

''عالی مرتبت ومکرم عزیز القدر نواب تاج محمد خان بعافیت وآرام اور نگاہ عنایت پر توجہ رکھنے والے ہوں۔
فقیر ولی اللہ کی جانب سے سلام محبت التزام کے بعد واضح ہو کہ تازہ عنایت نامہ جو جاٹوں کی سرکشی کے تذکرہ پر مشتمل تھا، ملا...... حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ اس سرکش جنگ جو کو ذلیل ونامراد فرمائیں گے آپ مطمئن رہیں۔
ان حالات میں نہایت ضروری ہے کہ آں عزیز موسیٰ خاں اور مسلمانوں کی دوسری جماعت کے ساتھ موافقت کریں، ہم آہنگ ہوں اور ایک دوسرے کے ساتھ دوستی (اور دلوں کی صفائی) کر لیں اور اپنی طاقت کو دشمنان اسلام کے ساتھ مقابلے کے لیے آگے بڑھائیں۔ قوی امید ہے کہ حق تعالیٰ شانہ مسلمانوں کے اتحاد واجتماعیت کی برکت اور ان کے استقلال وثابت قدمی کی بدولت نئی کامیابی عطا فرمائے گا۔ حق تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے: ان تنصروا اللہ ینصرکم
اس زمانہ میں کافروں کے غالب ہونے اور مسلمانوں کے مغلوب (وبے حیثیت) ہونے کی اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں ہے کہ مسلمان ذاتی اغراض وخواہشات کو بیچ میں لے آتے ہیں، غیر مسلموں کو اپنے معاملات میں دخیل (ومشیر) بنا لیتے ہیں اور یہ لوگ کسی حال میں غیر مسلموں کے غلبہ واثرات کو ختم کرنا نہیں چاہتے۔
دور اندیشی اور صبر اچھی بات ہے مگر اس حد تک نہیں کہ غیر مسلم، مسلمانوں کے علاقوں پر غالب آجائیں اور ہر روز ایک نئے شہر (علاقہ) پر اپنا تسلط جمالیں یہ وقت (اس قدر) تحمل اور دور اندیشی کا نہیں ہے۔ یہ وقت اللہ پر بھروسہ کرنے اور حالات سے مقابلہ کے لیے تیار ہو جانے کا اور اپنے حسب حیثیت مقابلہ کی صلاحیت پیدا کرنے کا ہے اور اسلامی غیرت کو جوش میں لانے کا۔ اگر ایسا کریں تو امید ہے کہ فتح ونصرت کی ہوائیں چلنے لگیں گی۔
ناچیز یہ جانتا (اور سمجھتا ہے) کہ جاٹوں سے لڑائی طلسم کی طرح ہے کہ شروع شروع میں خطرناک اور ڈرانے والی معلوم ہوتی ہے، جب جب حق تعالیٰ شانہ کی قدرت پر اعتماد اور اس کی جانب توجہ ہوتی ہے تو ظاہر ہوتا ہے کہ بے حقیقت جالے کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔ امید ہے کہ اپنے حالات اور حالات کے مقابلہ کے لیے جو کچھ میسر ہو اس کی اطلاع دیتے ہیں تا کہ اس سلسلہ روابط سے آپ کی حفاظت اور منجانب اللہ مدد کی دعا بھی ہوتی رہے''۔